بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

توحید المسلمین

مرتّبہ

مسعود احمدؒ

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتابت ———— عبدالحفیظ

اشاعت ———— ۷

تعداد ———— ایک ہزار

سالِ طباعت ———— سنہ ۱۴۱۸ھ۔ سنہ ۱۹۹۷ء

قیمت ————

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ بلاک جی نارتھ ناظم آباد، کراچی ۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

اسلام، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور کامل دین ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو جنہیں مسلمین کہا جاتا ہے ایک خاص ضابطہ کا پابند، مہذب و متمدّن، متین و باوقار بناتا ہے۔

توحید اور اس کے معنیٰ

اسلام کے مختلف شعبے ہیں، ان شعبوں میں سب سے اہم شعبہ توحید ہے۔ توحید کا مادہ "وحد" ہے۔ ثلاثی مجرّد کے ابواب میں اس کا تعلق باب "ضَرَبَ، یَضۡرِبُ" سے ہے۔ ثلاثی مجرّد کے اس باب میں اس کے متعدد مصادر ہیں جن میں سے خاص مصادر یہ ہیں :۔

وَحۡدٌ ، وَحۡدَۃٌ ، حِدَۃٌ

ان مصادر کے معنیٰ ہیں: "اپنی ذات میں ایک ہونا، منفرد ہونا، یکتا ہونا، اکیلا ہونا"، اور جو ہستی اپنی ذات میں ایک ہو، منفرد ہو، یکتا ہو اُسے "وَحِیۡدٌ"، "وَحَدٌ" یا "وَحِدٌ" کہتے ہیں۔ "وَحَدٌ" کی واؤ کو ہمزہ سے بدل کر لفظ "اَحَدٌ" بنتا ہے۔ "اَحَدٌ" بھی منفرد، یکتا اور بے نظیر کو کہتے ہیں۔

"توحید" اسی مادّہ "وحد" سے ثلاثی مزید فیہ کے باب تفعیل میں مصدر ہے۔ "توحید" کے معنیٰ ہیں :۔ ایک کرنا، ایک بنانا، ایک کہنا، ایک جاننا۔

اصطلاحِ شرع میں "توحید" یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور حقوق میں ایک منفرد اور یکتا مانا جائے، نہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک کیا جائے، نہ اس کی صفات میں کسی کو شریک کیا جائے اور نہ اس کے حقوق میں کسی کو شریک کیا جائے، اللہ تعالیٰ ایک ہے، یکتا ہے، اکیلا ہے اور نرالا ہے، بے نظیر اور بے مثل ہے۔

شرک کے معنیٰ

"شِرْکَةٌ" کے معنیٰ "شریک ہونے" اور "اِشْرَاکٌ" کے معنیٰ "شریک کرنے" کے ہیں۔ ان دونوں مصادر سے "شِرک" ایک اسم ہے جو شریک ہونے یا شریک کرنے کے فعل اور اس کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔

اصطلاحِ شرع میں "شِرک" اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور حقوق میں کسی دوسرے کو شریک کرنے کا نام ہے۔ دوسرے لفظوں میں شرک، توحید کی ضد ہے۔

توحید کی اہمیّت

توحید تمام اعمالِ صالحہ کی اصل اور ایمان واسلام کی روح ہے، اگر توحید نہیں تو ایمان واسلام بھی نہیں، بغیر توحید کے تمام اعمالِ صالحہ بیکار ہیں، توحید آخرت میں نجات کے لئے شرط ہے، شرک کی موجودگی میں نجات ناممکن ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے توحید پر بڑا زور دیا ہے، بار بار اس کی اہمیت کا اعلان کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اخلاص ـ ۱) (اے رسول) کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۲) وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ (البقرۃ ـ ۱۶۳) اور (اے لوگو) تمہارا اِلٰہ تو (بس) ایک اِلٰہ ہے، اُس رحمٰن اور رحیم اِلٰہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں۔

آیت بالا میں اللہ تعالےٰ نے لفظ "اِلٰہ" استعمال کیا ہے، "اِلٰہ" اتنا جامع لفظ ہے کہ کسی ایک لفظ سے اس کا وسیع مفہوم ادا نہیں ہو سکتا، لفظ "اِلٰہ" میں جو صفات اور خصوصیات پائی جاتی ہیں کوئی ایک لفظ ان صفات و خصوصیات کا احاطہ نہیں کر سکتا، "اِلٰہ" کے معنی ہیں وہ ہستی جس کی عبادت کی جائے، جس کو بادشاہ اور حاکم مانا جائے، جس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھا جائے، جس سے فریاد کی جائے، جس سے مدد طلب کی جائے، جو لاثانی اور لازوال ہو، جو بے نظیر اور بے مثال ہو، جو یکتا اور اکیلا ہو، جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہو، جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو، جو ہر جگہ سے ہر شخص کی پکار کو سنتا ہو، جو عالم الغیب ہو، جو دلوں کا حال جانتا ہو، جو دلوں کے ارادہ سے واقف ہو، ہر چیز پر قادر ہو، جو اپنے ارادہ کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہو، جو مجبور نہ ہو، عاجز نہ ہو، ہر چیز کا خالق ہو، مالک ہو، بے عیب ہو وغیرہ وغیرہ۔

"اِلٰہ" صرف اللہ تعالےٰ ہے، کوئی دوسرا "اِلٰہ" نہیں۔ لفظ "اِلٰہ" میں توحید کے تمام پہلو اور شعبے اس طرح سمو دیئے گئے ہیں کہ توحید

کے سلسلے میں لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، توحید کے سلسلے میں جو تفصیلات بیان کی جاتی ہیں وہ گویا صرف "اِلٰہ" کی تشریحات اور توضیحات ہیں، اگر کوئی شخص تفصیل میں نہ جانا چاہے تو وہ صرف لفظ "اِلٰہ" کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لے، "اِلٰہ" کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ پھر بھی کوئی شخص کسی قسم کے شرک کا ارتکاب کر بیٹھے۔

لفظ "اِلٰہ" کی حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد ان آیتوں پر غور کیجئے جن میں اللہ تعالےٰ نے "الوہیت" کو صرف اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۳) اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (نساء - ۱۷۱) — صرف اللہ ہی ایک اِلٰہ ہے۔

(۴) مَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّآ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (مآئدۃ - ۷۳) — کوئی اِلٰہ نہیں سوائے ایک اِلٰہ کے۔

(۵) اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِهَةً اُخْرٰی قُلْ لَّآ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ (انعام - ۱۹) — (اے رسول ان سے پوچھئے) کیا واقعی تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی "اِلٰہ" ہیں، (اور اگر وہ شہادت دیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں اس بات کی شہادت نہیں دیتا، (اور اے رسول ان سے یہ بھی) کہہ دیجئے کہ بس اللہ ہی ایک

اِلٰہ ہے اور میں یقیناً تمہارے شرک
سے بیزار ہوں۔

(۶) هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (ابراہیم ۵۲)

یہ (قرآن مجید) لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے تاکہ ان کو اس کے ذریعہ ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ اللہ ہی بس ایک اِلٰہ ہے اور (اس پیغام کا یہ مقصد بھی ہے) کہ اہل عقل نصیحت حاصل کریں۔

(۷) اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○ (نحل۔۲۲)

(اے لوگو) تمہارا اِلٰہ ایک اِلٰہ ہے، (قلب سلیم رکھنے والے تمام لوگ اسے تسلیم کرتے ہیں) البتہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان ہی کے دل (اس چیز کا) انکار کرتے ہیں اور وہی لوگ درحقیقت سرکش ہوتے ہیں۔

(۸) وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ○ (نحل۔۵۱)

اور اللہ نے یہ فرمادیا ہے کہ دو اِلٰہ نہ بناؤ، بس اللہ ہی واحد اِلٰہ ہے (اور اللہ نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ) مجھ ہی سے ڈرو۔

(۹) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں بھی

يُوْحَىٰٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (کہف ۱۱۰) (حٰمٓ سجدۃ - ۶)

تمہاری مثل ایک انسان ہوں (البتہ) میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا اِلٰہ بس ایک اِلٰہ ہے۔

(۱۰) قُلْ اِنَّمَا يُوْحَىٰٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ (انبیاء - ۱۰۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ یقیناً مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا اِلٰہ صرف ایک الٰہ ہے تو کیا (اے لوگو، اس بات کو تسلیم کرکے) تم مسلم بنتے ہو (یا نہیں)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص توحید پر قائم ہو بس وہی مسلم ہے۔

(۱۱) فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا (حج - ۳۴)

(اے لوگو) تمہارا اِلٰہ ایک اِلٰہ ہے، لہٰذا اسی کی اطاعت کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اطاعتِ مطلق صرف اللہ تعالےٰ کا حق ہے۔

(۱۲) قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ (عنکبوت ۴۶)

کہدو ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل ہوئی اور (اس کتاب پر بھی ایمان لائے) جو تمہاری طرف نازل ہوئی، ہمارا الٰہ اور تمہارا الٰہ ایک ہے اور ہم اسی کے مسلم ہیں۔

(۱۳) اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ (صٰفّٰت ۴)

(اے لوگو) تمہارا اِلٰہ یقیناً ایک ہے۔

(۱۴) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ (صٓ - ٦٥)

(اے رسول) کہدیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں، (اِلٰہ نہیں ہوں)، اِلٰہ تو کوئی نہیں سوائے اللہ اکیلے کے جو بڑا زبردست ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالےٰ کی الوہیت میں مطلقاً شریک نہیں، اللہ تعالیٰ اکیلا معبود، حاکم، شارع، حاجت روا اور مشکل کشا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بس اس حاکمِ حقیقی کے احکام پہنچانے والے ہیں اور یہ منصب انسانیت کا بلند ترین مقام ہے۔

(۱۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (البقرۃ - ٢٥٥)

اللہ، اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، وہ زندہ، قائم رہنے والا ہے۔

(۱۶) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (اٰل عمران - ٢)

اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہ زندہ قائم رہنے والا ہے۔

(۱۷) هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ (اٰل عمران - ٦)

وہ (اللہ) ہی ہے جو ماں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بنا دیتا ہے، اس غالب، حکمت والے کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔

(۱۸) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی

هُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
(آل عمران ۱۸)

یہی (گواہی دیتے ہیں)، اس غالب
حکمت والے کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں

(۱۹) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ،
لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ ، وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝ (نساء ـ ۸۷)

اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں وہ قیامت
کے دن تم سب کو ضرور جمع کریگا اور
اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہے۔

(۲۰) وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ
الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ
بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ،
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، اَنّٰى
يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ
لَّهٗ صَاحِبَةٌ ، وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝
(انعام ـ ۱۰۱ تا ۱۰۳)

اور ان لوگوں نے جنات کو اللہ کا
شریک بنا رکھا ہے حالانکہ جنّات
کو اللہ نے پیدا کیا ہے (پھر مخلوق
کو خالق کا شریک کیسے بنایا جا سکتا
ہے) اور انہوں نے بغیر علم کے اللہ
کے بیٹے اور بیٹیاں بھی بنا رکھی ہیں،
اللہ تعالےٰ ان کے شرک سے پاک
ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و
بالا ہے، وہ تو آسمانوں اور زمین کو
بے نمونہ پیدا کرنے والا ہے، اس
کے اولاد کہاں سے ہو سکتی ہے جبکہ
اس کی کوئی بیوی نہیں اور (وہ تو
ایسا ہے کہ) اس نے ہر چیز کو پیدا کیا

اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے، یہ ہے
اللہ، تمہارا رب، اس کے علاوہ کوئی
اِلٰہ نہیں، وہ ہر چیز کا خالق ہے،
لہٰذا بس اسی کی عبادت کرو، وہی
ہر چیز کا نگراں ہے۔

(۲۱) اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (انعام ۱۰۷)

(اے رسول) جو کچھ آپ کے رب کی
طرف سے آپ کی طرف وحی کی جا
رہی ہے اسی کا اتّباع کرتے رہیئے،
اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں اور مشرکین
سے روگردانی کیجئے۔

(۲۲) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (توبۃ ۳۱)

اور (اہل کتاب) کو بس یہی حکم دیا
گیا تھا کہ ایک اللہ کی عبادت کریں،
اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ ان کے
شرک سے پاک ہے۔

(۲) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ (توبۃ ۱۲۹)

پھر اگر مشرکین (آپ کی بات سے)
منہ موڑیں تو آپ کہہ دیجئے میرے لئے
اللہ کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی
الٰہ نہیں، میں اُسی پر بھروسہ کرتا
ہوں، اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(۲۴) فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ (ہود ۱۴)

پھر اگر تمہارے شرکاء تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ کلام اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے اور (یہ بھی جان لو کہ) اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، تو کیا (اس حجت کے بعد بھی) تم مسلم بنتے ہو (یا نہیں)؟

(۲۵) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَاۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ (اعراف ۱۵۸)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں، اس اللہ کا رسول جس کی بادشاہت (تمام) آسمانوں پر اور (پورے روئے) زمین پر ہے، اسکے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے۔

(۲۶) وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ○ (رعد ۳۰)

اور یہ لوگ رحمٰن کا انکار کر رہے ہیں، (اے رسول) کہدیجئے کہ وہی تو میرا رب ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۲۷) لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ○ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ○ (طٰهٰ ۶ تا ۸)	میں ہے، جو کچھ زمین میں ہے، جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اور جو کچھ (زمین کی) مٹی کے نیچے ہے اور اگر تم پکار کر بات کرو (تو اللہ کے لئے اس کا جاننا کیا مشکل ہے) اس لئے کہ بے شک وہ تو تمام بھیدوں اور چھپی ہوئی باتوں تک کو جانتا ہے، اللہ ہی (وہ ہستی ہے کہ) اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔
(۲۸) اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ (طٰهٰ ۹۸)	تمہارا الٰہ تو بس اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی (اور) الٰہ نہیں، اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔
(۲۹) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ (نمل ۲۶)	اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔
(۳۰) وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (قصص ۷۰)	اور اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، دنیا اور آخرت میں اُسی کی تعریف ہے، اسی کا حکم چلتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۳۱) وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (قصص ۸۸)	اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الٰہ کو مت پکارو، اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اللہ کے چہرہ کے، اسی کا حکم چلتا ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔
(۳۲) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ (مومنون ۱۱۶)	پس اللہ بلند و بالا ہے، وہ بادشاہ حقیقی ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہ عرشِ کریم کا مالک ہے۔
(۳۳) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ (فاطر ۳)	اے لوگو، اللہ نے جو نعمت تم پر نازل کی ہے اسے یاد کرو، کیا اللہ کے علاوہ کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق مہیا کر سکے، اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، پھر تم کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہو (کیوں اللہ کے علاوہ دوسروں سے فائدہ کی امید رکھتے ہو)
(۳۴) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ	اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا، وہی رات کو دن پر

وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ	اور دن کو رات پر لپیٹ لیتا ہے،
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ	اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ	ہے، ہر ایک وقت مقررہ تک کے
اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ○	لئے گردش کر رہے ہیں، خبردار وہ زبردست
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	اور بڑا بخشنے والا ہے، اسی نے تم کو
ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ	ایک نفس سے پیدا کیا، پھر اس سے
لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ	اس کا جوڑا بنایا، اور اسی نے تمہارے
اَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ	لئے چارپایوں میں سے آٹھ جوڑے
اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ	بنائے، وہی تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تم
خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ	کو تین اندھیروں میں ایک شکل کے
اللّٰهُ رَبُّكُمْ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	بعد دوسری شکل میں پیدا کرتا ہے،
فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ○	یہ ہے اللہ، تمہارا رب، اس کے علاوہ
(زمر ۵، ٦)	کوئی الٰہ نہیں، پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو۔
(٣٥) غَافِرِ الذَّنْبِ وَ	اللہ ہی گناہوں کو معاف کرنے
قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ	والا ہے، وہی توبہ قبول کرنے والا
ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ	سخت عذاب دینے والا اور صاحب
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○	کرم ہے۔ اس کے علاوہ کوئی الٰہ
(مؤمن ٣)	نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
(٣٦) اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ	اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے

لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ط اِنَّ اللّٰهَ
لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ○ (مؤمن ۶۱ و ۶۲)

رات کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرسکو
اور دن کو روشن بنایا، بے شک
اللہ لوگوں پر بڑے فضل والا ہے
لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے،
یہ ہے اللہ، تمہارا رب، ہر چیز کا
پیدا کرنے والا، اس کے علاوہ
کوئی اِلٰہ نہیں، پھر تم کہاں (دوسروں
کے آستانوں پر) بہکے ہوئے چلے
جارہے ہو۔

(۳۷) اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ط
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ هُوَ الْحَيُّ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ○
(مؤمن ۶۴، ۶۵)

اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے
لئے ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو
چھت بنایا، اسی نے تمہاری صورتیں
بنائیں اور بہت اچھی صورتیں بنائیں،
اسی نے تمہیں کھانے کے لئے پاکیزہ
چیزیں دیں، یہ ہے اللہ، تمہارا رب،
اللہ رب العالمین بڑا بابرکت ہے،
وہی زندۂ جاوید ہے، اس کے علاوہ
کوئی اِلٰہ نہیں۔ لہٰذا خالص اسی کو
پکارو، یہ سمجھتے ہوئے کہ دین اسی کا ہے،

سب تعریف بھی اسی اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔

(۳۸) لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ (دخان ۸)

اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے اور وہی تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے آباء و اجداد کا بھی رب ہے۔

(۳۹) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (حشر ۲۲ تا ۲۴)

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا وہی ہے، وہ بے حد و حساب رحم والا اور مہربان ہے، وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی ہر عیب سے پاک، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست اور بڑائی والا ہے، اللہ ان لوگوں کے شرک سے پاک و منزہ ہے، وہ اللہ ہی ہے جو خالق بھی ہے، موجد بھی ہے، مصوّر بھی ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں، آسمانوں میں اور

زمین میں ہر چیز اس کی تسبیح پڑھتی ہے، وہی زبردست، غالب اور حکمت والا ہے۔

(۴۰) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (تغابن ۱۳)

اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور مؤمنین کو اُسی پر توکل کرنا چاہیئے۔

(۴۱) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ○ (مزمل ۹)

اللہ ہی مشرق اور مغرب کا مالک ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں لہذا اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

(۴۲) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (آل عمران ۶۲)

یہ تمام بیانات صحیح ہیں اور (یہ بھی صحیح ہے کہ) اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور بے شک اللہ ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

(۴۳) فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ○ (محمد ۱۹)

خبردار ہو جاؤ کہ بے شک اِلٰہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے، اپنے گناہ کے لئے استغفار کرتے رہو اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی استغفار کرتے رہو، اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھہرنے کی جگہ سے واقف ہے۔

(۴۴) يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ○ (نحل ۲)

اللہ ہی اپنے حکم سے فرشتوں کو پیغام دیکر اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے نازل فرماتا ہے کہ وہ (لوگوں کو) ڈرادیں کہ میرے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، لہٰذا مجھ ہی سے ڈریں۔

(۴۵) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ○ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ (انبیاء ۲۳-۲۵)

اللہ تو وہ ہستی ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی سوال نہیں کرسکتا، اور یہ (سب) سوال کیے جائینگے، کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ دوسرے اِلٰہ بنالیے ہیں' (اے رسول ان سے) کہیئے کہ اپنی دلیل پیش کرو، یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب بھی موجود ہے اور مجھ سے پہلے (جو رسول ہوئے ہیں ان) کی کتابیں بھی (تمہارے پاس) موجود ہیں (ان کتابوں میں اپنی دلیل تلاش کرو اور اے رسول ان کو کوئی دلیل نہیں ملےگی پھر بھی یہ حق کو قبول نہیں کریں گے) بلکہ ان میں سے اکثر حق کو

جانتے ہی نہیں لہذا منہ موڑ لیتے ہیں
اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی
بھیجا اس کو یہی وحی کی کہ میرے علاوہ
کوئی الٰہ نہیں لہذا صرف میری عبادت
کرو۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اکیلا اِلٰہ ہے، قرآن مجید میں اس قسم کی بے شمار آیات ہیں جن میں توحید پر زور دیا گیا ہے۔

شرک کی برائی اور ہولناکی

شرک توحید کی ضد ہے اور کیونکہ شرک کی موجودگی میں توحید باقی نہیں رہتی لہذا شرک کی برائی پر بھی اتنا ہی زور دیا گیا ہے جتنا کہ توحید کی اہمیت پر۔

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

(۱) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا (نسآء ۳۶)	اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرو۔
(۲) قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (انعام ۱۵۱)	(اے رسول) آپ کہدیجئے آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے (وہ یہ) کہ اللہ کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرو (شرک کو اللہ نے حرام کر دیا ہے)
(۳) قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا	(اے رسول) کہدیجئے کہ بے شک میرے رب نے ظاہر اور پوشیدہ بے حیائی کو، ناحق زیادتی کرنے کو اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے کو جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی حرام

(اعراف ۳۲) — کر دیا ہے۔

(۴) قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ (رعد ۳۶)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو بس یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شرک نہ کروں۔

(۵) وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (ذاریات ۵۱)

اللہ کے ساتھ کسی اور کو اِلٰہ نہ بناؤ۔

(۶) قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ لَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ (انعام ۷۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کیا ہم اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکاریں حالانکہ نہ وہ ہمیں فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، اور کیا ہم ہدایت کے بعد الٹے پیر (کفر کی طرف) واپس ہو جائیں (پھر ہماری مثال ایسی ہو گی کہ) جیسے جنات نے کسی کو جنگل میں راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان پھر رہا ہو۔

(۷) لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ (اسراء ۲۲)

اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ نہ بنانا ورنہ تم مذموم اور بے کس ہو کر رہ جاؤ گے۔

(۸) وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ (اسراء ۳۹)	اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ نہ بنانا ورنہ تم ملامت زدہ اور راندۂ درگاہ بنا کر دوزخ میں ڈال دیئے جاؤ گے۔
(۹) وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ○ (کہف ۴ و ۵)	(یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے اس لئے اتاری ہے کہ وہ اس کے ذریعہ) ان لوگوں کو ڈرائے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہے، ان کو اس بات کا کچھ علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادا کو اس کا علم تھا، یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، وہ جو کچھ کہتے ہیں محض جھوٹ ہے۔
(۱۰) اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ○ (اسراء ۴۰)	(اے مشرکو) کیا اللہ نے تم کو تو لڑکے دیئے اور فرشتوں کو (اپنی) بیٹیاں بنایا بے شک تمہارا یہ کہنا (کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں) بہت بڑی بات ہے (یعنی انتہائی قبیح بات ہے)
(۱۱) وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ	جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ آسمان

الطَّيۡرُ اَوۡ تَهۡوِیۡ بِهِ الرِّیۡحُ فِیۡ مَکَانٍ سَحِیۡقٍ ○ (حج ۳۱)
سے گرا، پھر اس کو پرندے اُچک لے جائیں یا ہوا اُسے اڑا کر کسی بعید جگہ پھینک دے (غرض یہ کہ اس کی تباہی یقینی ہے)۔

(۱۲) اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ○ (لقمٰن ۱۳)
بے شک شرک بڑا (بھاری) ظلم ہے (یعنی بہت بڑا گناہ ہے)۔

(۱۴) اَلَّذِیۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلۡقِیٰهُ فِی الۡعَذَابِ الشَّدِیۡدِ ○ (قٓ ۲۶)
(اللہ تعالٰے میدانِ محشر میں فرشتوں سے فرمائے گا) جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ بنایا اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

شرک سے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں

اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔

(۱) وَلَوۡ اَشۡرَکُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ○ (انعام ۸۸)
اگر (انبیاء بھی) شرک کرتے تو ان کے سب عمل ضائع ہو جاتے۔

(۲) لَئِنۡ اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ○ (زمر ۶۵)
اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

شیطان کا غلبہ اہل شرک پر ہوتا ہے

اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ○ (نحل ۱۰۰)

شیطان کا زور تو ان ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔

مُشرک نجس ہوتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (توبہ ۲۸)

بے شک مشرک ناپاک ہیں لہٰذا وہ مسجد حرام کے قریب نہ جائیں۔

مشرک سے نکاح حرام ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ (البقرہ ۲۲۱)

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور یقیناً مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے خواہ مشرک عورت تمہیں اچھی ہی کیوں نہ لگے اور مومن عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو، یقیناً مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں اچھا ہی کیوں نہ معلوم ہو۔

مُشرک پر جنّت حرام ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِیْٓ

عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا "اے

اِسْرَآئِیْلَ اعْبُدُ وا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ (مائدہ ۷۲)

بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ، بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

موحد پر دوزخ حرام ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْہَ اللّٰہِ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ النوافل جماعۃً)

بے شک اللہ نے دوزخ پر اس شخص کو حرام کر دیا ہے جو خالصۃً اللہ کو خوش کرنے کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہدے (یعنی توحید پر قائم رہنے والا ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا)

شرک معاف نہیں ہوگا

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ○

بے شک اللہ یہ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ (دوسرے گناہوں کو) جس کے لئے چاہے گا بخش دیگا اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اس نے

(نسآء ۴۸) | (بہت) بڑا بہتان باندھا۔

(۲) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ○ (نسآء ۱۱۶)

بے شک اللہ یہ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ (دوسرے گناہوں کو) جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔

وہ ایمان نفع بخش نہیں جس میں شرک کی آمیزش ہو

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (انعام ۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی تو ایسے لوگوں کے لئے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

وَاَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ

ہم میں سے کون ہے جس نے ظلم نہ کیا ہو (یعنی گناہ نہ کیا ہو)

اُن کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔

(صحیح بخاری تفسیر سورۃ الانعام)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیت مذکورہ بالا میں ظلم سے مراد شرک ہے، لہذا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ایمان میں اگر شرک کی ملاوٹ نہیں ہوئی تو امن بھی نصیب ہوگا اور ہدایت بھی مل جائے گی ورنہ نہ دنیا میں ہدایت نصیب ہوگی اور نہ آخرت میں امن نصیب ہوگا۔

بعض کلمہ گو بھی مُشرک ہوتے ہیں

گذشتہ عنوان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ایمان میں شرک کی ملاوٹ ہو سکتی ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کلمہ گو بھی مشرک ہو سکتے ہیں۔ ایک اور آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ۝	ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔

(یوسف ۱۰۶)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ بہت سے لوگ ایمان لانے اور کلمہ پڑھنے کے بعد کسی نہ کسی قسم کے شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کے لئے تنبیہ ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کلمہ گو ہیں لہذا ہم مشرک نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالےٰ خالص توحید چاہتا ہے، توحید میں شرک کی ملاوٹ کو پسند نہیں کرتا۔ توحید میں شرک کی آمیزش کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے اور مشرک کی بخشش نہیں۔ ایمان والوں کو چاہیئے کہ شرک سے بہت محتاط رہیں۔

توحید کی قسمیں

توحید کی تین بڑی بڑی قسمیں ہیں :۔ (۱) توحید فی الذات ، (۲) توحید فی الصّفات اور (۳) توحید فی الحقوق ۔

توحید کی طرح شرک کی بھی تین قسمیں ہیں :۔ (۱) شرک فی الذّات ، (۲) شرک فی الصّفات اور (۳) شرک فی الحقوق ۔

اللہ تعالےٰ کو اس کی ذات میں یکتا ، اکیلا اور منفرد ماننا توحید فی الذّات ہے اور اس کی ذات میں کسی کو شریک کرنا شرک فی الذّات ہے ۔

اللہ تعالےٰ کو اس کی صفات میں یکتا ، اکیلا اور بے مثل ماننا توحید فی الصّفات ہے اور اس کی صفات میں کسی کو شریک کرنا یا اس جیسی صفات کا کسی کو حامل سمجھنا شرک فی الصّفات ہے ۔

اللہ تعالےٰ کو اس کے حقوق میں یکتا اور منفرد ماننا توحید فی الحقوق ہے اور اللہ تعالےٰ کے حقوق میں کسی دوسرے کو شریک کرنا یا شریک سمجھنا شرک فی الحقوق ہے ۔

توحید فی الذّات

اللہ تعالیٰ کے نہ اولاد ہے اور نہ ماں باپ اور نہ اللہ تعالیٰ کے کوئی بیوی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

(اے رسولؐ) کہدیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے پرواہ ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(۲) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ ○ (البقرہ ۱۱۶)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہے، (نہیں) وہ (اس چیز سے) پاک ہے، بلکہ (وہ تو ایسی ہستی ہے کہ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور سب اس کے فرماں بردار ہیں (جن کو یہ اللہ تعالیٰ کی اولاد کہتے ہیں ان میں یہ خصوصیات کہاں ہیں؟ وہ تو خود

اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں اور اس کے فرماں بردار ہیں)

(۳) اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (نسآء - ۱۷۱)

یقیناً صرف اللہ ہی واحد اِلٰہ ہے، وہ اس بات سے پاک ہے کہ اسکے اولاد ہو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے (اولاد کسی حد تک باپ کی ملکیت میں شریک ہوتی ہے لیکن یہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھتے ہیں وہ آسمانوں اور زمین کی ملکیت میں ذرا سا بھی شریک نہیں، لہٰذا وہ اولاد کیسے ہوئے؟)

(۴) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ، وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ

وہ لوگ یقیناً کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ، عیسیٰ ابن مریم ہی تو ہیں، (اے رسول) آپ (ان سے) پوچھیے کہ اگر اللہ عیسیٰ ابن مریم کو، ان کی والدہ کو اور روئے زمین کے تمام انسانوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو وہ کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں کوئی اختیار رکھتا ہو کہ ان سب کو

مَا يَشَآءُ ، وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (مائدہ ۱۷)	ہلاکت سے بچالے)، آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کی بادشاہت اللہ کیلئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنی مندرجہ ذیل صفات بتائیں :-

(۱) اللہ تعالےٰ تمام انسانوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو اللہ تعالےٰ کو ہلاک کرنے سے باز رکھ سکے۔

(۲) آسمانوں اور زمین کا بادشاہ صرف اللہ ہے۔

(۳) اللہ تعالےٰ جو چاہے پیدا کر سکتا ہے۔

(۴) اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

کیونکہ کسی اور میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں لہذا وہ اللہ یا اِلٰہ نہیں ہو سکتے اور نہ وہ اللہ تعالےٰ کی ذات میں شریک ہو سکتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ انسانی شکل میں نہیں آتا لہذا اوتار اور حلول کا عقیدہ سراسر باطل اور شرک ہے۔

(۵) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ (مائدہ ۷۲)	یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ عیسٰی بن مریم ہی اللہ ہیں حالانکہ عیسٰی نے تو خود یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو، وہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔

(۶) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (مائدہ ۷۳)	یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تین (الٰہوں) میں سے ایک اِلٰہ ہے، حالانکہ اِلٰہ کوئی نہیں سوائے ایک الٰہِ واحد کے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اِلٰہ کئی نہیں ہو سکتے، اِلٰہ صرف ایک ہے اور وہ اللہ تعالےٰ ہے، اللہ تعالےٰ کو کئی الٰہوں میں سے ایک ماننا کفر ہے۔

(۷) وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (انعام ۱۰۰ و ۱۰۱)	اور ان لوگوں نے جنّات کو اللہ کا شریک بنا لیا حالانکہ اللہ نے جنّات کو پیدا کیا ہے (اور جو مخلوق ہو وہ خالق کا شریک کیسے ہو سکتا ہے؟) اور انہوں نے بے سمجھے بوجھے اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں بنا رکھی ہیں، اللہ پاک اور بلند و بالا ہے ان باتوں سے جو یہ بنا رہے ہیں، وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، بھلا اس کے اولاد کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا (اور جو چیز پیدا کی گئی ہے وہ اولاد کیسے ہو سکتی ہے) اور اللہ کو ہر چیز

کا علم ہے (جن ہستیوں کو ہر چیز کا علم نہیں وہ اللہ کی اولاد کیسے ہو سکتی ہیں)

(۸) وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۝ (توبہ ۳۰)

یہودی کہتے ہیں کہ عزیر، اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ عیسٰی، اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں جو کافران سے پہلے گزر چکے ہیں یہ ان ہی کی سی باتیں بنا رہے ہیں، اللہ نے انہیں تباہ کر دیا، یہ کدھر بھٹکے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

(۹) قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ (یونس ۶۸)

لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے، (یہ بالکل جھوٹ ہے) وہ تمام عیوب سے پاک اور مبرّا ہے (اولاد کا ہونا ایک عیب ہے، لہٰذا اس کے اولاد نہیں ہو سکتی) وہ بے نیاز ہے (لہٰذا وہ اولاد سے بھی قطعاً بے نیاز ہے، اولاد ہوتی تو وہ بھی کسی چیز کی مالک ہوتی اور وہ مالک کیسے ہوتی جب کہ) آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا (واحد) مالک صرف اللہ ہے۔

(۱۰) وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ○ (نحل ۵۷)	اور یہ کافر لوگ اللہ کی بیٹیاں بناتے ہیں حالانکہ اللہ پاک ہے اس بات سے (کہ اس کے بیٹیاں ہوں) اور (یہ اور بھی عجیب بات ہے کہ اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اور) اپنے لئے اپنی پسندیدہ چیز یعنی بیٹے (جو چیز خود کو پسند نہیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے لئے پسند کرنا کتنا احمقانہ فعل ہے)۔
(۱۱) وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ○ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ○ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ (انبیاء ۲۶ تا ۲۹)	اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے، اللہ اس چیز سے پاک مستغنی ہے، (جن کو یہ اللہ کا بیٹا یا بیٹی بناتے ہیں) وہ (اللہ کے) عزت والے بندے ہیں، (لیکن وہ اس عزت وکرامت کے باوجود) اللہ کے سامنے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے بلکہ وہ (ہر وقت) اللہ کے حکم کی تعمیل میں لگے رہتے ہیں، اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ (کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے سوائے اس کے

جس کے لئے اللہ (سفارش کرانا) پسند کرے
اور وہ اللہ کے جلال سے (ہر وقت)
ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو
کوئی بھی یہ کہے کہ میں بھی اللہ کے علاوہ
اِلٰہ ہوں تو اس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے،
ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۲) لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ (زمر ۴)

اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا ہی چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب کرتا (ہرگز نہیں) وہ اس چیز سے پاک ہے (کہ اس کے بیٹا ہو) وہ اللہ ایک ہے اور غالب ہے۔

(۱۳) وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (زخرف ۱۵)

اور (مشرکین نے) اللہ کے بندوں میں سے بعض کو اللہ کی اولاد بنا دیا بے شک انسان کھلا ہوا کافر ہے۔

مشرکین کی اس سے زیادہ احمقانہ اور کافرانہ بات کیا ہوگی کہ جو ہستیاں اللہ تعالےٰ کی غلام ہیں ان کو اللہ تعالےٰ کا بیٹا بنا دیا، سچ ہے ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی قدر نہیں پہچانی ورنہ ایسی توہین آمیز بات نہ کہتے اللہ تعالیٰ کی شان اس چیز سے بہت بلند و بالا ہے کہ اس کے اولاد ہو، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱۴) قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ
اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ یَّهْدِیْٓ
اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ
نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ○ وَّاَنَّهٗ
تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ○
(جنّ ۱ تا ۳)

(اے رسول) کہدیجئے میرے پاس وحی
آئی ہے کہ جنّات کی ایک جماعت نے
(قرآن مجید کو) سنا تو کہنے لگے ہم نے
ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ
بتاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور
ہم اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک
نہیں بنائیں گے اور یہ کہ بے شک
ہمارے ربّ کی شان بہت بلند و بالا
ہے، وہ نہ بیوی رکھتا ہے اور نہ
اولاد۔

توحید فی الصّفات

اللہ تعالےٰ اپنی صفات میں یکتا اور لاشریک ہے، صفات میں نہ کوئی اس کا مثیل ہے نہ کوئی ہمسر۔

توحید فی العلم

ہر چیز کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو ہے

اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ ۝ (البقرۃ ۳۳)

(اے فرشتو) بے شک میں آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

(۲) اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ (البقرۃ ۷۷)

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔

(۳) وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ

اور (اے لوگو) اگر تم اپنے دلوں کی بات

اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ يُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ (البقرۃ ۲۸۴)	ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔
(۴) قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِيۡ صُدُوۡرِكُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ يَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ (آل عمران ۲۹)	(اے رسول) کہہ دیجیے کہ اگر تم کوئی بات اپنے دلوں میں چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے جانتا ہے اور (یہی نہیں) وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔
(۵) وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ ○ (مائدۃ ۹۹)	اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔
(۶) وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الۡاَرۡضِ ؕ يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَجَهۡرَكُمۡ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ ○ (انعام ۳)	اور آسمانوں اور زمین میں وہی (ایک) اللہ ہے، وہ تمہاری پوشیدہ باتوں اور تمہاری ظاہر باتوں کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔
(۷) اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ (انفال ۴۳)	بے شک اللہ سینوں کی باتوں سے واقف ہے۔
(۸) اَلَاۤ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ ؕ اَلَا حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ	خبردار، بے شک یہ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تاکہ اللہ سے چھپائیں، خبردار، جس وقت یہ اپنے کپڑوں

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (ہود ۵)

میں لپیٹ جاتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کی باتوں کو جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور بے شک اللہ تو سینوں کی باتوں سے بھی واقف ہے۔

(۹) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○ (نحل ۱۹)

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔

(۱۰) لَاجَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ (نحل ۲۳)

بے شک اللہ ضرور ان چیزوں کو جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

(۱۱) اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ○ (اسراء ۳۰، ۹۶)

بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔

(۱۲) رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ (اسراء ۵۴)

(اے لوگو) تمہارا رب تم سے خوب واقف ہے۔

(۱۳) وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○ (طٰهٰ ۷، ۸)

اور اگر تم بلند آواز سے (کوئی بات) کہو (تو یہ نہ سمجھو کہ اللہ بس اُسی کو جانتا ہے، نہیں) وہ تو پوشیدہ اور خفیہ باتوں کو بھی جانتا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (اگر کوئی دوسرا الٰہ ہوتا تو وہ

بھی پوشیدہ اور خفیہ باتوں سے واقف ہوتا) اچھے اچھے اسمائے (صفات) صرف اُسی کے ہیں (یعنی وہی اکیلا اچھی صفات کا مالک ہے)

(۱۴) قُلْ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ (انبیآء ۴)

(رسول نے) کہا کہ آسمان اور زمین میں کوئی بات کہیں بھی کہی جائے میرا رب اُسے جانتا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

(۱۵) وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○ (نور ۲۹)

اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

(۱۶) قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ (فرقان ۶)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اس (کتاب) کو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، بے شک اللہ مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

(۱۷) وَرَبُّكَ یَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ○ (قصص ۶۹)

اور تمہارا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔

(۱۸) اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ (یٰسٓ ۷۶)	بے شک ہم جانتے ہیں جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔
(۱۹) اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (زمر ۷) (شوریٰ ۲۴)	بے شک اللہ سینوں کی باتیں جانتا ہے۔
(۲۰) وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (حدید ۶)	اور وہ (اللہ) سینوں کی باتیں جانتا ہے۔
(۲۱) وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ (ممتحنۃ ۱)	اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔
(۲۲) يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (تغابن ۴)	اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور وہ سینوں کی باتوں سے بھی واقف ہے۔
(۲۳) وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ	اور تم چھپا کر بات کرو یا بلند آواز سے بات کرو (اس کے لئے سب برابر ہے) بے شک وہ تو دل کی باتوں سے بھی واقف ہے، کیا جس نے پیدا کیا وہ

الْخَبِيْرُ ○ (ملک ۱۳ و ۱۴) — نہیں جانتا (کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے، بے شک وہ جانتا ہے) وہ بہت باریک بیں اور باخبر ہے۔

ان تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ دل کے بھیدوں اور رازہائے سربستہ کا جاننے والا وہ ہے جو اِلٰہ اور خالق ہے اور کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کوئی اِلٰہ ہے اور نہ کوئی خالق، لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ دل کی باتوں اور سربستہ رازوں کو کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۲۴) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (البقرۃ ۲۳) — اور (اس بات کو اچھی طرح) جان لو کہ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

(۲۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○ (آل عمران ۵) — بے شک زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۲۶) ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (مائدہ ۹۷) — یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

(۲۷) وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ — اور اللہ جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ تری میں ہے اور کوئی پتہ

اِلَّا یَعْلَمُھَا (انعام ۵۹)	نہیں گرتا مگر یہ کہ اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔
(۲۸) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا (ہود ۶)	اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ کے ذمّہ ہے اور اللہ جانتا ہے اس کے رہنے کی جگہ کو اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو۔
(۲۹) اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ (رعد ۸)	اللہ جانتا ہے جو مادہ کے پیٹ میں ہوتا ہے اور وہ رحموں کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہے۔
(۳۰) وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (بنی اسرآئیل ۵۵)	اور تمہارا ربّ ان سب کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔
(۳۱) اِنَّمَآ اِلٰھُكُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ (طٰہٰ ۹۸)	یقیناً تمہارا اِلٰہ صرف اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔
(۳۲) یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا ○ (طٰہٰ ۱۱۰)	اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور یہ لوگ (اپنے) علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

(۳۳) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (حج ۷۰)	کیا تمہیں نہیں معلوم کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔
(۳۴) اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ (نور ۳۰)	بے شک اللہ خبردار ہے ان کاموں سے جو یہ کر رہے ہیں۔
(۳۵) اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (نور ۶۴)	خبردار، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے، وہ جانتا ہے جس (راستہ) پر تم ہو اور جس دن لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا کیا عمل کئے تھے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔
(۳۶) قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (عنکبوت ۵۲)	(اے رسول) کہدیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔
(۳۷) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ	اللہ جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس میں سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی

فِيۡهَا وَهُوَ الرَّحِيۡمُ الۡغَفُوۡرُ ○ (سبا ۲)

ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے اور وہ رحم کرنے والا، مغفرت کرنے والا ہے۔

(۳۸) وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ (حٰمٓ السجدۃ ۴۷)

اور نہ پھل اپنے غلافوں سے باہر نکلتے ہیں، نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اللہ کو ان سب چیزوں کا علم ہوتا ہے۔

(۳۹) وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمٌ ○ (حدید ۳)

اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

قیامت کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

(۱) اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ (لقمٰن ۳۴)

بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔

(۲) يَسۡـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوۡنُ قَرِيۡبًا ○ (احزاب ۶۳)

(اے رسول) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور آپ کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی آگئی ہو۔

(۳) قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ (اعراف ۱۸۷)
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ قیامت کے وقت کا علم تو صرف میرے رب کو ہے۔

(۴) اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَۃِ (حٰمٓ السجدۃ ۴۷)
قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

(۵) یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا ○ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ○ اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ○ (نازعات ۴۲ تا ۴۴)
(اے رسولؐ) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی، آپ اس کے علم کی فکر کیوں کرتے ہیں؟ اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کا علم کسی کو نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے۔

اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا

حضرت جبریلؑ نے پوچھا، اے اللہ کے رسولؐ

مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَۃُ
قیامت کب قائم ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
جس سے پوچھا گیا ہے وہ، پوچھنے والے سے زیادہ قیامت کے واقع ہونے کا علم نہیں رکھتا (یعنی مجھے اس سلسلہ میں تم سے زیادہ علم نہیں)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کچھ علامات بتائیں، اس کے

بعد فرمایا۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر: سورۃ لقمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)	قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ (تعالیٰ) کے، بے شک قیامت کے واقع ہونے کا علم صرف اللہ کو ہے اور (وہی جانتا ہے کہ) وہ پانی (کب) برسائے گا۔

آیت و حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کو یہ علم نہیں کہ پانی کب برسے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو لوگ پانی برسنے کی پیشین گوئی کرتے ہیں وہ آثار و قرائن یا سائنسی آلات کے ذریعہ محض اندازہ و تخمینہ لگاتے ہیں، انہیں علم نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ ان کا اندازہ کبھی صحیح نکلتا ہے اور کبھی غلط۔ مزید برآں ان کا یہ اندازہ بھی بارش کے وقوع سے کچھ عرصہ پہلے ہوتا ہے، کافی عرصہ پہلے وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

اللہ ہی جانتا ہے کہ مادہ کے رحم میں نر ہے یا مادہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند علامات بتانے کے بعد فرمایا:۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا	قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، بے شک قیامت

فِی الْاَرْحَامِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر و صحیح مسلم کتاب الایمان)

کے واقع ہونے کا علم صرف اللہ کو ہے اور (وہی جانتا ہے کہ) وہ پانی (کب) برسائیگا، وہی جانتا ہے کہ (مادہ کے) رحموں میں کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم کہ مادہ کے رحم میں نر ہے یا مادہ۔ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اسے علم ہے کہ مادہ کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ قطعاً شرک ہے۔

اللہ ہی جانتا ہے کہ کوئی جاندار کل کیا کرنے والا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند نشانیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْاٰیَةَ (صحیح بخاری کتاب الایمان)، وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِم وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَکْسِبُ غَدًا.... (صحیح مسلم کتاب الایمان)

قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے پھر آپؐ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی اور بے شک اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب واقع ہوگی، (وہی جانتا ہے کہ) وہ پانی (کب) برسائے گا اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور (وہی جانتا ہے کہ کوئی جاندار کل کیا

کرے گا) کسی جاندار کو خود علم نہیں کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ کسی جاندار کو کہاں موت آئیگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد فرمایا :-

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ
قیامت کے وقوع کا علم کسی کو نہیں سوائے اللہ کے۔

پھر آپؐ نے (سورۂ لقمان کی) یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ [الآیَۃَ] (صحیح بخاری کتاب الایمان) وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے اور (وہی جانتا ہے کہ) وہ بارش (کب) برسائے گا، وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کس زمین پر مرے گا (ان چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے) بیشک اللہ علیم و خبیر ہے۔

اللہ تبارک و تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ آیاتِ متشابہات کے کیا معنیٰ ہیں

قرآن مجید میں دو قسم کی آیات ہیں :- (۱) مُحْکَمْ و (۲) مُتَشَابِہ

مُحْکَمْ وہ آیتیں ہیں جن کے معنیٰ و مقصود کا علم ہمارے لئے ممکن ہے،

ان آیات کے معنیٰ سمجھ کر ہم ان آیات پر عمل کر سکتے ہیں اور ان سے نصیحت وعبرت حاصل کر سکتے ہیں۔

متشابہ وہ آیات ہیں جن کے ظاہری معنیٰ سے مقصود کا علم نہ ہو سکے مثلاً "اللہ کا ہاتھ"۔ ہمیں نہیں معلوم ہو سکتا کہ اللہ کے ہاتھ سے کیا مراد ہے، بعض آیتیں وہ ہیں جو حروف مقطعات پر مشتمل ہیں، نہ ان کے ظاہری معنیٰ سمجھ میں آتے ہیں اور نہ حقیقی معنیٰ، نہ ہماری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ متشابہ آیات کا مطلب و مقصد صرف اللہ تعالےٰ جانتا ہے، دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ (آل عمران ۷)

اللہ ہی ہے جس نے (اے رسول) آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس کتاب کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور بعض آیتیں متشابہ ہیں، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے، وہ متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں تاکہ کوئی فتنہ تلاش کریں اور ان آیات کا مقصود و مفہوم معلوم کریں حالانکہ ان آیات کا مقصود و مفہوم کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر ہستی کا علم ناقص، محدود اور عارضی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (نحل ۷۴) بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲) فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (ہود ۴۶) (اے نوح) مجھ سے ایسی بات کا سوال نہ کیا کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نوح علیہ السلام کو ہر چیز کا علم نہیں تھا۔

(۳) قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ (احقاف ۲۳) (حضرت) ہودؑ نے کہا "(ہر چیز کا) علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو تمہیں وہ احکام پہنچا رہا ہوں جن کو دیکر مجھے بھیجا گیا ہے"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر چیز کا علم حضرت ہود علیہ السلام کو نہیں

تھا۔

(۴) یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ○ (طٰہٰ ۱۱۰)	اللہ جانتا ہے جو کچھ انسانوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور یہ اپنے علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔
(۵) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ○ (البقرة ۳۲)	فرشتوں نے کہا "تو پاک ہے، ہمیں تو علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں بتا دیا، بے شک علم والا، حکمت والا تو تو ہی ہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کا علم فرشتوں کو بھی نہیں ہوتا۔

(۶) تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ (مآئدة ۱۱۶)	(قیامت کے روز حضرت عیسٰیؑ کہیں گے، اے اللہ) جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو کچھ تیرے نفس میں ہے میں اسے نہیں جانتا.
(۷) وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (نسآء ۱۱۳)	اور (اے رسول) اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ باتیں بتائیں جو آپ (پہلے) نہیں جانتے تھے (یعنی آپ پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ آپ کو ان چیزوں

کا علم نہیں تھا)۔

(۸) قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (ملک ۲۶)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو بس صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

(۹) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ (سجدہ ۱۷)

کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی (یعنی جنتوں کی تمام نعمتوں کا حال کسی کو نہیں معلوم)

(۱۰) تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ (ہود ۴۹)

یہ باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ پر وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے ان باتوں کو نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی، لہذا آپ ثابت قدم رہیں، انجام متقیوں ہی کا اچھا ہے۔

(۱۱) وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اسرار ۳۶)

اور (اے رسول) جس چیز کا آپ کو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑا کیجئے۔

(۱۲) وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ (توبۃ ۱۰۱)

اہل مدینہ میں سے بھی بعض لوگ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں (اے رسول) آپ ان کو نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہوا کہ رسولوں کو بھی ہر چیز کا علم نہیں ہوتا۔

(۱۳) وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ ۲۱۶)

اور یہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہو، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۱۴) ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ وَ اَطْھَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ ۲۳۲)

یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو بھی جو تمام اولیاء اللہ میں سب سے بہتر اور برتر ہیں ہر چیز کا علم نہیں تھا۔

(۱۵) وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (نور ۱۹)

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۱۶) وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْھِبُوْنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِھِمْ لَا تَعْلَمُوْنَھُمْ اَللّٰہُ یَعْلَمُھُمْ (انفال ۶۰)

اور جہاں تک تم سے ہو سکے دشمن کے مقابلے کے لئے قوت اور گھوڑوں کے رسالے تیار رکھو تاکہ اس کے ذریعہ تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو ڈرا سکو اور ان کے علاوہ تم ایسے دشمنوں کو بھی ڈرا سکو جن

کو تم نہیں جانتے لیکن اللہ انہیں جانتا ہے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کو ہر چیز کا علم نہیں ہوتا۔

(۱۷) وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ (فتح ۲۵)

اور اگر (بہت سے) مومن مرد اور مومن عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں (تو ہم لڑائی نہیں روکتے اور اگر ہم لڑائی نہ روکتے تو ان مومن مردوں اور عورتوں کو) جن کو تم نہیں جانتے (بہت ممکن تھا کہ (کافروں کے ساتھ) تم انہیں بھی پامال کر ڈالتے۔

(۱۸) اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ (ابراہیم ۹)

کیا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں ہوئی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یعنی قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور اُن قوموں (کے حالات) کی جو اُن کے بعد پیدا کئے گئے جن کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

(۱۹) سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ○

پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کی نباتات کے، اور خود ان (انسانوں) کے اور ان چیزوں کے جن کی انہیں خبر

(یٰسٓ ۳۶) نہیں سب کے جوڑے بنائے۔

(۲۰) وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ○ (اسراء ۸۵) اور تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت خضر (علیہ السلام) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کشتی میں سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی، چڑیا نے سمندر میں دو ایک مرتبہ اپنی چونچ ماری، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

(۲۱) يَا مُوْسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ (صحیح بخاری کتاب العلم) اے موسیٰ میرے علم اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا مگر اسی قدر جس قدر اس چڑیا نے سمندر کے پانی میں سے چونچ مار کر پانی کم کیا ہے (یعنی ہمیں بہت کم علم دیا گیا ہے)۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ ہر چیز کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو ہے، کسی دوسرے کو نہیں۔

صرف اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے

غیب وہ چیز ہے جو غائب ہو، مشاہدہ میں نہ آئی ہو، دکھائی نہ دے، غیب کا علم کسی کو نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا قیامت کے دن اللہ رسولوں کو جمع کریگا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب

لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ (مآئدہ ۱۰۹)
ملا تھا۔ وہ کہیں گے ہمیں کچھ معلوم نہیں غیب کی باتوں کو تو ہی جاننے والا ہے۔

(۲) قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (انعام ۵۰)
(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں۔

(۳) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ (انعام ۵۹)
اور غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں، انہیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

(۴) عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (انعام ۷۳)
اللہ غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے۔

(۵) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ (اعراف ۱۸۸)
(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور (میں غیب کا علم نہیں رکھتا) اگر میں غیب کا علم رکھتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہیں پہنچتی۔

(۶) قُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ (یونس ۲۰)
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔

(۷) وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ
(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے

خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (ہود ۳۱)
فرمایا) اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہتا ہوں کہ) میں غیب جانتا ہوں۔

(۸) تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَآ اِلَیْکَ مَا کُنْتَ تَعْلَمُھَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا (ہود ۴۹)
یہ غیب کی چند باتیں ہیں جو (اے رسول) ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے نہ آپ انہیں جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ وحی آنے سے پہلے رسول، غیب کی کسی بات کو نہیں جانتے، وحی کے ذریعہ ہی انہیں غیب کی بعض باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

(۹) وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ہود ۱۲۳ و نحل ۷۷)
آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے۔

(۱۰) عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ○ (رعد ۹)
اللہ غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے، وہ بڑا اور بلند مرتبہ ہے۔

(۱۱) لَہٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (کہف ۲۶)
آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ ہی جانتا ہے۔

(۱۲) سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ (مومنون ۹۲)
اللہ کے بارے میں جو کچھ مشرکین کہتے ہیں، اللہ ان سے پاک ہے، وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، جو شرک یہ کر رہے ہیں وہ اس سے

بلند و بالا ہے۔

(۱۳) قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ (نمل ٦٥)

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو ہستیاں ہیں ان میں سے غیب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیب کا علم نہ آسمان والوں میں سے کسی کو ہے اور نہ زمین والوں میں سے کسی کو، غیب کا علم نہ زندہ کو ہے اور نہ ان کو جو وفات پا چکے ہیں۔ جو لوگ ان لوگوں کے متعلق جو وفات پا چکے ہیں یہ عقیدہ رکھیں کہ انہیں غیب کا علم ہے وہ کس قدر نادان ہیں حالانکہ جو لوگ وفات پا چکے ہیں انہیں اپنے متعلق ہی علم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

(۱۴) ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ (السجدة ٦)

یہ (خالق و مالک، زمین و آسمان کا مدبّر) ہی تو غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے (اور) غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ (سبا ٣)

اور کافر کہتے ہیں قیامت ہم پر واقع نہیں ہوگی، (اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ کیوں نہیں، میرے ربّ، عالم الغیب کی قسم وہ ضرور تم پر واقع ہو

کر رہے گی۔

(١٦) قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ○ (سبا ۴۸)
(اے رسول) کہہ دیجیے کہ میرا رب حق کو نازل فرما رہا ہے (اور) وہ غیبوں کا جاننے والا ہے۔

(١٧) اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (فاطر ۳۸)
بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کا جاننے والا ہے۔

(١٨) قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ○ (زمر ۴٦)
(اے رسول) آپ (اس طرح) کہیے کہ اے اللہ، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے غیب اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے مابین ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ فرمائے گا۔

(١٩) اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (حجرات ١٨)
بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے۔

(٢٠) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ (حشر ٢٢)
وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، وہی غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔

(٢٠) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ
(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ بے شک

تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (جمعۃ ۸)

موت جس سے تم بھاگتے ہو (ایک دن) تم کو آکر رہے گی پھر تم غیب اور ظاہر کے جاننے والے کے پاس لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

(۲۱) وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِیْمٌ ○ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ (تغابن ۱۷، ۱۸)

اور اللہ قدر داں اور بردبار ہے، وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا، غالب اور حکمت والا ہے۔

(۲۲) عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ○ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ○ (جن ۲۶ تا ۲۸)

اللہ عالم الغیب ہے، وہ کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا مگر (ہاں) جب کوئی رسول (لوگوں کی ہدایت کے لئے) منتخب فرما لیتا ہے (تو اس کو غیب کی بعض باتیں) بذریعہ وحی بتا دیتا ہے اور (وہ بھی اس طرح کہ) اس کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے (تاکہ وحی الٰہی کی پوری طرح حفاظت ہو جائے) اور وہ یہ جان لے کہ رسولوں نے اپنے رب کے پیغامات کو (بے کم و کاست، محفوظ وحی کے ذریعہ لوگوں تک) پہنچا دیا ہے اور

(ویسے تو) اللہ تعالےٰ نے ان تمام
چیزوں کا جو ان کے پاس ہیں احاطہ
کر رکھا ہے اور اللہ نے ایک ایک
چیز کو گن رکھا ہے (اللہ تعالےٰ نے
اپنی آیات واحکامات کو گن رکھا ہے
اور وہ ان کی حفاظت کر رہا ہے تاکہ
رسول سے کسی قسم کی بھول بھی نہ ہونے
پائے اور اللہ کی شریعت بندوں
تک من وعن پہنچ جائے)

(۲۳) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ (آل عمران ۱۷۹)

اور (اے لوگو) اللہ ایسا نہیں کہ تم کو
(براہِ راست) غیب کی باتیں بتائے،
البتہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جنکو چاہتا ہے
(غیب کے لئے) چن لیتا ہے، لہذا تم
اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو
(ان میں سے کسی کی تکذیب نہ کرو)

ہر دو آیاتِ بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ ہی عالم الغیب ہے، وہ غیب کی بعض باتیں اپنے رسولوں کو بتاتا ہے، ان کے علاوہ کسی کو نہیں بتاتا، اگر کوئی شخص رسول نہ ہو اور پھر بھی وہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس غیب کی باتیں آتی ہیں تو وہ جھوٹا ہے۔

(۲۴) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ (تکویر ۲۴)

اور جبریل یا رسول غیب کی باتیں بتانے میں بخل نہیں کرتے (یعنی جبریل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں تک احکامِ الٰہی، احوالِ قیامت، احوال جنّت و دوزخ وغیرہ بے کم وکاست اور فیاضانہ طریقہ پر پہنچا دیتے ہیں)

اوپر کی تین آیتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ عالم الغیب تو اللہ تعالےٰ ہی ہے، کیونکہ عالم الغیب وہ ہوتا ہے جو خود جانتا ہو، اللہ تعالےٰ خود جانتا ہے اس کو بتایا نہیں جاتا لہذا وہی عالم الغیب ہے۔ رسول کیونکہ خود نہیں جانتے بلکہ ان کو بتایا جاتا ہے لہذا وہ عالم الغیب نہیں ہوتے، پھر جو کچھ باتیں رسولوں کو منجانب اللہ بتائی جاتی ہیں وہ ان کو لوگوں تک پہنچانے میں بخل نہیں کرتے، پھر جن لوگوں تک غیب کی یہ باتیں پہنچتی ہیں وہ بھی عالم الغیب نہیں ہوتے۔ قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات میں سے بعض میں اس کی صراحت ہے کہ عالم الغیب کوئی نہیں سوائے اللہ کے، اللہ اکیلا ہی عالم الغیب ہے، کسی دوسرے کو عالم الغیب سمجھنا شرک ہے۔ رسولوں کو غیب کی چند باتیں بتائی جاتی ہیں نہ کہ سب۔

مندرجہ بالا مباحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ علم کی مندرجہ ذیل شاخوں میں منفرد، یکتا اور لاشریک ہے۔

(۱) دلوں کے ارادے اور خیالات کا علم۔

(۲) تمام چیزوں کا علم

(۳) قیامت کا علم

(۴) پانی برسنے کا علم

(۵) مادہ کے رحم میں نر یا مادہ کا علم

(۶) آئندہ کا علم

(۷) انسان کی موت کی جگہ کا علم

(۸) آیات متشابہات کا علم

(۹) غیب کا علم

اللہ تعالےٰ کا علم ازلی و ابدی ہے، زمان و مکان کی قید سے ماوراء ہے، لازوال ہے، لامحدود ہے، غیر مشروط ہے۔ ذاتی ہے، کسی کا دیا ہوا نہیں۔ برخلاف اس کے مخلوقات کا علم وقتی ہے، زوال پذیر ہے، محدود مشروط ہے، اللہ تعالےٰ کا دیا ہوا ہے، ان کا ذاتی نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کے علم میں کسی دوسرے کو شریک سمجھنا شرک فی العلم ہے۔

توحید فی الحضور والشہود

صرف اللہ تعالےٰ حاضر و ناظر ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

(۱) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ○ (نساء ۱)

بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

(۲) وَمَا تَکُوۡنُ فِیۡ شَاۡنٍ وَّمَا تَتۡلُوۡا مِنۡہُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیۡکُمۡ شُہُوۡدًا اِذۡ تُفِیۡضُوۡنَ فِیۡہِ ؕ وَمَا یَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّکَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِکَ وَلَاۤ اَکۡبَرَ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ○ (یونس ۶۱)

تم کسی حال میں بھی ہو، خواہ تم قرآن میں سے کچھ پڑھ رہے ہو یا کوئی اور کام کر رہے ہو تو جس وقت تم اس کام میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں (یعنی ہم وہاں حاضر ہوتے ہیں) اور (اے رسول) تمہارے رب سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں (ہر چیز پر اللہ تعالےٰ کی نظر ہے، ہر چیز اس کے علم میں ہے) مزید برآں ذرہ سے چھوٹی چیز ہو یا بڑی چیز روشن کتاب میں لکھی ہوئی بھی ہے

(۳) وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝ (احزاب ۵۲)

اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

(۴) وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (حدید ۴)

اور اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اُسے دیکھتا رہتا ہے۔

(۵) وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (مجادلہ ۶ و ۷)

اللہ ہر چیز پر حاضر وناظر ہے، کیا تم کو نہیں معلوم کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، (جہاں کہیں بھی) تین آدمی سرگوشی کرتے ہیں وہاں اللہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور (جہاں) پانچ آدمی ہوتے ہیں وہاں ان میں اللہ چھٹا ہوتا ہے اور لوگ کہیں بھی ہوں، خواہ اس سے کم تعداد میں یا اس سے زیادہ تعداد میں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، پھر قیامت میں اللہ انہیں بتلائے گا کہ وہ کیا عمل کرتے رہے تھے، بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

(۶) وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

شَہِیۡدٌ ۝ (بروج ۹)

(۷) اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ یَرَہٗۤ اَحَدٌ ۝ (بلد ۷)
کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟

(۸) اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ۝ (اقرا ۱۴)
کیا اُسے نہیں معلوم کہ اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔

(۹) وَاللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ (حجرات ۱۸)
اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھ رہا ہے۔

(۱۰) اَوَلَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ۝ (حٰمٓ سجدۃ ۵۳)
کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

(۱۱) اَلَاۤ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ۝ (حٰمٓ سجدۃ ۵۴)
خبردار ہو جاؤ، بے شک اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

(۱۲) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدًا ۝ (نساء ۳۳)
بے شک اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

(۱۳) وَاللّٰہُ شَہِیۡدٌ عَلٰی مَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ (آل عمران ۹۸)
اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

(۱۴) وَمَا کُنۡتَ بِجَانِبِ الۡغَرۡبِیِّ اِذۡ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسَی الۡاَمۡرَ وَمَا کُنۡتَ مِنَ الشّٰہِدِیۡنَ ۝
اور (اے رسول) جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا تو آپ اس وقت (طور کے) مغربی جانب نہیں تھے اور نہ آپ

(قصص ۴۴) (وہاں) حاضر تھے۔

(۱۵) وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ (قصص ۴۵)

اور (اے رسول) آپ مدین کے باشندوں میں رہنے والے بھی نہیں تھے۔

(۱۶) وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ (قصص ۴۶)

اور (اے رسول) جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تو اس وقت آپ طور کے اطراف میں کہیں موجود نہیں تھے، لیکن یہ آپ کے رب کی رحمت ہے (کہ اس نے آپ کو رسول بنایا اور یہ خبریں آپ کو بتا دیں) تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

مندرجہ بالا تینوں آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر وقت اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر نہیں تو اور کون ہو سکتا ہے۔

(۱۷) وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (نور ۲)

زانی اور زانیہ کو سزا دیتے وقت مومنین کی ایک جماعت حاضر ہونی چاہیے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین حاضر و ناظر نہیں ہوتے جب تک کہ

وہ کسی کام کے جائے وقوع پر موجود نہ ہوں یعنی اللہ والے بھی ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہوتے۔

(۱۸) فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ (مائدۃ ۱۱۷)

(عیسٰی علیہ السلام میدان محشر میں عرض کریں گے کہ اے اللہ) جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگران و ناظر تھا اور تو ہی ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حاضر و ناظر نہیں ورنہ وہ اپنے اٹھائے جانے کے بعد کے حالات وکوائف سے باخبر ہوتے اور یہ نہ فرماتے "كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ (المائدۃ ۱۱۷) میں ان پر نگراں رہا جب تک میں ان میں رہا۔

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ۔ (صحیح بخاری ۲/۹۶ و صحیح مسلم ۲/۳۴۵)

تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے، وہ تو تمہارے ساتھ ہے، وہ سننے والا ہے اور قریب بھی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ غائب نہیں ہے اور جو غائب نہیں ہوتا وہ حاضر ہوتا ہے، یعنی اللہ تعالےٰ حاضر ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے قریب ہے۔

نوٹ :- اللہ تعالےٰ آسمان پر بالائے عرش ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی کو اس کی کیفیت کا علم نہیں۔ وہ ہر جگہ بھی حاضر ہے اور یہ اس کی ایک صفت ہے۔ اللہ تعالےٰ کے علاوہ اس صفت کی کیفیت کا بھی کسی کو علم نہیں۔

توحید فی الاختیار

صرف اللہ تعالیٰ ہی مختار ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا (مآئدہ ۱۷)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ مسیح ابن مریم، ان کی والدہ اور روئے زمین کے تمام لوگوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو کون ہے جسے اللہ کے مقابلہ میں ذرا سا بھی اختیار ہو (کہ انہیں ہلاکت سے بچالے)۔

(۲) وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا (مآئدہ ۴۱)

اور (اے رسول) اللہ جس کو فتنے میں مبتلا کرنا چاہے تو اس کو اللہ کے مقابلہ میں (فتنہ سے بچانے کا) آپ کو کوئی اختیار نہیں۔

(۳) وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ

اور (اے رسول) اگر ان (کافروں) کی روگردانی آپ پر شاق گذرتی ہے تو اگر آپ سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلیں یا آسمان پر (چڑھنے

(انعام ۳۵) کے لئے) کوئی سیڑھی ڈھونڈلیں اور پھران
کے لئے کوئی معجزہ لے آئیں (یعنی آپ
ایسا کر نہیں سکتے)۔

(۴) قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَکَذَّبْتُمْ بِهٖ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ○ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ○
(انعام ۵۷-۵۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے
رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور
تم اسے جھٹلاتے ہو (اور) جس چیز کی تم
جلدی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں
ہے، حکم کسی کا نہیں چلتا سوائے اللہ
کے (میرے اختیار میں کوئی نہیں جسے
حکم دوں) اللہ سچ بیان فرماتا ہے اور
وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔
(اے رسول) کہہ دیجئے اگر وہ چیز جس
کی تم جلدی کر رہے ہو میرے اختیار
میں ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان
کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ (ان)
ظالموں سے خوب واقف ہے (مناسب
وقت آنے پر وہی ان پر عذاب بھیج
سکتا ہے)۔

(۵) بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا — تمام کاموں کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔

(رعد ۳۱)

⑥ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ○ (انبیآء ۲۳)	اللہ سے سوال کرنیکا کسی کو اختیار نہیں کہ اس نے (کوئی کام) کیوں کیا اور یہ سب سوال کئے جائیں گے (کہ فلاں فلاں عمل کیوں کئے تھے)۔
⑦ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (قصص ۶۸)	اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ اختیار رکھتا ہے، ان لوگوں کو کوئی اختیار نہیں، اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔
⑧ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (فاطر ۲)	اگر اللہ لوگوں کے لئے اپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو اس کو بند کرنے والا کوئی نہیں اور اگر (اپنی رحمت) روک دے تو اس کے بعد اُسے جاری کرنے والا کوئی نہیں، وہ غالب اور حکمت والا ہے۔
⑨ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا (فتح ۱۱)	(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانے کا ارادہ فرمائے یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ فرمائے تو کیا اللہ کے مقابلہ میں کسی کو اختیار ہے کہ تمہیں نقصان سے بچالے یا فائدہ سے محروم

کر دے (کسی کو اختیار نہیں)

(۱۰) اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝ (نجم ۲۴ و ۲۵)

کیا انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جو تمنا کرے اُسے مل جائے، آخرت اور دنیا دونوں اللہ کے (قبضہ میں) ہیں، (وہ جس کو چاہے دے)۔

توحید فی الحکم

حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے، حکم صرف اللہ تعالےٰ کا چلتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

(۱) اَلَا لَهُ الْحُكْمُ (انعام ۶۲)

خبردار ہو جاؤ حکم صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔

(۲) اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا (انعام ۱۱۴)

(اے رسول) کہہ دیجئے کیا میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو حَکَم تلاش کروں ایسی حالت میں کہ اُس نے تمہاری طرف (اپنی) کتاب نازل کر دی ہے جس میں ہر حکم علیحدہ علیحدہ پایا جاتا ہے (کسی قسم کی الجھن نہیں ہے)۔

(۳) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ

حکم کا اختیار کسی کو نہیں سوائے اللہ کے،

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ (یوسف ۴۰)	اس نے حکم دیا ہے کہ کسی کی عبادت (اطاعت) نہ کی جائے سوائے اُس (اکیلے) کے، سیدھا دین یہی ہے (کہ بس اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلا جائے)۔
④ وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (یوسف ۶۷)	(حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا) اللہ کی طرف سے جو چیز تمہیں پہنچنے والی ہے میں اس میں تمہارے کوئی کام نہیں آسکتا (یعنی میرے اختیار میں کچھ نہیں) حکم کسی کا نہیں چلتا سوائے اللہ کے۔
⑤ وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ (رعد ۴۱)	اللہ حکم دیتا ہے، اس کے حکم کو رد کرنے والا کوئی نہیں۔
⑥ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ (قصص ۸۸)	حکم اللہ ہی کے لئے ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔
⑦ وَھُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ وَلَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ (قصص ۷۰)	اور وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اُسی کے لئے تعریف ہے، حکم دینا اللہ ہی کے لئے ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔
⑧ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ	اور جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو

مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ اس کا فیصلہ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔

(شوریٰ ۱۰)

(۹) وَلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖٓ اَحَدًا ○ (کہف ۲۶) اور اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ حاکمِ حقیقی صرف اللہ تعالےٰ ہے، اس کی حکومت ازلی و ابدی ہے، کائنات کا وہ اکیلا حاکم ہے، حکمِ کونی ہو یا حکمِ شرعی کوئی دوسرا اس کے حکم میں شریک نہیں۔

توحید فی الکمال الدائم
صرف اللہ تعالےٰ لازوال ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○ (انعام ۷۸)

جب (ابراہیمؑ) نے سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو (اس کی پوجا کرنے والوں سے) پوچھا یہ ہے میرا رب؟ یہ سب سے بڑا ہے؟ پھر جب وہ غروب ہوگیا تو کہا بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں (یعنی زوال پذیر، غروب ہوجانے والی چیز رب کیسے ہوسکتی ہے)

(۲) وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا (البقرۃ ۲۵۵)

زمین و آسمان کی حفاظت سے اللہ تھکتا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو نہ نیند آتی ہے، نہ اونگھ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :

(۱) لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (البقرۃ ۲۵۵)

اللہ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

(۲) وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ (انعام ۶۰)
اور وہ اللہ ہی ہے جو رات کو تمہیں سلا دیتا ہے۔

اللہ تعالےٰ سب کو سلاتا ہے لیکن اسے خود کو نیند نہیں آتی، نیند ایک عیب ہے اور اللہ تعالےٰ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

توحید فی البقاء

اللہ اکیلا ہی باقی رہنے والا، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ (آل عمران ۲)
اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، وہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔

(۲) وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (انبیاء ۳۴ و ۳۵)
اور (اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی کو بقائے دوام نہیں بخشا، پھر (اسی اصول پر) اگر آپ کو موت آگئی تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے (انہیں بھی موت آکر رہے گی کیونکہ) ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے۔

(۳) كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (قصص ۸۸)
اللہ کے چہرہ کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔

④ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ○ (زمر ٣٠)
(اے رسول) بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ بھی مرنے والے ہیں۔

⑤ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (مؤمن ٦٥)
اللہ ہی زندہ ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ (یعنی زندہ رہنے والا) نہیں ہے۔

⑥ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ○ (رحمٰن ٢٦ و ٢٧)
زمین پر جو ذی روح ہے، اس کو فنا ہونا ہے، صرف تمہارے ربّ کا چہرہ جو صاحبِ جلال و عظمت ہے باقی رہیگا۔

توحید فی الملک

کائنات کا بادشاہ صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

① وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (البقرۃ ٢٥٥)
اللہ تعالےٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو (اپنی) وسعت میں لے رکھا ہے۔

② قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ (آل عمران ٢٦)
(اے رسول، اس طرح) کہیئے اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک۔

③ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (آل عمران ١٢٩)
آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے۔

(یونس ۵۵)(نور ۶۴)(نجم ۳۱)

(۴) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آل عمران ۱۸۹) (نور ۴۲)(شوریٰ ۴۹)(فتح ۱۴) (جاثیہ ۲۷)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت صرف اللہ کے لئے ہے (وہی مالکِ دوجہان ہے)۔
(۵) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا (مائدۃ ۱۸)	آسمانوں پر، زمین پر اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے۔
(۶) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (مائدۃ ۴۰)	کیا تم کو نہیں معلوم کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے۔
(۷) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ (مائدۃ ۱۲۰)	آسمانوں پر، زمین پر اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔
(۸) قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ (انعام ۱۲)	(اے رسول ان سے) پوچھئے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس پر کس کی حکومت ہے، (پھر آپ خود ہی) بتا دیجئے کہ اللہ کی۔
(۹) وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيْلِ	اور جو مخلوق رات اور دن میں بستی ہے

وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (انعام ۱۳)	سب اللہ کی ہے اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔
(۱۰) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ (انعام ۱۶۴)	(اے رسول، ان سے) پوچھئے کیا میں اللہ کے علاوہ کوئی اور رب تلاش کروں، حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔
(۱۱) اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ (یونس ۶۶)	خبردار ہو جاؤ، آسمانوں اور زمین پر جو لوگ ہیں سب اللہ کے (مملوک) ہے۔
(۱۲) لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (یونس ۶۸) (ابراہیم ۲) (حج ۶۴) (شوریٰ ۴ و ۵۳)	اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔
(۱۳) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ (اسراء ۱۱۱) (فرقان ۲)	بادشاہت میں اللہ کا کوئی شریک نہیں۔
(۱۴) لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ○ (طٰہٰ ۶)	اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے، جو کچھ زمین میں ہے، جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے۔
(۱۵) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ	اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے وہی بلند و

الْحَقُّ (طٰہٰ ۱۱۴) (مؤمنون ۱۱۶) | بالا ہے۔

(۱۶) وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (انبیاء ۱۹)

اور جو لوگ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سب اسی کے (بندے) ہیں۔

(۱۷) قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○

(مؤمنون ۸۴ تا ۸۹)

(اے رسول، ان سے) پوچھئے کہ زمین اور زمین کے اندر جو کچھ ہے کس کا ہے؟ اگر تمہیں معلوم ہے (تو بتاؤ) یہ جواب دیں گے کہ (سب کچھ) اللہ کا ہے تو پھر آپ ان سے کہئے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے (کیوں دوسروں کو مشکل کشا اور معبود سمجھتے ہو)۔ (اے رسول، ان سے) پوچھئے بتاؤ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ یہ جواب دیں گے کہ اللہ، تو پھر آپ ان سے پوچھئے کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (اور اے رسول، ان سے) پوچھئے بتاؤ ہر چیز کی بادشاہت کس کے ہاتھ میں ہے؟ وہ کون ہے جو پناہ دے سکتا ہے اور اس کے مقابل کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ، یہ جواب دیں گے کہ

ہر چیز کی بادشاہت تو اللہ ہی کے ہاتھ
میں ہے اور وہی پناہ دے سکتا ہے
(تو پھر اُن سے) پوچھئے کہ پھر تم پر جادو
کیسے ہو جاتا ہے کہ (کہ جادو کی دیوانگی
میں اللہ تعالےٰ کی صفات دوسروں میں
تسلیم کرنے لگتے ہو، اس کے حقوق میں
دوسروں کو شریک کرتے ہو)۔

مندرجہ بالا آیات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ مشرکین عرب بھی بادشاہ اور مختارِ کل اللہ تعالےٰ ہی کو سمجھتے تھے اور اپنے شریکوں کو عاجز و مجبور سمجھتے تھے، لیکن اس اقرار کے باوجود انہیں مشکل کشا سمجھتے تھے اور ان کی نذر و نیاز کرتے تھے۔ یہی اُن کا شرک تھا۔

(۱۸) وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُوْنَ ○ (روم ۲۶)

آسمانوں اور زمین میں جو لوگ ہیں وہ سب اللہ کے ہیں اور وہ سب اللہ کے فرماں بردار ہیں۔

(۱۹) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ (فاطر ۱۳)

وہ اللہ ہی تمہارا ربّ ہے، بادشاہت اسی کی ہے اور جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں (لہٰذا وہ کیا دے سکتے ہیں؟) ان کو

پکارنا بے سود ہے)۔

(۲۰) فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (یٰسٓ ۸۳)

وہ ذات تمام عیبوں سے پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۲۱) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ○ (زمر ۶)

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے، بادشاہت اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی اِلٰہ یا بادشاہ نہیں تو پھر تم کہاں (اِدھر اُدھر) پھر رہے ہو۔

(۲۲) لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (زمر ۶۳)

آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں (لہٰذا کسی اور کے پاس سے کیا ملے گا)۔

(۲۳) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ (حشر ۲۳)

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، وہ بادشاہ ہے، مقدس و منزہ ہے۔

(۲۴) یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (جمعة ۱)

اللہ کی تسبیح پڑھتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ بادشاہ ہے، مقدس و منزہ ہے۔

(۲۵) لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

بادشاہت اللہ کے لئے ہے اور ہر قسم

اَلْحَمْدُ (تغابن ۱)	کی تعریف بھی اللہ کے لئے ہے۔
(۲۶) تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ (ملک ۱)	بابرکت ہے (وہ اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔
(۲۷) لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (بروج ۹) (اعراف ۱۵۸) (توبۃ ۱۱۶) (مائدہ ۴۰) (بقرۃ ۱۰۷) (فرقان ۲) (زمر ۴۴) (زخرف ۸۵) (حدید ۲ و ۵)	آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لئے ہے۔
(۲۸) مَلِكِ النَّاسِ (ناس ۲)	اللہ تمام لوگوں کا بادشاہ ہے (ایسا کوئی بادشاہ نہیں ہے جس کی بادشاہت روز آفرینش سے قیامت تک کے لئے تمام لوگوں پر ہو)۔

مندرجہ بالا تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام مخلوقات کا بادشاہ صرف اللہ ہے، وہی بادشاہِ دوجہاں ہے، وہی شاہِ دوسرا ہے، اس کی بادشاہت ازل سے ابد تک ہے، اس کی بادشاہت لامحدود و غیر مشروط ہے، وہ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کے سامنے سب مجبور ہیں، کسی کو کوئی اختیار نہیں، تمام اختیارات کا وہ واحد مالک ہے، اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک نہیں، سب چیزیں اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں، تمام خزانے اس کے ہاتھ میں ہیں، دوسروں کے پاس تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کوئی چیز نہیں

جس کے وہ مالک و مختار ہوں، جس کو چاہیں دے دیں یا جو مانگے اس کو عطا کر دیں، بلکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے محتاج اور محکوم ہیں، حقیقی بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ — کوئی بادشاہ نہیں سوائے اللہ کے۔

(صحیح مسلم کتاب الآداب)

دنیا کے بادشاہوں کی بادشاہت عارضی اور محدود ہوتی ہے، ان کے اختیارات محدود و مشروط ہوتے ہیں، وہ برائے نام بادشاہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان تمام بادشاہوں کا بھی بادشاہ ہے، وہی شہنشاہ ہے۔ دوسرا کوئی شہنشاہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَخْنَعُ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ — اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ نام والا وہ شخص ہے جس کو شہنشاہ کہا جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم کتاب الآداب)

الغرض اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو تمام لوگوں کا بادشاہ، دوجہان کا بادشاہ یا شہنشاہ یا سرور کائنات کہنا شرک ہے۔

توحید فی مملکۃ یوم الدّین

مالکِ یوم الدّین صرف اللہ تعالےٰ ہے

قیامت کے دن کا کوئی مالک نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے، اُس دن کسی کو کوئی اختیار نہیں ہوگا کہ کسی کے کام آسکے یا کسی کی مدد کرسکے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ (فاتحہ ۳) — اللہ ہی یوم جزا و سزا کا مالک ہے۔

(۲) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ (البقرۃ ۴۸) — اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آسکے گا، نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے گی، نہ کسی سے بدلہ یا معاوضہ لیا جائے گا اور نہ لوگ (ایک دوسرے کی) مدد کرسکیں گے۔

(۳) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ — اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آسکے گا، نہ کسی سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، نہ (کسی کی) سفارش کام آئے گی اور نہ وہ

(بقرہ ۱۲۳)

ایک دوسرے کی مدد کرسکیں گے۔

(۴) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ

(بقرہ ۲۵۴)

اے ایمان والو! جو ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی ہوگی اور نہ سفارش ہوگی۔

(۵) وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○

(انعام ۵۱)

اور (اے رسول) جو لوگ اپنے ربّ کے سامنے جمع کئے جانے سے خائف رہتے ہیں (اور جو جانتے ہیں کہ) اللہ کے علاوہ (اس دن) ان کا نہ کوئی دوست ہوسکے گا اور نہ سفارش کا مالک ان کو اس (قرآن مجید) کے ذریعہ ڈرائیے تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

(۶) وَالَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ

(یونس ۲۷)

اور جن لوگوں نے برے کام کئے ان کو ان برے کاموں کے مثل بدلہ ملے گا (یعنی برائی کے لحاظ سے سزا مقرر ہوگی، کسی پر زیادتی نہیں ہوگی) برائی کرنے والوں کے منہ پر ذلت چھا رہی ہوگی، ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

⑦ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (ہود ۱۰۵)	قیامت کا دن جب آجائے گا تو کوئی متنفس اللہ کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا۔
⑧ وَمَا لَہُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ وَّاقٍ ○ (رعد ۳۴)	اور کافروں کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔
⑨ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰہُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ ○ (ابراہیم ۳۱)	اے رسول، میرے مومن بندوں سے کہہ دیجئے کہ نماز پڑھا کریں اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس دن نہ (اعمال کی) خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی (کام آئے گی) ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خفیہ اور علانیہ طریقہ پر (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے رہیں۔
⑩ وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْہُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَہُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَہُمْ مَّوْبِقًا ○ (کہف ۵۲)	اور قیامت کے روز اللہ فرمائے گا "اُن لوگوں کو پکارو جن کو تم نے میرا شریک بنا رکھا تھا" وہ پکاریں گے لیکن وہ مزعومہ شریک کچھ جواب نہیں دیں گے اور (یہ مشرکین اُن تک پہنچ بھی نہ سکیں گے اس لئے کہ) ہم نے ان کے درمیان ایک ہلاکت خیز جگہ بنا رکھی ہوگی

(جس کو عبور کرنا ناممکن ہوگا)۔

⑪ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ (طٰهٰ ۱۱۱)	اور اُس حیّ و قیوم کے سامنے (سب کے) چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔
⑫ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ (حج ۵۶)	اُس دن بادشاہت اللہ کی ہوگی، وہ ان سب کے درمیان فیصلہ کرے گا۔
⑬ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ (فرقان ۲۶)	قیامت کے دن حقیقی بادشاہت رحمٰن (ہی) کی ہوگی۔
⑭ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا (سبا ۴۲)	قیامت کے دن تم میں سے کوئی کسی کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوگا۔
⑮ يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ (مؤمن ۱۶)	قیامت کے روز وہ سب (اللہ تعالیٰ) کے سامنے آموجود ہوں گے، (مزید برآں ان کی) کوئی بات اللہ سے پوشیدہ نہیں ہوگی، (اُس دن ندا ہوگی) آج کس کی بادشاہت ہے؟ (اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائے گا) اللہ اکیلے کی جو زبردست ہے۔
⑯ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ (مؤمن ۳۳)	اُس دن تم کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

(١٧) وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ أَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
(شوریٰ ۴۶)

(قیامت کے دن) ظالموں کے کوئی کارساز نہ ہوں گے جو ان کی مدد کر سکیں سوائے اللہ کے (جو اکیلا ہر جگہ کارساز ہے)۔

(١٨) يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○
(دخان ۴۱ و ۴۲)

قیامت کے دن کوئی دوست کسی دوست کے کوئی کام نہ آسکے گا اور نہ ان کو کسی قسم کی مدد ہی مل سکے گی، مگر ہاں جس پر اللہ رحم فرمائے (تو وہ راحت میں ہوگا) بے شک وہ غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

(١٩) لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّ لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ
(جاثیۃ ۱۰)

(قیامت کے دن) کافروں کے اعمال ان کے کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ وہ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ کارساز بنا رکھا تھا۔

(٢٠) اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ○ مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ○
(طور ۷ و ۸)

(اے رسول) بے شک آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا، اسے کوئی روک نہ سکے گا۔

(٢١) اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ○ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

قیامت قریب آپہنچی، اس دن (کی تکلیفوں) کو اللہ کے سوا کوئی دور نہ کر

كَاشِفَةٌ ○ (نجم ۵۷ و ۵۸) سکے گا۔

(۲۲) يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ○ (انفطار ۱۹)

قیامت کے دن کسی کو کسی کے (نفع پہنچانے کے) سلسلہ میں ذرا سا بھی اختیار نہ ہوگا، اس دن حکم صرف اللہ کا چلے گا۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کا واحد مالک صرف اللہ تعالے ہے، وہی اُس دن بادشاہ ہوگا، اسی کا حکم چلے گا، کوئی کسی کو نفع نہ پہنچا سکے گا، کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے گا، سب عاجز ہوں گے، سوا اللہ تعالے کے کوئی کسی کو بچا نہ سکے گا۔ کسی کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اُسے بھی قیامت کے دن کچھ اختیار ہوگا شرک ہے۔

توحید فی الحمد

تمام تعریفوں کا حقدار صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ (فاتحہ ۲)	ہر قسم کی تعریف اللہ، ربّ العالمین کے لئے ہے۔
(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ یَعْدِلُوْنَ ○ (انعام ۱)	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور روشنی بنائی، (یہ کام دوسرا کوئی نہیں کرسکتا) پھر بھی کافر دوسروں کو اپنے ربّ کے برابر قرار دیتے ہیں۔
(۳) وَھُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ (قصص ۷۰)	اور وہ اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، ہر قسم کی تعریف اُسی کے لئے ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔
(۴) قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ	(اے رسول) کہدیجئے کہ اگر سمندر میرے ربّ کی باتیں لکھنے کے لئے سیاہی

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ	بن جائے تو قبل اس کے کہ میرے رب
جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ○	کی باتیں ختم ہوں سمندر ختم ہو جائے
(کہف ۱۰۹)	گا اور اگر ہم اُسی کے مثل دوسرا سمندر
	اسکی مدد کو لے آئیں (تو وہ بھی ختم
	ہو جائے گا)۔
(۵) وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ	اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب
مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ	قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے
مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا	اور اس کے بعد سات سمندر اور سیاہی
نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ	بن جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہونگی،
حَكِيْمٌ ○ (لقمٰن ۲۷)	بیشک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔
(۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کے
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ	قبضہ میں ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں
لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ	میں اور زمین میں ہے اور (نہ صرف
الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○ (سبا ۱)	دنیا میں بلکہ) آخرت میں بھی ہر قسم کی
	تعریف کا وہی سزاوار ہے اور وہی
	حکیم و خبیر ہے۔
(۷) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ	اور ہر قسم کی تعریف اللہ رب العالمین
الْعٰلَمِيْنَ ○ (صٰفّٰت ۱۸۲)	کے لئے ہے۔
(۸) فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ	ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو

السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (جاثیۃ ۳۶) — آسمانوں کا مالک ہے، زمین کا مالک ہے (اور یہی کیا وہ تو) تمام جہانوں کا مالک ہے۔

⑨ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (تغابن ۱) — اللہ ہی کے لئے بادشاہت ہے اور اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

غرض یہ کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے، دوسرے قادر نہیں ۔ اللہ تعالےٰ خالق ہے، دوسرے خالق نہیں، مخلوق ہیں۔ اللہ تعالےٰ بادشاہ ہے، حاکم ہے، دوسرے محکوم ہیں۔ اللہ تعالےٰ باقی ہے، باقی سب فانی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے ارادہ پر قادر ہے، دوسرے اپنے ارادہ پر قادر نہیں ۔ اللہ تعالےٰ کسی شخص یا چیز کا محتاج نہیں، دوسرے محتاج ہیں، کبھی کھانے کے محتاج ہیں، کبھی پانی کے محتاج ہیں، رنج وغم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ سب میں مختلف قسم کی کمزوریاں پائی جاتی ہیں سوائے اللہ کے جس میں کوئی کمزوری نہیں، وہ تمام کمزوریوں سے پاک ومنزّہ ہے، اللہ تعالےٰ کی حمد و صفت لامحدود وغیر مشروط ہے، لہٰذا کسی دوسرے کو ہر قسم کی تعریف کا مستحق سمجھنا قطعاً صحیح نہیں، ایسا سمجھنے والا شرک کا مرتکب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَآ اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ اِنَّمَآ اَنَا عَبْدٌ — میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جس طرح عیسٰی بن مریم کی تعریف میں نصارٰی

فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نے مبالغہ کیا تھا، میں ایک بندہ ہوں بس مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

توحید فی الہدایۃ

ہادی یعنی صحیح راستہ پر لگا دینے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

وعظ و نصیحت کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت کے راستہ کی نشاندہی کی جاتی ہے لیکن ہدایت کے راستہ پر لگا دینا پھر اس راستہ پر چلا کر منزل مقصود تک پہنچا دینا صرف اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ہوتا ہے، صحیح راستہ پر چلانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

(۱) اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ (نسآء ۸۸)

کیا تم چاہتے ہو کہ اس کو ہدایت پر لے آؤ جس کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے۔

(۲) وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ (انعام ۳۵)

اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا، لہذا (اے رسول) آپ نادانوں میں سے ہرگز نہ ہو جانا (کہ سب کی ہدایت کے خواہاں بن جاؤ، ہدایت پر چلا دینا، دلوں کا پھیر دینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے،

آپ کا کام نہیں)۔

(٣) ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (انعام ٨٨)	یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت پر لے آتا ہے۔
(٤) اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ (قصص ٥٦)	(اے رسول) بے شک آپ جس کو چاہیں ہدایت پر نہیں لا سکتے، البتہ اللہ جس کو چاہے ہدایت پر لا سکتا ہے۔
(٥) وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ (رعد ٣٣) (زمر ٢٣ و ٣٦) (مؤمن ٣٣)	اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کو ہدایت پر لانے والا کوئی نہیں۔
(٦) وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ (نحل ٩٣)	اور اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔
(٧) مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ (اعراف ١٨٦)	جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔
(٨) وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○ (فرقان ٣١)	اور (اے رسول) آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔
(٩) وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ (نمل ٨١)	اور (اے رسول) آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت پر نہیں لا سکتے۔

(۱۰) وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ (روم ۵۳)

(اور (اے رسول) آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت پر نہیں لا سکتے۔

(۱۱) لَیْسَ عَلَیْکَ هُدٰهُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (البقرۃ ۲۷۲)

(اے رسول) ان کو ہدایت پر لانے کے آپ ذمہ دار نہیں، البتہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت پر لے آتا ہے۔

(۱۲) اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ (نحل ۳۷)

(اے رسول) اگر ان کفار کی ہدایت کی آپ کو حرص ہے (تو ایسی حرص سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ) اللہ جس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اسے ہدایت نہیں دیتا۔

(۱۳) مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ (اسراء ۹۷)(کہف ۱۷)

جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔

(۱۴) مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ (اعراف ۱۷۸)

جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔

ہدایت صرف اس چیز کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے

(۱) قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی (البقرۃ ۱۲۰)(انعام ۷۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ کی ہدایت ہی درحقیقت ہدایت ہے۔

(۲) قُلْ اِنَّ الْهُدٰی هُدَی

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ ہدایت تو

اللّٰہِ (آل عمران ۷۳)

درحقیقت وہ ہدایت ہے جو اللہ کی (طرف سے آئی) ہو۔

(۳) فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (البقرة ۳۸)

(اے بنی آدم) جب کبھی میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت پہنچے پھر جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۴) هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی (توبة ۳۳) (فتح ۲۸؛ صف ۹)

وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

(۵) فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ○ (طٰہٰ ۱۲۳)

(اے بنی آدم) جب کبھی میرے پاس سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت۔

الغرض ہدایت اللہ تعالٰی کی طرف سے آتی ہے، یہ انسانوں کے دماغ کی پیداوار نہیں ہوتی۔ ہدایت انسانوں کے قیاسات، اجتہادات اور رائے کا نام نہیں ہے، جو شخص لوگوں کی رائے وقیاس کو بھی ہدایت سمجھے وہ شرک کرتا ہے۔

انسانوں کا کام ہدایت پہنچانا ہے، ہدایت وضع کرنا نہیں، نہ ہدایت پر

لانا انسانوں کا کام ہے۔ ہدایت پر لانا صرف اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے، کسی دوسرے کے اختیار میں نہیں اور اللہ تعالےٰ ہدایت پر لاتے ہے جو اس کی طرف رجوع کرے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ○ (رعد ۲۷)

اور اللہ اسے ہدایت پر لاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔

توحید فی الشفاعة

قیامت کے روز شفاعت کا مالک صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

(۱) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ (البقرة ۴۸)

اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی کام نہیں آسکتا، نہ کسی شخص سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ کسی شخص سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ (کسی کی) مدد حاصل کرسکیں گے۔

(۲) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ

اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی کام نہیں

مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○
(البقرة ۱۲۳)

آسکتا، نہ کسی شخص سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، نہ کسی شخص کو کوئی شفاعت فائدہ دیگی اور نہ وہ (کسی کی) مدد حاصل کرسکیں گے۔

(۳) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ
(البقرة ۲۵۴)

اے ایمان والو ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے رہا کرو قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن نہ خرید وفروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش ہوگی۔

(۴) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
(البقرة ۲۵۵)

کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر (کسی کی) سفارش کرسکے (یعنی بغیر اللہ تعالےٰ کی اجازت کے کوئی سفارش نہیں کرسکتا)۔

(۵) مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
(یونس ۳)

اللہ سے کوئی سفارش نہیں کرسکتا مگر اللہ کی اجازت کے بعد، یہی اللہ تمہارا رب ہے (کیا ایسی شان کسی اور کی ہے؟ ہرگز نہیں)

(۶) لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ○ (مریم ۸۷)

لوگ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے البتہ (وہ شخص) جس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہو (کیونکہ کسی نے بھی اللہ تعالےٰ سے کوئی عہد نہیں لیا ہے لہذا کوئی بھی

بغیر اجازت شفاعت نہیں کر سکتا)۔

⑦ یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ○ (طٰهٰ ۱۰۹)

قیامت کے دن کسی کی سفارش نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس شخص کی سفارش کے جس کو اللہ اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔

⑧ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی (انبیاء ۲۸)

(اللہ تعالیٰ کے عزت والے بندے بھی) کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی سفارش جس سے اللہ خوش ہو۔

⑨ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ (سجدة ۴)

اے لوگو، تمہارے لئے اللہ کے علاوہ نہ کوئی کارساز ہے اور نہ سفارش کا مالک۔

⑩ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاءَ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ ○ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا (زمر ۴۳ و ۴۴)

کیا ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو شفاعت کا مالک بنا رکھا ہے، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ خواہ وہ کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ سمجھتے ہی ہوں (کیا ایسی حالت میں وہ شفاعت کے مالک ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں، اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ سفارش تو سب اللہ کے اختیار میں ہے۔

⑪ وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ

اور جن کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ (زخرف ۸۶)	ہیں وہ سفارش کا (کچھ بھی) اختیار نہیں رکھتے مگر ہاں جو علم و یقین کے ساتھ حق کی گواہی دیں (وہ سفارش کر سکتے ہیں)۔
(۱۲) وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ (انعام ۵۱)	اور (اے رسول) ان لوگوں کو جو اپنے رب کے سامنے جمع کئے جانے سے ڈرتے رہتے ہیں (اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ) اللہ کے علاوہ نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ سفارش کا اختیار رکھنے والا اس (قرآن مجید) کے ذریعہ ڈرائیے تاکہ وہ متقی بن جائیں۔
(۱۳) لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ (انعام ۷۰)	کسی جان کے لئے (قیامت کے دن) نہ کوئی کارساز و مددگار ہوگا اور نہ سفارش کا اختیار رکھنے والا۔
(۱۴) وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سبا ۲۳)	اللہ کے ہاں کوئی سفارش نفع نہیں دے گی مگر اس کے لئے جس کے بارے میں اللہ اجازت عطا فرمائے (یعنی جس کے لئے اللہ اجازت دے گا اسی کے لئے کسی کا سفارش کرنا مفید ہوگا)۔

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (میدان محشر میں جب سب

لوگ پریشان ہوں گے)

فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ ..... وَقَعْتُ لَہٗ سَاجِدًا .... فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ ..... وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ..... فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا (صحیح بخاری کتاب التوحید وصحیح مسلم)

تو میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اس کے دربار میں آنے کی اجازت دی جائے گی ..... میں سجدہ میں گر پڑوں گا ..... پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ .... سفارش کرو، تمہاری سفارش سنی جائیگی .... پھر اللہ میرے لئے حد مقرر کردے گا، (اس حد کے اندر میں سفارش کروں گا، اس کے باہر نہیں)۔

مندرجہ بالا آیات وحدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ شفاعت کا مالک ومختار صرف اللہ تعالےٰ ہے، شفاعت کسی دوسرے کے اختیار میں نہیں ہے کہ جب چاہے شفاعت کرے، شفاعت اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں کرسکتا، اللہ تعالےٰ شفاعت کی اجازت صرف اس شخص کے لئے دے گا جس کے لئے وہ چاہے گا، جب کسی کو شفاعت کی اجازت ملے گی تو وہ اجازت محدود ومشروط ہوگی، شفاعت کرنے والے کسی ایسے آدمی کے لئے سفارش نہیں کرسکیں گے جن کے لئے اجازت نہ ملی ہو، وہ صرف ایسے آدمی کے لئے سفارش کرسکیں گے جس آدمی سے اللہ تعالےٰ راضی ہوگا، گویا شفاعت اور اس کے بعد بخشش کا دارومدار اللہ تعالےٰ کی رضا ومشیت پر ہے، وہ جس کو بخشنا چاہے گا اسی کے

لئے اجازت دے گا اور جس کو بخشنا نہیں چاہے گا اُس کے لئے شفاعت کی اجازت نہیں دے گا۔ شفاعت کے معاملہ میں خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اپنے نیک اعمال سے اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، یہی نجات کی صورت ہے۔

توحید فی الولایۃ

کارسَاز یعنی کام بنانے والا اور بگڑی بنانے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ (البقرۃ ۱۰۷) (شوریٰ ۳۱)	اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی کارساز اور مددگار نہیں۔
(۲) مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ (البقرۃ ۱۲۰)	تم کو اللہ سے بچانے والا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار۔
(۳) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (انعام ۱۴)	(اے رسول) آپ کہہ دیجیئے کہ کیا میں اللہ، زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کے علاوہ کسی اور کو کارساز بناؤں۔

(۴) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (انفال ۶۴)

اے نبی، اللہ آپ کے لئے اور ان مؤمنین کے لئے جو آپ کی پیروی کرتے ہیں کافی ہے۔

(۵) وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَّالٍ ۝ (رعد ۱۱)

اللہ کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی کارساز ومددگار نہیں۔

(۶) أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا (رعد ۱۶)

کیا تم نے اللہ کے علاوہ ایسوں کو کارساز بنا رکھا ہے جو اپنے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

(۷) وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ۝ (اسراء ۶۵)

کارسازی کے لئے تمہارا رب کافی ہے۔

(۸) مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَّلِيٍّ (کہف ۲۶)

اللہ کے علاوہ ان کا کوئی کارساز نہیں۔

(۹) هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ (کہف ۴۴)

پس کارسازی اللہ (معبود) برحق کیلئے ہی ہے۔

(۱۰) أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ، إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝ (کہف ۱۰۲)

کیا کافروں نے میرے بندوں کو میرے علاوہ کارساز بنا کر (یہ) سمجھ لیا ہے (کہ ہم انہیں سزا نہیں دیں گے) ہم نے ان کافروں کی مہمانی کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

(۱۱) مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا وَاِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ○
(عنکبوت ۴۱)

جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہوتا ہے، کاش ان کو علم ہوتا (کہ اللہ کے علاوہ دوسرے کارساز بنانا ایسا ہے جیسا جالا بنانا جو کسی قسم کی حفاظت نہیں کرسکتا)۔

(۱۲) وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ○
(احزاب ۳ و ۴۸)

اور اللہ کارساز کافی ہے۔

(۱۳) اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ وَھُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰی
(شوریٰ ۹)

کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ کارساز بنا رکھے ہیں، کارساز تو اللہ ہی ہے، وہی مُردوں کو زندہ کرے گا۔

(۱۴) وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ○
(شوریٰ ۲۸)

اور اللہ ہی کارساز اور تعریف والا ہے۔

(۱۵) وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَالَہٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْ بَعْدِہٖ
(شوریٰ ۴۴)

اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے بعد اسکی بگڑی بنانے والا کوئی نہیں۔

(۱۶) لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ○ (مزمل ۹)
اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں لہٰذا صرف اسی کو کارساز بناؤ۔

الغرض اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے، وہی بگڑی بنانے والا ہے، کسی دوسرے کو بگڑی بنانے والا یا کارساز سمجھنا شرک ہے۔

مولیٰ صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ (آل عمران ۱۵۰)
(اے ایمان والو کوئی تمہارا مولیٰ نہیں ہے) بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ (مددگار) ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔

(۲) ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ (انعام ۶۲)
پھر (قیامت کے دن تمام لوگ) اللہ مولائے برحق کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(۳) فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○ (انفال ۴۰)
تو (اے ایمان والو) جان لو کہ بے شک تمہارا مولیٰ (مددگار) اللہ ہی ہے (اور) وہ کتنا اچھا مولیٰ ہے اور کتنا اچھا مددگار۔

(۴) قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○
(اے رسول) آپ کہہ دیجئے ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے، وہی ہمارا مولیٰ ہے

(توبۃ ۵۱) اور مؤمنین کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

(۵) هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُوْنَ ○ (یونس ۳۰)

وہاں (یعنی میدانِ محشر میں) ہر شخص (اپنے اعمال کی) جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے جانچ پڑتال کرلے گا اور وہ (سب) اپنے سچے مولیٰ کی طرف لوٹائے جائیں گے اور وہ جو کچھ بہتان باندھا کرتے تھے سب ان سے غائب ہو جائے گا (وہ جن جن کو مددگار سمجھتے تھے سب غائب ہوجائیں گے یعنی ان کے کچھ کام نہ آئیں گے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سچا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے باقی سب فرضی ہیں۔

(۶) وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○ (حج ۷۸)

اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہو، وہی تمہارا مولیٰ (ومددگار) ہے تو وہ کتنا اچھا مولیٰ ہے اور کتنا اچھا مددگار (اس کو چھوڑ کر کسی اور کو مولیٰ کیوں بناتے ہو)۔

(۷) وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ (تحریم ۲)

اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ (وکارساز) ہے اور وہی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(۸) اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

(اے ایمان والو، اس طرح دعا کیا کرو) اے اللہ تو ہی ہمارا مولیٰ ہے لہذا

(البقرۃ ۲۸۶) کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

⑨ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ○ (محمد ۱۱)

(مومنین کی فتح اور کافروں کی تباہی) یہ صرف اس لئے ہے کہ بے شک ایمان والوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔

⑩ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے موقع پر کفار سے فرمایا تھا۔

اَللّٰهُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ (صحیح بخاری کتاب المغازی وکتاب الجہاد)

اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا مولیٰ کوئی نہیں۔

⑪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَايَ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

کوئی غلام اپنے آقا کو "میرا مولیٰ" نہ کہے کیونکہ بے شک تم سب کا مولیٰ اللہ عز وجل ہے۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کوئی مولیٰ نہیں، نہ کسی کو مولیٰ سمجھنا چاہیئے اور نہ کسی کو مولیٰ کہہ کر پکارنا چاہیئے۔ "مولانا" یا "مولائی" کے الفاظ صرف اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال کرنے چاہئیں، کسی دوسرے کے لئے نہیں۔

باقی رہا یہ کہ قرآن و حدیث میں بعض جگہ غیر اللہ کے لیے لفظ مولیٰ کا استعمال ہوا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں جو حکم ملا ہے ہمیں اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔

توحید فی القدرۃ

اللہ تعالےٰ ہی قادر ہے

اللہ تعالےٰ ہر چیز اور کام پر قادر ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (البقرۃ ۱۰۶) — کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (انفال ۴۱) (حشر ۶) — اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (نحل ۷۷) — بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴) وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ○ (کہف ۴۵) — اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۵) ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (شوریٰ ۹) — وہ (اللہ) ہر چیز پر قادر ہے۔

(۶) اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ — بے شک وہ (اللہ) ہر چیز پر قادر ہے۔

قَدِيْرٌ ○ (احقاف ۳۳)

⑦ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ — اور اللہ قادر ہے۔

(ممتحنہ ۷)

⑧ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ○ — اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

(بروج ۱۶)

⑨ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ (انعام ۴۶)

اے رسول، آپ ان سے پوچھئے کہ بتاؤ اگر اللہ تمہاری سماعت اور تمہاری بینائی چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے (پھر تم سمجھ نہ سکو) تو بتاؤ کہ اللہ کے علاوہ کون اِلٰہ ہے جو یہ نعمتیں تمہیں پھر عطا فرما دے (یعنی اللہ کے علاوہ کسی میں یہ قدرت نہیں)۔

⑩ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ (انعام ۵۸)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ (اے کافرو) جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو اگر میرے پاس ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا (یعنی جس چیز کا تم مطالبہ کر رہے ہو اس کے لانے پر میں قادر نہیں ہوں)۔

⑪ وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ — اور (اے رسول) اگر ان کافروں کی

اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ (انعام ۳۵)	روگردانی آپ پر شاق گذرتی ہے تو اگر آپ میں قدرت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کر لیجئے یا آسمان پر (چڑھنے کے لئے) کوئی سیڑھی تلاش کر لیجئے اور پھر ان کے لئے معجزہ لے آیئے (یعنی اے رسول، آپ اس کام کے کرنے پر قادر نہیں)۔
(۱۲) وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ (نحل ۷۳)	اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین میں سے روزی دینے کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ انہیں کسی بات کی قدرت ہے۔
(۱۳) اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ (نحل ۷۹)	کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ فضائے آسمانی میں مسخر کر دیئے گئے ہیں، ان کو کوئی نہیں تھامتا سوائے اللہ کے (کسی میں قدرت نہیں کہ انہیں تھام سکے)
(۱۴) قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى	(اے رسول) ان سے پوچھئے کہ بتاؤ اگر اللہ قیامت تک کے لئے تم پر ہمیشہ

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ (قصص ۷۱ و ۷۲)	رات کر دے تو اللہ کے علاوہ کون الٰہ ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، تو کیا تم سنتے نہیں (کہ تم سے کیا کہا جا رہا ہے) اور (اے رسول) ان سے پوچھئے کہ بتاؤ اگر اللہ تم پر قیامت تک کے لئے ہمیشہ دن کر دے تو اللہ کے علاوہ کون الٰہ ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے جس میں تم سکون حاصل کر سکو، تو کیا تم دیکھتے نہیں (کہ جب کسی میں یہ قدرت نہیں کہ ایسا کر سکے، تو پھر تم کیوں ان کی نذر و نیاز کرتے ہو، ان سے مدد مانگتے ہو)۔
(۱۵) اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (قصص ۵۶)	(اے رسول) جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، البتہ اللہ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اکیلا قادر مطلق ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اللہ کے علاوہ دوسرے قادر نہیں کہ جو چاہیں کرلیں، دوسروں کو ہر کام پر قادر سمجھنا شرک ہے، اللہ تعالےٰ کی قدرت لامحدود و غیر مشروط ہے، دوسروں میں یہ قدرت نہیں پائی جاتی، سب بے بس ہیں، عاجز ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کام سے عاجز نہیں ہوتا۔

توحید فی النفع والضر

نفع، نقصان پہنچانے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

① قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (آل عمران ۲۶)

(اے رسول) کہیئے کہ اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے اور تو جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

② وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (نسآء ۷۸)

اور اگر ان لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے، تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی طرف سے ہے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ (میری طرف سے کچھ نہیں)

سب اللہ کی طرف سے ہے۔

(۳) قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (مائدہ ۷۶)

(اے رسول) کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور اللہ ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

(۴) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (انعام ۱۷)

اور (اے رسول) اگر اللہ آپ کو کسی نقصان میں مبتلا کردے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ کے اور اگر اللہ آپ کو بھلائی پہنچانا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے (یعنی بھلائی وہی پہنچا سکتا ہے جو ہر چیز پر قادر ہو اور کیونکہ قادر سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں لہذا کوئی بھلائی نہیں پہنچا سکتا سوائے اللہ کے)۔

(۵) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (اعراف ۱۸۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں مگر جو اللہ چاہے۔

(۶) وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ

اور یہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں

وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (یونس ۱۸)

اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہیں، (ان کی عبادت ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں وسیلہ بن جائیں، ان کے وسیلے سے اللہ ہمیں نقصان سے بچالے، فائدے سے نوازے، اے رسول) ان سے کہہ دیجئے کہ یہ بات جو تم کہتے ہو (کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی اور وسیلہ ہیں) تو کیا تم ایسی بات سے اللہ کو مطلع کرتے ہو جس کو نہ وہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں (یعنی یہ ایسی بات ہے جس کا کوئی وجود نہیں، سفارشی مان کر ان کی عبادت کرنا بھی شرک ہے اور) اللہ (تعالیٰ) ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

⑦ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (یونس ۴۹)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے اپنے نقصان کا اختیار ہے نہ نفع کا، مگر جو اللہ چاہے۔

⑧ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ (یونس ۱۰۶)	اور اللہ کے علاوہ کسی کو (مدد کے لئے) نہ پکارو کہ جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکے اور نہ نقصان۔

یعنی اللہ تعالےٰ کے علاوہ نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان، لہٰذا اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی کو مدد کے لئے پکارنا بے سود اور مزید برآں شرک ہے۔

⑨ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، قُلِ اللّٰهُ، قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ، اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (رعد ۱۶)	(اے رسول ان سے) پوچھئے آسمانوں اور زمین کا مالک کون ہے؟ (پھر انہیں خود ہی) بتا دیجئے کہ اللہ۔ (پھر ان سے پوچھئے کہ جب ہر چیز کا مالک اللہ ہے تو) پھر تم نے اس کے علاوہ دوسروں کو کارساز کیوں بنا رکھا ہے (جب وہ کسی چیز کے مالک نہیں تو تمہیں کیا دے سکتے ہیں بلکہ) وہ تو اپنے نفع، نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تاریکیاں اور روشنی برابر ہیں؟ کیا انہوں نے اللہ کے (ایسے) شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے اللہ کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق بنائی

ہے (جس کے وہ مالک ہوں) اور اس
طرح ان مشرکین پر اس مخلوق نے
(اللہ سے) کوئی مشابہت پیدا
کردی ہے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے
کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ
ایک ہے اور غالب ہے۔

جس طرح بینا اور نابینا، اجالا اور اندھیرا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اللہ تعالےٰ اور معبودانِ باطل برابر نہیں ہو سکتے، جس طرح بینا رہنمائی کر سکتا ہے اور اجالا رہنمائی کا سبب بن سکتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ رہنمائی اور مشکل کشائی کر سکتا ہے اور فائدہ پہنچا سکتا ہے اور جس طرح نابینا رہنمائی نہیں کر سکتا اور نہ اندھیرا رہنمائی کا سبب بن سکتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ کے علاوہ جتنی ہستیاں ہیں وہ نہ مشکل کشائی کر سکتی ہیں اور نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہیں، یہ ہستیاں کسی چیز کی بھی خالق نہیں ہیں لہذا کسی چیز کی بھی مالک نہیں اور جب یہ مالک نہیں ہیں تو کہاں سے دیں گی اور کیا دیں گی؟ اگر انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہوتی تو یہ اس کی مالک ہوتیں اور اُسے دے سکتی تھیں، غرضکہ صرف خالق ہی نفع و نقصان کا مالک ہو سکتا ہے۔

(۱۰) یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّہٗ وَمَا لَا یَنْفَعُہٗ ذٰلِکَ ھُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ○ (حج ۱۲)	یہ (مشرک) اللہ کے علاوہ ایسی ہستی کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکے اور نہ فائدہ، یہ بڑی گمراہی ہے۔

(۱۱) وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ○
(فرقان ۳)

اور لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسرے معبود بنا رکھے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور یہ لوگ تو اپنے نفع، نقصان کے بھی مالک نہیں (دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے) اور نہ یہ لوگ اپنی موت کا اختیار رکھتے ہیں، نہ اپنی زندگی کا اور نہ مر کر اٹھ کھڑے ہونے کا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ فائدہ یا نقصان پہنچانے کا مالک و مختار وہی ہے جو خالق ہو۔ مخلوق کسی کے نفع یا نقصان کا مالک و مختار نہیں ہو سکتا اور کیونکہ صرف اللہ تعالےٰ ہی خالق واحد ہے لہذا وہی نفع و نقصان کا مالک ہے، کسی دوسرے کو نفع و نقصان کا مالک سمجھنا شرک ہے۔

(۱۲) وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ
(فرقان ۵۵)

یہ مشرکین اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو فائدہ پہنچا سکیں اور نہ نقصان۔

یعنی عبادت صرف اس کی کرنی چاہیئے جو نفع و نقصان کا مالک ہو اور نفع و نقصان کا مالک صرف خالق ہو سکتا ہے اور خالق صرف اللہ تعالےٰ ہے لہذا عبادت کا مستحق بھی صرف اللہ تعالےٰ ہے۔

(۱۳) قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اللہ

وَلَآ اُشْرِكُ بِہٖٓ اَحَدًا ○ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ○

(جن ۲۰ و ۲۱)

کو پکارتا ہوں اور (کسی دوسرے کو پکار کر) اس کے ساتھ شرک نہیں کرتا، آپ کہدیجئے کہ میں (رسول ہونے کے باوجود) تمہارے نفع، نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

(۱۴) وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی

(زمر ۳)

اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ کارساز بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ کسی کو تقرب الی اللہ کا وسیلہ بنا کر یا وسیلہ سمجھ کر اسکی عبادت کرنا شرک ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت ان کو اللہ سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ سفارشی یا وسیلہ سمجھ کر عبادت کرتے ہیں، جس طرح بادشاہ تک پہنچنے کے لئے متعدد وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، سیڑھی در سیڑھی چڑھ کر ہی بادشاہ تک پہنچا جا سکتا ہے اسی طرح یہ بزرگ ہمارے لئے وسیلہ اور سیڑھی ہیں، اس آیت میں ایسے لوگوں کی کھلی تردید ہے۔

مندرجہ بالا تمام آیاتِ بیّنات کا خلاصہ یہ ہوا کہ نفع ونقصان کا مالک صرف خالق ہے اور خالق صرف اللہ تعالےٰ ہے لہذا وہی نفع ونقصان کا مالک ہے دوسرا کوئی مالک نہیں۔ کسی دوسرے کو نفع ونقصان کا مالک سمجھنا یا نفع ونقصان کا مالک نہ سمجھتے ہوئے اسکی عبادت کرنا، اس کو پکارنا اور اس کام کو

اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ بنانا بھی شرک ہے، اسی طرح غیر اللہ کی نذر و نیاز وغیرہ اس نیت سے بھی کرنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں، ان کے وسیلہ سے ہماری مراد پوری ہو جائے گی شرک ہے۔

ایک زندہ انسان دوسرے زندہ انسان کو بس اتنا ہی نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے، اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کو نفع یا نقصان پہنچانے سے باز رکھے تو وہ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا، اس کی کوششیں بیکار ہو جاتی ہیں، انسان نفع یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور بس، وہ کسی کے نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوتا کہ جو چاہے کر گزرے۔

توحید فی الدعاء

دُعاء و پکار کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے وہی دعاء و پکار کو سنتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

① وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ، اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرة ۱۸۶)

اور (اے رسول) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ کہہ دیجئے کہ) میں بے شک قریب ہوں، جب کبھی کوئی دعاء کرنے والا مجھ سے دعاء کرتا ہے تو میں اس کی دعاء کو قبول کرتا ہوں۔

یعنی اللہ تعالےٰ کو سنانے کے لئے کسی وسیلے یا سیڑھی در سیڑھی کی ضرورت نہیں۔

② قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ بَلْ اِیَّاهُ

(اے رسول) ان سے پوچھئے بتاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا (قیامت کی) گھڑی آجائے تو کیا ایسی حالت میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارو گے؟

تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ○ (انعام ۴۰ و ۴۱)

اگر سچے ہو تو بتاؤ۔ (نہیں) بلکہ (ہر مصیبت کے وقت) تم اللہ ہی کو پکارتے ہو، پھر اللہ اگر چاہتا ہے تو اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے جس مصیبت کو دور کرنے کے لئے تم اسے پکارتے ہو اور (ایسے وقت میں) تم ان کو بھول جاتے ہو جن کو (اللہ کا) شریک بناتے ہو۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ کفارِ مکہ مصیبت کے وقت اللہ تعالےٰ ہی کو پکارتے تھے لیکن بزرگوں کو وسیلہ سمجھ کر ان کی بھی عبادت کر لیا کرتے تھے، ان کو بھی کبھی کبھی منت مراد کے لئے پکار لیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو بھی شرک قرار دیا۔

(۳) وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (اعراف ۲۹)

اور (اے لوگو) دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ ہی کو پکارو۔

(۴) اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كَافِرِيْنَ ○ (اعراف ۳۷)

جب مشرکین کی روح قبض کرنے کے لئے ہمارے فرشتے ان کے پاس آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے تھے، مشرکین کہتے ہیں وہ سب ہمیں

چھوڑ کر غائب ہو گئے، پھر وہ مشرکین
اپنے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ بیشک
وہ کافر تھے۔

⑤ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
(اعراف ۱۹۴)

(اے مشرکو) جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تمہارے ہی مانند (اللہ کے) بندے ہیں، تم انہیں پکارو، پھر اگر تم سچے ہو تو انہیں چاہیئے کہ تمہیں جواب دیں (لیکن تمہیں کوئی جواب نہیں ملے گا لہذا ان کو پکارنا بے سود ہے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندے کو پکارنا لایعنی ہے، پکارنا اسے چاہیئے جو جواب دے سکے، جو بندہ نہ ہو بلکہ تمام بندوں کا معبود ہو۔

⑥ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○
(اعراف ۱۹۷)

اور (اے مشرکو) جن کو تم اللہ کے علاوہ (اپنی مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تمہاری مدد پر قدرت نہیں رکھتے اور نہ وہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

⑦ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ

وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں خشکی و تری میں سیر کراتا ہے، یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور کشتیاں پاکیزہ ہوا کے ساتھ سواروں کو لے کر

عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ فَلَمَّآ اَنْجٰهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ (یونس ۲۲ و ۲۳)	چلنے لگتی ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں کہ ناگہاں طوفانی ہوا چلنے لگتی ہے اور لہر ہر طرف سے ان پر موج مارتی ہوئی آتی ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ لہروں میں گھر گئے تو اس وقت دین کو خالص اللہ کے لئے تسلیم کرتے ہوئے اللہ کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اے اللہ) اگر تو نے ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دی تو ہم ضرور (تیرے) شکر گزار بن جائیں گے لیکن جب اللہ انہیں نجات دے دیتا ہے تو وہ پھر زمین میں ناحق شرارت کرتے پھرتے ہیں۔
⑧ فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ○ (عنکبوت ۶۵)	جب یہ مشرکین کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اس وقت دین کو خالص اللہ کے لئے تسلیم کرتے ہوئے اللہ کو پکارتے ہیں، پھر جب ہم انہیں نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تو پھر شرک کرنے

(۹) وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ○ (لقمٰن ۳۲)	اور جب ان مشرکین پر سائبانوں کی طرح موجیں چھا جاتی ہیں تو دین کو خالص اللہ کیلئے تسلیم کرتے ہوئے اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب ہم ان کو خشکی کی طرف نجات دے دیدیتے ہیں تو بعض تو ان میں سے انصاف پر قائم رہتے ہیں (اور بعض پھر شرک کرنے لگتے ہیں) اور ہماری آیتوں کا انکار تو وہی لوگ کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہوتے ہیں۔

اوپر کی تینوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ مشرکینِ عرب سمندر یا دریا میں خالص اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے لیکن افسوس ہے کہ آج کل کے مشرکین سمندر یا دریا میں بھی دوسروں کو پکارتے ہیں۔

(۱۰) وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ (یونس ۱۰۶)	اور اللہ کے علاوہ ایسی ہستی کو نہ پکارو جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکے اور نہ نقصان۔
(۱۱) لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ	سچا پکارنا تو اللہ ہی کے لئے ہے اور جو لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ اُن کی پکار کو ذرا سا بھی قبول نہیں کرسکتے (ان کی مثال ایسی ہے)

وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ (رعد ۱۴)	جیسے کوئی شخص پانی کی طرف دونوں ہاتھ پھیلا دے تاکہ پانی (دور ہی سے) اسکے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی منہ تک کبھی نہیں پہنچ سکتا (جس طرح پانی کی طرف ہاتھ پھیلانا بیکار ہے اسی طرح) ان کافروں کی پکار بیکار ہے۔

جس طرح پانی کا دور سے منہ تک پہنچنا ناممکن ہے اسی طرح اللہ کے علاوہ دوسروں تک ہماری پکار کا پہنچنا ناممکن ہے۔

(۱۲) اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ (نحل ۱۷)	کیا جو پیدا کر سکتا ہے اُس جیسا ہو سکتا ہے جو (کچھ بھی) پیدا نہ کر سکے تو پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے (کیوں مخلوق کو پکارتے ہو)۔
(۱۳) وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ (نحل ۲۰ و ۲۱)	اور جن لوگوں کو یہ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں، وہ مر چکے ہیں، زندہ نہیں ہیں، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے (یعنی اللہ کے علاوہ جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ مخلوق ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتے بلکہ وہ ان کی پکار سے بھی

غافل ہیں)۔

⑭ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ (حج ٦٢)	یہ اس لئے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ بے شک جس کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے یعنی اس کو پکارنا مبنی برحق نہیں ہے.
⑮ يٰاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ، ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ○ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○ (حج ۷۳ و ۷۴)	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اُسے غور سے سنو، بے شک جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ اس کام کے لئے سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ اُس چیز کو مکھی سے چھڑا نہیں سکتے، مانگنے والا بھی کمزور ہے اور جس سے مانگا جا رہا ہے وہ بھی کمزور ہے (اللہ کے علاوہ نہ کوئی مکھی بنا سکتا ہے نہ مکھی سے کچھ چھین سکتا ہے تو ایسے مجبور و معذور ہستیوں کو پکارنے سے کیا فائدہ ؟) ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا

حق ہے بے شک اللہ قوی اور غالب ہے (بس قوی اور غالب کو پکارو)۔

(۱۶) وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (مومنون ۱۱۷)

اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور اِلٰہ کو پکارے گا جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے ربّ کے ہاں ہوگا، بے شک کافر فلاح نہیں پا سکتے۔

(۱۷) وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (فرقان ۶۸)

اور (رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے (خود ساختہ) اِلٰہ کو نہیں پکارتے۔

(۱۸) فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ (شعرآء ۲۱۳)

لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی دوسرے اِلٰہ کو نہ پکارو، ورنہ تم عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

(۱۹) وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (قصص ۸۸)

اللہ کے ساتھ کسی دوسرے اِلٰہ کو مت پکارو، اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا اِلٰہ نہیں ہے۔ اللہ کے چہرہ کے علاوہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

یعنی پکارنا اس کو چاہیئے جو اِلٰہ ہو، جس کو بقا ہو، فنا نہ ہو اور ایسی کوئی ہستی نہیں سوائے اللہ کے، لہٰذا اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو مدد یا حاجت

روائی یا مشکل کشائی کے لئے پکارنا اس کو اِلٰہ بنانا ہے اور یہ شرک ہے۔

(۲۰) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○ (سبا ۲۲)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے علاوہ اِلٰہ سمجھتے ہو انہیں پکارو (پھر دیکھو وہ تمہاری مدد کو آتے ہیں یا نہیں اور وہ مدد کر کیسے سکتے ہیں جبکہ) وہ آسمانوں اور زمین میں ذرّہ کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ آسمانو اور زمین میں ان کی (اللہ کے ساتھ) شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے (جب تک کسی میں یہ اوصاف نہ پائے جائیں نہ وہ پکارے جانے کے قابل ہے اور نہ مدد کرنے کے)۔

(۲۱) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ، وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ (فاطر ۱۳ و ۱۴)

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے، بادشاہت اُسی کی ہے اور جن لوگوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو (وہ تم کو کیا دے سکتے ہیں) وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار کو سن نہیں سکتے اور اگر سن لیں تو

تمہاری مراد کو پورا نہیں کر سکتے (یعنی اللہ کی بادشاہت ہے، وہی ہر چیز کا مالک ہے لہذا وہی دے سکتا ہے۔ دوسروں کی نہ بادشاہت ہے، نہ وہ کسی چیز کے مالک ہیں، نہ وہ سنتے ہیں لہذا ان سے مانگنا لاحاصل ہے)۔

(۲۲) قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ (فاطر ۴۰)

(اے رسول) ان سے کہیئے کیا تم نے اپنے شریکوں کے متعلق جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو کبھی سوچا بھی (کہ وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو دیں گے کیسے؟) اچھا مجھے بتاؤ کہ (تمہارے ان معبودوں نے) زمین کی کونسی چیز پیدا کی یا آسمانوں کے بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہے (یعنی جب یہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے تو ان کو پکارنا، ان کی دہائی دینا سب لغو ہے)۔

(۲۳) قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ○ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗ

(قیامت کے روز کافر) کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہم کو دو دفعہ مارا اور دو دفعہ زندہ کیا، ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو کیا اب نجات کی کوئی سبیل ہے؟

اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَ اِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ○
(مؤمن ۱۱ و ۱۲)

(اللہ تعالےٰ فرمائے گا) یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ جب اللہ اکیلے کو پکارا جاتا تھا تو تم اس کا انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کوئی شریک بنایا جاتا تو تم اُسے تسلیم کرتے تھے، تو (اب) اللہ بلند و بزرگ ہی کا حکم چلے گا (تمہارے شریک تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے)۔

مشرکین کی اب بھی یہی حالت ہے کہ جب ان سے اللہ اکیلے کو پکارنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ بڑے بے ادب ہیں، بزرگوں کو نہیں مانتے اور جب اللہ تعالےٰ کے ساتھ بزرگوں کو پکارا جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ صحیح الایمان اور راسخ العقیدہ ہیں۔ ایسے لوگوں کو میدانِ محشر ہی میں معلوم ہو گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔

(۲۴) فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ○
(مؤمن ۱۴)

تو (اے مسلمین) دین کو خالص اللہ کے لئے تسلیم کرتے ہوئے اللہ ہی کو پکارو خواہ کافروں کو یہ بات بری ہی کیوں نہ لگے۔

خالص اللہ کو پکارنا آج کل بھی مشرکین کو برا لگتا ہے، اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے، آمین۔

(۲۵) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
(مؤمن ۶۰

اور تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھ کو پکارو، میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا۔

(۲۶) وَهُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
(مؤمن ۶۵)

اور اللہ ہی ایسی ہستی ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (اُسے موت نہیں لہذا) اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، دین کو خالص اس کیلئے تسلیم کرتے ہوئے صرف اُسی کو پکارو۔

(۲۷) قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ، اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
(احقاف ۴)

(اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کہ بتاؤ جن جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو انہوں نے زمین کی کون سی چیز بنائی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہے؟ دلیل کے طور پر قرآن سے پہلے کی کوئی کتاب یا (انبیاء علیہم السلام کے) علم میں سے کوئی حدیث پیش کرو، اگر تم سچے ہو (تو ایسی سند ضرور لاؤ)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس ہستی کو مدد کے لئے پکارا جائے اس کا خالق ہونا ضروری ہے، ورنہ پکارنا بے سود اور شرک ہے۔

(۲۸) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے علاوہ ایسی ہستی کو پکارے جو قیامت تک اُس کی پکار کو قبول نہ کر سکے بلکہ ایسی تمام ہستیاں انکی پکار

(احقاف ۵) — سے غافل ہیں (انہیں کچھ خبر نہیں کہ انہیں کون پکار رہا ہے)۔

(۲۹) وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ○ (جن ۱۸)

اور یہ کہ بے شک (تمام) مسجدیں اللہ (کی عبادت) کے لئے (مخصوص) ہیں لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

(۳۰) قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ○ (جن ۲۰)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور (کسی اور کو پکار کر) اس کے ساتھ شرک نہیں کرتا۔

(۳۱) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ○ (اسراء ۵۷)

یہ لوگ جن کو مشرکین پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کا تقرب حاصل کرنے کے لئے ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں سے اور زیادہ مقرب بن سکتا ہے، وہ اللہ کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں اور آپ کے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے (یعنی ان میں شانِ بندگی ہے، شانِ الوہیت نہیں کہ لوگوں کی پکار کو سن کر ان کی مراد کو پورا کر سکیں)

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ اکیلے ہی کو پکارنا چاہیئے، دوسرے

ہماری پکار سے غافل ہوتے ہیں، اگر سن بھی لیں تو کر کچھ نہیں سکتے، سب اللہ کے بندے ہیں، وہ خود اللہ تعالیٰ کے فضل کے متلاشی رہتے ہیں، وہ خود فضل کے مالک نہیں کہ جس کو چاہیں فضل سے نوازیں، پکار کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، کسی دوسرے کو پکارنا شرک ہے۔

توحید فی القوّۃ

اللہ تعالیٰ ہی قوی ہے، وہی تمام قوّتوں کا مالک ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

(۱) اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا — بے شک تمام قوّتوں کا مالک اللہ ہے۔

(بقرۃ ۱۶۵)

(۲) لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ — کسی میں کوئی قوّت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔

(کہف ۳۹)

(۳) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ○ (ذاریات ۵۸) — بے شک اللہ ہی رزق دینے والا قوت والا اور متانت والا ہے۔

(۴) اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ○ — بے شک اللہ ہی قوی اور غالب ہے۔

(حدید ۲۵) (مجادلۃ ۲۱)

(۵) اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ○ (ہود ۶۶) — بے شک تمہارا ربّ ہی قوی و غالب ہے۔

⑥ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ○ (حج ۴۰) — بے شک اللہ قوت والا، عزت والا ہے۔

⑦ اِنَّہٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ (غافر ۲۲) — بے شک اللہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

⑧ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ○ (شوریٰ ۱۹) — اور اللہ قوی اور زبردست ہے۔

⑨ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ○ (احزاب ۲۵) — اور اللہ قوی اور زبردست ہے۔

⑩ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ○ (نساء ۸۵) — اور اللہ ہر چیز پر قوت رکھتا ہے۔

الغرض تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، دوسروں میں جو بعض قوتیں پائی جاتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ کی قوت لامحدود ہے، دوسروں کی قوتیں عارضی اور محدود ہیں۔

توحید فی النُّصرۃ

اللہ تعالیٰ ہی مدد کرسکتا ہے، وہی ناصر و مددگار ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

① وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ (آل عمران ۱۲۶)

اور مدد کہیں سے نہیں آتی مگر ہاں اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے۔

② فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ (ہود ۱۰۱)

جب کافر قوموں پر اللہ کا عذاب آیا تو جن معبودوں کو وہ پکارا کرتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے۔

③ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ (ہود ۱۱۳)

اور (اے ایمان والو) جو لوگ ظالم ہیں اُن کی طرف مائل نہ ہونا ورنہ آگ تم پر لپٹ جائے گی اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی کارساز نہیں ہے (لہٰذا اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو پھر تمہیں مدد کہیں سے نہیں ملے گی۔

④ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ

اور اگر اللہ تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ہے

ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْۢ بَعْدِہٖ (آل عمران ۱۶۰) — جو اس کے بعد تمہاری مدد کرسکے۔

⑤ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اٰلِہَۃً لِّیَکُوْنُوْا لَہُمْ عِزًّا ○ کَلَّا (مریم ۸۱ و ۸۲) — اور ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے عزت و مدد کا باعث ہوں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔

⑥ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○ (العنکبوت ۲۲) (بقرۃ ۱۰۷) (توبۃ ۱۱۶) — اور تمہارے لئے اللہ کے علاوہ نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔

⑦ وَلَا یَجِدُوْنَ لَہُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ○ (احزاب ۱۷) (نساء ۱۷۳) — اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ اپنے لئے نہ کوئی کارساز پائیں گے اور نہ مددگار۔

⑧ اَیُشْرِکُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّ ھُمْ یُخْلَقُوْنَ ○ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَہُمْ یَنْصُرُوْنَ ○ (الاعراف ۱۹۱ و ۱۹۲) — کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں اور وہ ان کی مدد نہیں کرسکتے (اور ان کی مدد کیا کریں گے) وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کرسکتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدد وہی کرسکتا ہے جو خالق ہو۔ کوئی مخلوق کسی

مخلوق کی مدد نہیں کرسکتا۔ خالق کے علاوہ مخلوق کو یعنی اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور کو مددگار سمجھنا شرک ہے۔

⑨ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○ (الاعراف ۱۹۷)	اور جن کو یہ اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہیں وہ ان کی مدد نہیں کرسکتے بلکہ وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کرسکتے۔
⑩ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (انفال ۱۰)	مدد کہیں سے نہیں آتی مگر اللہ کی طرف سے۔
⑪ وَلَا يَجِدُ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○ (النسآء ۱۲۳)	انسان اللہ کے علاوہ نہ کسی کو کارساز پائے گا اور نہ مددگار۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ

① اللہ تعالےٰ کے علاوہ ایسی کوئی ہستی نہیں جو مدد کرسکے۔

② اللہ تعالےٰ کے علاوہ جو لوگ ہیں وہ جب اپنی مدد نہیں کرسکتے تو دوسروں کی کیا مدد کریں گے۔

اگر کوئی شخص اپنی مدد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی مدد کرتا ہے تو بس اُسی حد تک جس حد تک اللہ تعالےٰ چاہے، وہ مدد کرنے کا مالک نہیں ہوتا کہ جس قسم کی چاہے اور جس وقت چاہے مدد کردے، مدد کرنے کے لئے ہر چیز پر قادر ہونا ضروری ہے، جو شخص قادر نہیں وہ مدد نہیں کرسکتا، مزید برآں مدد

کے لئے حاضر ہونا ضروری ہے، اگر حاضر نہ ہو تو عالم الغیب ہونا ضروری ہے کہ اُسے یہ معلوم ہو سکے کہ کون کس جگہ پر مدد کا طالب ہے، جو حاضر نہیں یا عالم الغیب نہیں وہ مدد نہیں کر سکتا۔ مرنے کے بعد حاضر ہونا ناممکن ہے لہٰذا جو لوگ مر گئے ہیں وہ کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے۔

توحید فی اعطاء الملک

بادشاہت دینا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ (البقرۃ ۲۴۷)

اللہ جس کو چاہتا ہے بادشاہت عطاء فرماتا ہے۔

(۲) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ (البقرۃ ۲۵۸)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو اپنے رب کے بارے میں ابراہیم سے جھگڑ رہا تھا صرف (اس گھمنڈ میں) کہ اللہ نے اُسے بادشاہت عطاء فرمائی تھی۔

(۳) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (آل عمران ۲۶)

(اے رسول اس طرح کہیئے اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور تو جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے۔

(۴) رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ (یوسف ۱۰۱)	(یوسف علیہ السلام نے کہا) اے میرے رب تو نے ہی مجھے بادشاہت دی۔
(۵) اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (نمل ۶۲)	بتاؤ وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا، قبول کرتا ہے جب وہ اُس سے دعا کرے اور (کون ہے جو) اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور (وہ کون ہے جو) تم کو زمین میں خلیفہ بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی اِلٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے) مگر تم نصیحت کم ہی حاصل کرتے ہو۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کوئی بادشاہت نہیں دے سکتا، اور نہ بادشاہت چھین سکتا ہے۔ یہ کام اللہ تعالےٰ کرتا ہے اور اسی کے دربار سے اس قسم کے فیصلے ہوتے ہیں، دوسروں کے دربار میں یہ فیصلے نہیں ہوتے، اگر ایسے فیصلے دوسروں کے دربار میں ہوتے تو گویا اللہ کے ساتھ وہ بھی اِلٰہ ہوتے۔ دوسروں کے درباروں میں اس قسم کے فیصلوں کے وجود کو ماننا شرک ہے۔

نوٹ: ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ تمام لوگوں کا بادشاہ صرف اللہ تعالےٰ ہے یعنی ابتدائے آفرینش سے قیامت تک جتنے انسان ہونے والے ہیں ان سب کا بادشاہ صرف اللہ تعالےٰ ہے، اس بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

لیکن وہ بادشاہت جو محدود انسانوں پر، محدود علاقہ پر، محدود وقت میں، محدود اختیارات کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو دے تو وہ شرک نہیں اور نہ ان شرائط کے ساتھ اسے بادشاہ کہنا شرک ہے، اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو اس ناقص بادشاہت سے کوئی مماثلت نہیں، اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ذاتی ہے اور وہ وقت، مکان اور اختیارات کے لحاظ سے محدود و مقید نہیں بلکہ وہ ہر لحاظ سے لامحدود اور لامتناہی ہے۔

توحید فی العظمۃ والکبریاء والعُلوّ

ہر قسم کی عزت و رفعت، عظمت اور کبریائی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

① وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (جاثیۃ ۳۷)	آسمانوں میں اور زمین میں بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔
② وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (البقرۃ ۲۵۵) (شوریٰ ۴)	اور وہ (اللہ) بلند و بالا اور عظمت والا ہے۔
③ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ (واقعۃ ۷۴)	اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح پڑھتے رہا کرو۔

(واقعہ ۹۶) (حاقہ ۵۲)

④ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ○ (رعد ۹)
اللہ پوشیدہ و ظاہر کا جاننے والا، بڑا اور بلندی والا ہے۔

⑤ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○
اللہ رفیع الشان اور بڑا ہے۔

(حج ۶۲) (لقمٰن ۳۰) (سبا ۲۳)

⑥ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ○ (غافر ۱۲)
حکم تو اللہ ہی کا ہے جو بلند و بالا اور بڑائی والا ہے۔

⑦ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ○ (نسآء ۳۴)
بے شک اللہ رفعت و کبریائی والا ہے۔

⑧ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا (نسآء ۱۳۹)
عزت تو سب اللہ ہی کے لئے ہے۔

(یونس ۶۵)

⑨ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا
عزت تو سب اللہ ہی کی ہے۔

(فاطر ۱۰)

⑩ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ (البقرۃ ۲۲۰)
بے شک اللہ عزت والا، حکمت والا ہے۔

⑪ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (آل عمران ۶ و ۱۸)
کوئی اِلٰہ نہیں سوائے اللہ کے جو عزت والا، حکمت والا ہے۔

⑫ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ
بے شک تمہارا رب ہی قوت والا،

الْعَزِیْزُ ○ (ہود ٦٦) عزت والا ہے۔

(۱۳) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ (صٰفّٰت ۱۸۰) جو کچھ یہ کافر لوگ کہہ رہے ہیں تمہارا رب جو عزت کا مالک ہے اس سے پاک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱۴) اَلْعِزُّ اِزَارُهٗ وَالْكِبْرِيَآءُ رِدَاؤُهٗ (قال اللہ) فَمَنْ يُّنَازِعُنِیْ عَذَّبْتُهٗ (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الکبر) عزت اللہ تعالیٰ کا تہ بند ہے اور بڑائی اس کی چادر ہے (وہ فرماتا ہے) جو شخص (ان دونوں کے معاملے میں) مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

مندرجہ بالا آیات وحدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر قسم کی عزت و بلندی، عظمت و کبریائی اللہ اکیلے کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کی یہ صفت مطلق، لامحدود اور غیر مشروط ہے، کسی دوسرے کو اس قسم کی صفت سے موصوف ماننا شرک ہے۔

توحید فی اعطاء الرّزق وَالمعیشَة

معاش اور رزق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) جَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ (اعراف ۱۰)

اللہ نے تمہارے لئے زمین میں سامانِ معیشت پیدا کئے۔

(۲) قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ (یونس ۳۱)

(اے رسول، ان سے) پوچھیئے کہ آسمان وزمین سے تمہیں روزی کون دیتا ہے، کون ہے وہ جو تمہارے کان اور آنکھ کا مالک ہے، کون ہے وہ جو مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور کون ہے جو (تمام) کاموں کی تدبیر کرتا ہے، تو یہ کہیں گے کہ اللہ، تو پھر ان سے پوچھیئے کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں (کیوں اس کے ساتھ دوسروں کو رازق وغیرہ مانتے ہو)۔

(۳) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي

اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں

الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا — مگر اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔

(ہود ٦)

④ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرَازِقِيْنَ ○ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○

(حجر ۲۰ و ۲۱)

اور ہم نے زمین میں تمہارے لئے سامانِ معیشت پیدا کئے اور سامانِ معیشت اُن کے لئے بھی پیدا کئے جن کو تم روزی نہیں دے سکتے اور کوئی چیز ایسی نہیں کہ ہمارے پاس اس کے خزانے نہ ہوں لیکن ہم اسکو معین مقدار میں اتارتے ہیں۔

⑤ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ○ (نحل ۷۳)

اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین سے رزق دینے کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ (اور کچھ) کر سکتے ہیں (یعنی وہ رزق نہیں دے سکتے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کوئی رازق نہیں اور نہ اُسے استطاعت ہے کہ رزق دے سکے یا کچھ کر سکے۔

⑥ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ — اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کیا کرو، انہیں بھی ہم رزق دیں

وَ اِیَّاکُمْ (اسراء ۳۱)

گے اور تمہیں بھی۔

(۷) وَ اللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○
(نور ۳۸)

اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(۸) اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ
(عنکبوت ۱۷)

بے شک جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پوجتے ہو وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں ہیں، لہذا رزق کو اللہ ہی کے ہاں تلاش کرو اور اُسی کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

(۹) وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّۃٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَہَا، اَللّٰہُ یَرْزُقُہَا وَ اِیَّاکُمْ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○
(عنکبوت ۶۰)

اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۱۰) اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ، ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○
(ردم ۴۰)

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں مارے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کام ذرا سا بھی کر سکے، اللہ پاک اور بلند ہے اس شرک سے جو

یہ کر رہے ہیں۔

⑪ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، قُلِ اللّٰهُ (سبا ۲۴)	(اے رسول) ان سے پوچھئے آسمانوں سے اور زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے؟ (پھر آپ ہی ان کو) بتا دیجئے کہ اللہ۔

مندرجہ بالا ہر دو آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو رازق ماننا شرک ہے۔

⑫ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ (فاطر ۳)	اے لوگو، اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر (نازل) کی ہے، کیا اللہ کے علاوہ کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، پھر تم کدھر بہکے ہوئے چلے جا رہے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو خالق اور اِلٰہ ہے وہی رازق بھی ہے، جو خالق یا اِلٰہ نہیں وہ رازق نہیں ہو سکتا۔

⑬ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ، ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَجَعَلَ فِيْهَا	(اے رسول ان سے) پوچھئے کیا تم اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین کو بنایا اور کیا تم (ایسی حالت میں کہ وہ زمین کا خالق ہے)

رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِہَا وَبٰرَكَ
فِیْہَا وَقَدَّرَ فِیْہَآ اَقْوَاتَہَا
فِیْٓ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ، سَوَآءً
لِّلسَّآئِلِیْنَ ○
(حٰمٓ سجدة ۹ و ۱۰)

دوسروں کو (جو زمین کے خالق نہیں) اس کا شریک بناتے ہو (یعنی انہیں داتا بناتے ہو) وہی تو تمام جہانوں کا مالک ہے (کسی اور کے پاس کیا رکھا ہے) اور وہی تو ہے جس نے چار دن میں زمین کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس میں برکت رکھی اور اس میں سامانِ معیشت مقرّرہ مقدار میں فراہم کیا، اور (یہ سامانِ معیشت) تمام طلبگاروں کے لئے یکساں مقدّر کیا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ داتا کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو داتا کہنا شرک ہے۔

(۱۴) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ○ (ذاریات ۵۸)

بے شک اللہ ہی رزّاق ہے، قوت اور متانت والا ہے۔

(۱۵) اَمْ عِنْدَھُمْ خَزَآئِنُ
رَبِّكَ اَمْ ھُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ ○
(طور ۳۷)

کیا ان (شرکاء) کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا یہ داروغہ ہیں (کہ جس کو جو چاہیں دے دیں)۔

(۱۶) وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ
لَّہٗ مَخْرَجًا ○ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ

اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لئے (تنگی سے) سے نکلنے کا راستہ پیدا

لَا یَحْتَسِبُ (طلاق ۲ و ۳) کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے (رزق ملنے کا) اُسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

معیشت اور رزق میں فراخی اور تنگی کرنے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُّطُ (البقرۃ ۲۴۵) اور اللہ ہی روزی تنگ کرتا ہے اور وہی کشادہ کرتا ہے۔

(۲) وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (آل عمران ۲۷) اور (اے اللہ) تو جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(۳) اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (آل عمران ۳۷) بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(۴) اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ (رعد ۲۶) اللہ جس کے لئے چاہتا ہے، رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

(۵) وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ (نحل ۷۱) اور اللہ ہی نے رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے (یعنی دولت دینا

اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے)۔

(۶) اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (اسراء ۳۰)

(اے رسول) بے شک آپ کا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

(۷) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ (عنکبوت ۶۲)

اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

(۸) اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (روم ۳۷)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

(۹) قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (سبا ۳۶)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے۔

(۱۰) اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (زمر ۵۲)

کیا ان کو نہیں معلوم کہ بے شک اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔

(۱۱) لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اللہ کے

وَالْاَرْضِ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ	پاس ہیں، وہ جس کے لئے چاہتا ہے
یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ	رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے
(شوریٰ ۱۲)	چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔
(۱۲) اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ	کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم
رَبِّکَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ	کرتے ہیں (نہیں) ہم نے ان میں ان کی
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَھُمْ	معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُھُمْ	ہے اور ایک کو دوسرے پر بلند درجے
بَعْضًا سُخْرِیًّا وَرَحْمَتُ رَبِّکَ خَیْرٌ	دیئے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے خدمت
مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ○	لے سکے اور آپ کے رب کی رحمت اس
(زخرف ۳۲)	چیز سے بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔
(۱۳) وَاَنَّہٗ ھُوَ اَغْنٰی وَ	اور یہ کہ بے شک اللہ ہی دولت مند
اَقْنٰی ○ (نجم ۴۸)	بناتا ہے اور اللہ ہی مفلس بناتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ ہی رزق دینے والا ہے، سامانِ معیشت وہی فراہم کرتا ہے، تنگی اور فراخی اس کے ہاتھ میں ہے، کسی دوسرے کو داتا یا رزق میں برکت دینے والا سمجھنا شرک ہے۔

توحید فی السَّعَۃِ وَالْاِحَاطَۃِ

اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور

ہر طرف موجود ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرۃ ۱۱۵)

اور مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے لہذا تم جس طرف بھی منہ کرو گے اس طرف اللہ کا چہرہ ہوگا، بے شک اللہ وسعت والا، جاننے والا ہے۔

(۲) وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (البقرۃ ۲۵۵)

اس کی کرسی آسمانوں اور زمین سب پر حاوی ہے۔

(۳) وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا (انعام ۸۰)

میرے رب نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

(۴) اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ○ (طٰہٰ ۹۸)

تمہارا اِلٰہ تو بس اللہ ہی ہے، اسکے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، اس نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

(۵) اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ

بے شک آپ کا رب سب لوگوں کو گھیرے

(اسراء ۶۰) — ہوئے ہے۔

۶ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ○ (طلاق ۱۲) — اور (تم یہ بھی جان لو) کہ بے شک اللہ اپنے علم سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

۷ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ○ (حٰمٓ سجدة ۵۴) — خبردار بے شک اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

۸ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ○ (نساء ۱۲۶) — اور اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

توحید فی تدبیر الامور

تمام کاموں کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

۱ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ (بقرة ۲۱۰) — اور تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

(آل عمران ۱۰۹) (انفال ۴۴) (فاطر ۴)

(حدید ۵)

۲ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ (آل عمران ۱۵۴) — (اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ تمام کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

۳ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ — اور تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے

كُلُّهٗ (ہود ۱۲۳)	جاتے ہیں۔
(۴) لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا (رعد ۳۱)	سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔
(۵) يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ (سجدۃ ۵)	اللہ ہی آسمان سے زمین تک کے تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔
(۶) اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ (شوریٰ ۵۳)	خبردار، تمام کام اللہ ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔
(۷) يُدَبِّرُ الْاَمْرَ (یونس ۳)(رعد ۲)	تمام کاموں کی تدبیر اللہ ہی کرتا ہے۔
(۸) قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (یونس ۳۱)	(اے رسول ان سے) پوچھئے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے، کون کان اور آنکھوں کا مالک ہے، کون بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے، کون جاندار سے بے جان کو پیدا کرتا ہے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ (یہ مشرک لوگ) جواب دیں گے، "اللہ" (یعنی یہ کام اللہ ہی کر سکتا ہے) تو (اے رسول) پھر ان سے پوچھئے کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (کہ اللہ

کے علاوہ دوسروں کو حاجت روا سمجھتے

ہو)۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ تمام امور کی انجام دہی اللہ تعالےٰ کرتا ہے، اس کام میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

توحید فی کشف الضُّر

مشکل کُشا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ، وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(انعام ۱۷)

اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اُس کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ کے اور اگر اللہ تم کو کوئی خیر پہنچائے تو وہ (یہ کام کرسکتا ہے کیونکہ وہ) ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ بَلْ اِیَّاهُ تَدْعُوْنَ فَیَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ

(اے رسول ان سے) پوچھئے اگر تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوجائے یا قیامت آجائے تو بتاؤ کیا (ایسی حالت میں) تم اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکاروگے، اگر سچے ہو (تو بتاؤ)، نہیں بلکہ تم اسی کو

اِلَيۡهِ اِنۡ شَآءَ وَتَنۡسَوۡنَ مَا تُشۡرِكُوۡنَ ۝ (انعام ۴۰ و ۴۱)	پکارو گے پھر اللہ اگر چاہے گا تو اس تکلیف کو جس کو دور کرنے کے لئے تم دعاء کرو گے دور کر دے گا اور (اُس وقت) تم ان شریکوں کو بھول جاؤ گے (جن کو تم نے اللہ کے علاوہ مشکل کشا سمجھ رکھا ہے)۔
(۳) قُلۡ مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً لَئِنۡ اَنۡجٰنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡهَا وَمِنۡ كُلِّ كَرۡبٍ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ۝ (انعام ۶۳ و ۶۴)	(اے رسول ان سے) پوچھیے کہ تم کو خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے جب کہ تم اُسے عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارتے ہو اور (کہتے ہو کہ) اگر اللہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دیدے تو ہم ضرور اس کے شکر گزار (بندے) بن جائیں گے؟ (اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو اس مصیبت سے نجات دیتا ہے اور (یہی نہیں بلکہ) ہر مصیبت و تکلیف سے وہی نجات دیتا ہے، پھر بھی تم اس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔
(۴) وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ	اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو

بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَ
اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ
يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○
(یونس ۱۰۷)

اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوائے
اللہ کے اور اگر اللہ تم کو بھلائی پہنچانے
کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو روکنے
والا کوئی نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے
جسے چاہتا ہے فضل سے نوازتا ہے
اور وہ غفور رّحیم ہے۔

(۵) وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ
سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ○
(رعد ۱۱)

اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی
کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ برائی ٹل
نہیں سکتی اور ان لوگوں کے لئے پھر اللہ
کے علاوہ کوئی کارساز و مددگار نہیں
ہوتا۔

(۶) وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ
فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ○ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ
الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ
يُشْرِكُوْنَ ○
(نحل ۵۳ و ۵۴)

اور جو نعمتیں تم کو میسر ہیں سب اللہ
کی طرف سے ہیں، پھر جب تم کو کوئی
مشکل پیش آتی ہے تو اسی سے فریاد
کرتے ہو، پھر جب اللہ تم سے وہ مشکل
دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک فریق
اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

(۷) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ

(اے رسول آپ ان سے) کہئے کہ جنکو
تم نے اللہ کے علاوہ اپنا مشکل کشا

الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ، اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ○
(اسراء ۵۶ و ۵۷)

بنا رکھا ہے ان کو پکارو، (لیکن ان کو پکارنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس لئے کہ) وہ تم سے مشکل دور کرنے یا اس کو بدل دینے کا اختیار نہیں رکھتے، جن کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے ربّ کے ہاں ذریعۂ تقرب تلاش کرتے ہیں کہ کون ان میں سے (اللہ کے) اور زیادہ قریب ہو سکتا ہے، وہ اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، بے شک آپ کے ربّ کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔

یعنی وہ بزرگانِ دین جن کو یہ مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ تو خود اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرتے رہتے ہیں، کسی کو اللہ تعالےٰ سے ہم کلام ہونے کی ہمت نہیں ہوتی، وہ تو خود رحمت کے امیدوار رہتے ہیں بھلا وہ کسی کی مشکل کو کیا دور کریں گے۔

⑧ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ

اور جب تم کو سمندر میں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو جن جن کو تم پکارا کرتے تھے سب کو بھول جاتے ہو سوائے اللہ کے،

اَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ○ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ○ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ○ (بنی اسرائیل ۶۷تا۶۹)	پھر جب اللہ تم کو نجات دے کر خشکی میں لے آتا ہے تو پھر (اللہ سے) منہ پھیر لیتے ہو اور (یہ حقیقت ہے کہ) انسان بڑا ناشکرا ہے (ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جس نے سمندر میں نجات دی اُسی کو خشکی میں بھی پکارتے لیکن ایسا نہیں کرتے، خشکی میں دوسروں کو مشکل کُشا بنالیتے ہو) کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ اللہ تمہیں خشکی کی طرف لے جاکر (زمین میں) دھنسا دے یا تم پر سنگباری کرے پھر تم کو کوئی کارساز نہ مل سکے یا اس بات سے بے خوف ہو کہ اللہ دوسری مرتبہ سمندر میں لے جائے پھر تم پر تیز ہوا چلا کر تم کو تمہارے کفر کی وجہ سے ڈبو دے، پھر تم کو تمہاری اس ہلاکت خیز تباہی کا ہم سے بدلہ لینے والا کوئی نہ ملے۔
(۹) اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	کیا ہمارے علاوہ ان کے کوئی اور مشکل کُشا ہیں جو ان کو (مصائب سے) بچا

نَصۡرًا اَنۡفُسِہِمۡ وَلَاھُمۡ مِّنَّا یُصۡحَبُوۡنَ ○ (انبیآء ۴۳)

سکیں (اور وہ کیا بچائیں گے) وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ وہ ہم سے (بچ کر) کہیں پناہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱۰) اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَ یَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ، قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ○ (نمل ۶۲)

بتاؤ کون ہے جو مصیبت زدہ پریشان حال کی فریاد کو قبول کرے جب وہ اسے پکارے اور (پھر) اس کی مصیبت کو دور کر دے اور کون ہے جو تم کو زمین میں خلیفہ بنائے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے گا۔) تم نصیحت کم ہی حاصل کرتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر اللہ تعالےٰ کے علاوہ کوئی اور مشکل کشا ہوتا تو وہ بھی اِلٰہ ہوتا اور کیونکہ اِلٰہ کوئی نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے لہذا مشکل کشا بھی کوئی نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے۔ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی کو مشکل کشا کہنا یا سمجھنا کھلا شرک ہے۔

(۱۱) فَاِذَا رَکِبُوۡا فِی الۡفُلۡکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ فَلَمَّا نَجّٰہُمۡ اِلَی الۡبَرِّ اِذَا ھُمۡ یُشۡرِکُوۡنَ ○ (عنکبوت ۶۵)

(اور یہ مشرکین عرب) جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو (سمندر میں) دین کو خالص اللہ کے لئے تسلیم کرتے ہوئے صرف اللہ کو پکارتے ہیں (یعنی سمندر میں صرف اللہ کو مشکل کشا سمجھتے ہیں، کسی اور سے فریاد

نہیں کرتے لیکن) جب ہم ان کو نجات
دیکر خشکی کی طرف لے آتے ہیں تو وہ پھر
شرک کرنے لگ جاتے ہیں (یعنی خشکی
پر پہنچ کر وہ دوسروں کو مشکل کُشا سمجھنے
لگتے ہیں)۔

کفارِ عرب اپنے بزرگوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے اختیارات
ناقص ہیں، وہ صرف خشکی میں مشکل کشائی کرسکتے ہیں، سمندر میں نہیں کرسکتے،
افسوس ہے کہ وہ ان بزرگوں کو ان کے ناقص اختیارات تسلیم کرتے ہوتے بھی
فریادرس اور مشکل کشا سمجھتے تھے، کتنی بڑی نادانی تھی۔ مشکل کُشا وہی ہو سکتا ہے
جسکے اختیارات کامل اور لامحدود ہوں اور وہ صرف اللہ ذوالجلال والاکرام ہی
ہے، دوسرا کوئی نہیں۔

(۱۲) وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ (روم ۳۳)

اور جب لوگوں کو کوئی مشکل پیش آتی ہے
تو اپنے رب کو پکارتے ہیں، اسی کی طرف
رجوع کرتے ہیں، پھر جب اللہ ان کو اپنی
رحمت سے نوازتا ہے تو ان میں سے
ایک فریق اپنے رب کے ساتھ شرک
کرنے لگتا ہے۔

یعنی جب کوئی بڑی مصیبت آتی ہے تو اللہ تعالےٰ سے فریاد کرتے ہیں، پھر
جب اللہ تعالےٰ اس مصیبت کو دور کردیتا ہے تو بدستور دوسروں کو مشکل کشا سمجھنے

لگتے ہیں، ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں، چڑھاوے چڑھاتے ہیں، اُن کی آستانہ بوسی کرتے ہیں حالانکہ یہ سب شرک ہیں۔

(۱۳) وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ، وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ○ (لقمٰن ۳۲)

اور جب اُن پر لہریں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو پھر دین خالص اللہ کے لئے تسلیم کرتے ہوئے صرف اللہ کو پکارتے ہیں، پھر جب ہم ان کو نجات دے کر خشکی میں لے آتے ہیں تو ان میں سے بعض ہی انصاف پر قائم رہتے ہیں (زیادہ تر لوگ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ناانصافی کرنے لگ جاتے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ کی صفات اور اللہ تعالےٰ کے حقوق میں دوسروں کو شریک کر لیتے ہیں) اور ہماری نشانیوں کا (جن میں سے ہر نشانی توحید کی طرف رہنمائی کرتی ہے) وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہوتے ہیں۔

(۱۴) وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے ربّ کو پکارتا ہے، اس کی طرف دل سے رجوع کرتا ہے، پھر جب اللہ اپنے پاس سے اُسے کوئی نعمت دے دیتا

قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ، قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ ○
(زمر ۸)

ہے تو جس تکلیف کے لئے پہلے اللہ کو پکارا تھا اُسے بھول جاتا ہے (اُسے چاہیئے تھا کہ اُس تکلیف کو یاد کرتا تو اس طرح اس تکلیف کے دور کرنے والے کی یاد بھی تازہ ہو جاتی اور وہ اللہ تعالیٰ کو مشکل کشا سمجھتے ہوئے، انعام کرنے والا بھی اُسے ہی سمجھتا لیکن وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ) اللہ کے شریک بنالیتا ہے تاکہ (اپنے غلط نمونہ سے دوسروں کو بھی) اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے۔ (اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے، پھر (انجام کار تو) تو دوزخ میں جانے والوں میں سے ہوگا۔

(۱۵) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ، قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں گے اللہ نے، تو پھر (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کہ بتاؤ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو جن کو تم اللہ کے علاوہ فریاد رسی کے لئے پکارتے ہو وہ کیا اس

مُمسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ، عَلَیْهِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ○ (زمر ۳۸)

تکلیف کو دور کر سکتے ہیں، یا اگر اللہ مجھ پر رحمت (نازل) کرنی چاہے تو کیا یہ (تمہارے اِلٰہ) اللہ کی رحمت کو روک سکتے ہیں، (اے رسول آپ) ان سے کہدیں کہ میرے لئے تو اللہ کافی ہے، بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اکیلا ہی مشکل کُشا ہے، دوسرے نہ تو خالق ہیں نہ اِلٰہ لہذا وہ مشکل کُشا بھی نہیں ہوسکتے، کسی دوسرے کو مشکل کُشا سمجھنا شرک ہے۔

توحید فی التنزّہ

صرف اللہ تعالیٰ تمام کمزوریوں اور عیوب سے پاک اور منزّہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ، ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ، سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ (روم ۴۰)

اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں مارے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا، (اے مشرکین) کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے، اللہ تمام کمزوریوں سے پاک ہے اور بلند و بالا ہے اس شرک سے جو یہ کر رہے ہیں۔

(۲) وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعْجِزَہٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ، اِنَّہٗ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا ○ (فاطر ۴۴)

اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اُسے عاجز کر سکے، وہ علم والا اور قدرت والا ہے۔

(۳) سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ (نمل ۸)
اللّٰہ رب العالمین تمام کمزوریوں اور عیبوں سے پاک ہے۔

(۴) فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ (یٰس ۸۳)
پاک ہے وہ ہستی یعنی اللہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۵) سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (اسراء ۱)
پاک ہے وہ (اللّٰہ) جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا۔

(۶) قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ھَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ○ (اسراء ۹۳)
(اے رسول) کہہ دیجئے (کہ معجزات کے سلسلہ میں تمہارے تمام مطالبے میرا رب پورے کر سکتا ہے کیونکہ) میرا رب تمام کمزوریوں سے پاک ہے (اور) میں تو بس ایک انسان ہوں جس کو (اللّٰہ نے اپنا) رسول بنا کر بھیجا ہے (انسان میں یہ قوت نہیں کہ وہ ہر مطالبہ پورا کر سکے)۔

(۷) قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا (اعراف ۱۸۸)
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنے نفع، نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی کی ہستی ہے جو ہر عیب سے منزہ اور ہر کمزوری سے پاک ہے، اللہ ہی ہے جس کو ہر کام اور ہر چیز

پر قدرت ہے، نہ اُسے کوئی عاجز کر سکتا ہے اور نہ وہ عاجز ہو سکتا ہے۔

توحید فی السّماعة

اللہ ہی ہے جو ہر جگہ سے اور ہر وقت سن سکتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (مآئدة ۷۶)

اور اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

(۲) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ (فاطر ۱۳ و ۱۴)

اور (اے مشرکین) جن لوگوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سُن نہیں سکتے۔

(۳) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ (احقاف ۵)

اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے علاوہ ایسے شخص کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کو قبول نہ کر سکے (جواب نہ دے سکے) اور (اللہ کے علاوہ) یہ سب ان کی پکار سے غافل ہوتے ہیں (انہیں کچھ خبر نہیں ہوتی کہ

انہیں کوئی پکار رہا ہے)۔

(۴) اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ (آل عمران ۳۸)
(حضرت زکریا علیہ السلام نے کہا، اے اللہ) تو ہی دعاء کا سننے والا ہے۔

(۵) هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○
(البقرۃ ۱۳۷) (انعام ۱۱۵) (یونس ۶۵)
(انبیاء ۴) (عنکبوت ۵ و ۶۰)
(فصلت ۳۶) (دخان ۶)
وہ اللہ ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

(۶) اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○
(البقرۃ ۱۸۱) (البقرۃ ۲۲۷) (انفال ۱۷)
(حجرات ۱)
بے شک اللہ ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

(۷) وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○
(البقرۃ ۲۲۴) (البقرۃ ۲۵۶)
(آل عمران ۳۴) (نور ۲۱ و ۶۰)
اور اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

(۸) اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○
(اعراف ۲۰۰)
بے شک وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

(۹) وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ○ (انفال ۴۲)
اور بے شک اللہ ہی درحقیقت سننے والا، جاننے والا ہے۔

(۱۰) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّ
هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○ (شوریٰ ۱۱)
اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

(۱۱) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًاۢ بَصِیۡرًا ○ (نسآء ۵۸) بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر حال میں سننے والا صرف اللہ تعالےٰ ہی ہے، اسکی سماعت ازلی، ابدی، لامحدود، غیر مشروط ہے، دوسرے نہ تو کسی چیز کے مالک ہیں کہ کچھ دے سکیں، نہ وہ ہر جگہ سے سن سکتے ہیں، وہ اشخاص جو زندہ ہوں لیکن دور ہوں یا وہ اشخاص جو مرچکے ہوں انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ کوئی انہیں پکار رہا ہے، لہٰذا ان کو مدد یا مراد کے لئے پکارنا بے سود ہے، ان سے کہنا کہ "آپ ہمارے لئے دعاء کر دیجئے" یہ بھی لغو ہے اس لئے کہ وہ سنتے ہی نہیں تو دعاء کیسے کریں گے۔ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ہر حال میں سنتا ہے شرک ہے۔ مُردوں کو صرف اللہ تعالےٰ سنا سکتا ہے۔ ہم نہیں سنا سکتے (ثبوت کے لئے آئندہ عنوان ملاحظہ ہو)۔

توحید فی الاِسماع

زندہ ہو یا مردہ، جاندار ہو یا بے جان اللہ تعالیٰ ہی سب کو سنا سکتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ○ (یونس ۴۲)	(اے رسول) تو کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں دراں حالیکہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔
(۲) اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ○ (نمل ۸۰)	(اے رسول) بے شک آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ آپ بہروں کو سُنا سکتے ہیں خصوصًا ایسی حالت میں کہ وہ پیٹھ موڑ کر چلے جا رہے ہوں۔
(۳) فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ○ (روم ۵۲)	پس بے شک (اے رسول) آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں خصوصًا ایسی حالت میں کہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جا رہے ہوں۔
(۴) اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ	تو کیا (اے رسول) آپ بہروں کو سنا سکتے

اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ كَانَ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ (زخرف ۴۰)

ہیں یا اندھوں کو راہ بتا سکتے ہیں یا ایسوں
کو جو صریح گمراہی میں ہوں (راہِ راست
پر لا سکتے ہیں)۔

(۵) اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ
یَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ
فِی الْقُبُوْرِ ○ (فاطر ۲۲)

بے شک اللہ جس کو چاہے سنا سکتا ہے
لیکن (اے رسول) آپ ان کو نہیں سنا سکتے
جو قبروں میں مدفون ہیں۔

(۶) وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا
فَضْلًا ، یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَ
الطَّیْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ○
(سبا ۱۰)

اور تحقیق ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے
(بڑی) فضیلت دی تھی، (ہم نے
پہاڑوں سے کہا تھا) اے پہاڑو، داؤد
کے ساتھ تسبیح پڑھا کرو، پرندوں کو
(ان کا تابع کر دیا تھا) اور لوہے کو ان
کے لئے نرم کر دیا تھا۔

(۷) قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا
وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ○
(انبیاء ۶۹)

ہم نے (آگ سے) کہا، اے آگ،
ابراہیم پر ٹھنڈی اور (موجب) سلامتی
بن جا۔

(۸) ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی
السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ
لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا
اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَیْنَا

پھر اللہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا، پھر
آسمان اور زمین سے کہا دونوں خوشی
سے یا ناخوشی سے (ادھر) آؤ، دونوں
نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں۔

طَآئِعِيۡنَ ○ (حٰمٓ سجدہ ۱۱)

مندرجہ بالا آیات بیّنات کا خلاصہ یہ ہے کہ بہروں، مُردوں اور بے جان چیزوں کو صرف اللہ تعالےٰ ہی سنا سکتا ہے، جو لوگ قبروں میں جا چکے یا وفات پا چکے ان کو سنانے کا کوئی امکان نہیں، لہٰذا ان کو پکارنا بے کار ہے، اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر ان کو پکارتا ہے کہ یہ سنتے ہیں یا وہ ان کو سنا سکتا ہے تو وہ شرک کا مرتکب ہے، خواہ وہ ان سے یہی کیوں نہ کہے کہ آپ اللہ تعالےٰ سے میرے لئے دعا کریں کیونکہ مُردوں کو سنانا صرف اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے، مزید برآں مُردوں کو سنانے کا اعتقاد قرآن مجید کے خلاف ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔

اللہ تعالےٰ ہی بے نظیر و بے مثل ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَيۡءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ○	اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

(شوریٰ ۱۱)

اللہ تعالےٰ کے لئے مثالیں بیان کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :

فَلَا تَضۡرِبُوۡا لِلّٰهِ الۡاَمۡثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا	اللہ کے لئے مثالیں نہ بیان کیا کرو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم

تَعْلَمُوْنَ ○ (نحل ۷۴) نہیں جانتے (یعنی اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ کونسی مثال اس کے شایانِ شان ہے)۔

بعض لوگ اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے بزرگوں کے وسیلے ڈھونڈتے ہیں اور اس عمل کی دلیل میں بادشاہ کی مثال دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جس طرح بادشاہ تک پہنچنے کے لئے وسیلوں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے وسیلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی یہ مثال دو لحاظ سے غلط ہے۔

(۱) اللہ تعالےٰ کے لئے مثال اللہ تعالےٰ ہی دے سکتا ہے، دوسرے کو علم ہی نہیں کہ کونسی مثال اللہ تعالےٰ کی شان کے مناسب ہے لہذا جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے مثال بیان کرتا ہے وہ کافر ہے اس لئے کہ اس نے اللہ تعالےٰ کی ممانعت کا انکار کیا اور مشرک ہے اس لئے کہ جو چیز صرف اللہ تعالےٰ جانتا ہے اس نے اس کے جاننے کا دعویٰ کیا۔

(۲) بادشاہ کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ کون کس حال میں ہے، کون مجھ سے کیا کہنا چاہتا ہے، بادشاہ تک پہنچنا بھی محال ہوتا ہے لہذا وسیلوں کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن اللہ تعالےٰ رگ جان سے زیادہ قریب ہے، اس تک پہنچنا کوئی مشکل نہیں، وہ خود ہی حاضر و ناظر ہوتا ہے، وہ ہمارے حال سے واقف ہوتا ہے، ہم ہر جگہ سے اُسے سنا سکتے ہیں لہذا اس کے لئے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ بزرگوں کے وسیلے کی ضرورت صرف ان کی سفارش کی حد

تمسک ہے تو یہ تو وہی عقیدہ ہے جو کفار و مشرکینِ عرب کا عقیدہ تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (یونس ۱۸)

اور یہ اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں (یعنی سفارشی یا وسیلہ سمجھ کر ہم ان کی پرستش کرتے ہیں، اللہ سمجھ کر پرستش نہیں کرتے)۔

جب یہ لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں تو یہ ان کی عبادت ہوئی، اب یہ عبادت اگرچہ اس نیت سے ہو کہ یہ اللہ تعالےٰ کے ہاں سفارشی ہیں شرک ہی ہے ورنہ کفارِ مکہ بھی مشرک نہیں رہیں گے۔

نوٹ :- اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا شرک ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے صفحہ ۱۳۰ تا صفحہ ۱۴۲ ملاحظہ فرمائیں۔

توحید فی الکلام

بے مثل اور لاثانی کلام صرف اللہ تعالےٰ کا ہوتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرۃ ۲۳ و ۲۴)	اور (اے لوگو) اگر تمہیں اس کلام (کے) جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے (کلام الٰہی ہونے) میں کچھ شک ہے تو اس جیسی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ جن جن کو تم حاضر و ناظر سمجھتے ہو انہیں بھی (مدد کے لئے) بلا لو، اگر تم سچے ہو (تو یہ کام کر دکھاؤ)، پھر اگر تم یہ کام نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔
(۲) اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن مجید کو رسول نے خود ہی بنا لیا ہے، (اے رسول آپ ان سے) کہہ دیجئے (کہ اگر یہ

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (ہود ۱۳)

میرا یعنی انسانی کلام ہے) تو پھر اس جیسی دس سورتیں تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ جس جس کو بلا سکتے ہو (اپنی مدد کے لئے) بلا لو، اگر تم (اس کے انسانی کلام کہنے میں) سچے ہو (تو تم یہ کام کر دکھاؤ)۔

(۳) قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ○ (اسراء ۸۸)

(اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جنات سب مل کر اس بات کی کوشش کریں کہ اس قرآن جیسی کوئی کتاب لے آئیں تو وہ اس کے مثل کوئی کتاب نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد ہی کیوں نہ کریں۔

(۴) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ (انعام ۹۳)

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا (۱) جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے (۲) جو یہ کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ کی گئی ہو اور (۳) جو یہ کہے کہ جس طرح کا کلام اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی طرح کا کلام میں بھی (اپنے دماغ سے) اتار سکتا ہوں۔

⑤ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ○ (طور ۳۳ و ۳۴)	کیا کفار یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن رسول نے خود بنالیا ہے، نہیں بلکہ اصلی بات یہ ہے کہ یہ اس پر ایمان نہیں لاتے (نہ ایمان لانے کا ارادہ کرتے ہیں اس لئے طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں) اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسا کلام خود بنا کرلے آئیں۔
⑥ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (یونس ۳۸)	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو رسول نے خود بنالیا ہے (اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ اگر تم اس (دعوے میں) سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور جن جن کو تم اللہ کے علاوہ (اپنی مدد کے لئے) بلا سکتے ہو بلالو۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کلام بے نظیر ہوتا ہے، مخلوقات میں سے کسی میں یہ قوت نہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کے کلام کے مثل کوئی کلام پیش کر سکے اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے تو اس کا دعویٰ جھوٹا ہوگا اور وہ بہت بڑا ظالم ٹھہرے گا۔

توحید فی المشیئۃ

جو اللہ تعالیٰ چاہے وہی ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

① اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ○ (یٰسٓ ۸۲)

اللہ کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس سے کہتا ہے " ہو جا " وہ ہو جاتا ہے۔

② وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ○ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (کہف ۲۳ و ۲۴)

اور کسی کام کی نسبت ہرگز یہ نہ کہا کرو کہ میں یہ کام کل کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے (یعنی اس طرح کہا کرو کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں یہ کام کل کروں گا)۔

③ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ○ (حج ۱۸)

بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

④ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (دھر ۳۰)

اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو اللہ چاہے۔

⑤ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ

اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو

يَشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (تکویر ۲۹)
اللہ رب العالمین چاہے (یعنی جو اللہ تعالیٰ چاہے وہ ہوتا ہے، انسان کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا)۔

(۶) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (اعراف ۱۸۸)
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ چاہے۔

(۷) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (یونس ۴۹)
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنے نقصان اور فائدہ کا بھی اختیار نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ چاہے۔

(۸) اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ (قصص ۵۶)
(اے رسول) بے شک جس کو آپ ہدایت پر لانا چاہیں تو آپ نہیں لا سکتے، لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دے سکتا ہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا :۔

مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ
جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں (وہ ہوتا ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَجَعَلْتَنِىْ وَاللّٰهَ عِدْلًا بَلْ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ (رواہ احمد)
کیا تم نے مجھے اور اللہ کو برابر کر دیا (میرے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا) بلکہ

عن ابن عباسؓ وسندہ جید۔ بلوغ جز ۱ صـ۳ ورواہ النسائی عن قتیلۃؓ وسندہ صحیح۔ نیل جز ۸ صـ۱۸۹)

جو اللہ اکیلا چاہے (وہ ہوتا ہے)

مندرجہ بالا آیات وحدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، دوسروں کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالےٰ کی مشیت نہ ہو، دوسرے اپنی چاہت اور اپنے ارادے کو پورا کرنے پر قادر نہیں ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی مشیّت کسی دوسرے کی چاہت کی محتاج نہیں، لہذا کسی دوسرے کی چاہت کو اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ساتھ معطوف کرنا صحیح نہیں یعنی اس طرح کہنا کہ "جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں" شرک ہے۔

توحیدِ فی ہدایۃ السبیل فی البرّ والبحر

خشکی وتری میں رہنمائی کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

(۱) اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

(بتاؤ) کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمہیں راستہ بتاتا ہے اور (وہ) کون ہے جو (بارانِ) رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی اِلٰہ

يُشْرِكُوْنَ ○ (نمل ۶۳)

ہے (جو یہ کام کرسکے)، اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بحر و بر میں کسی کو راستہ بتانے والا ماننا گویا اس کو اللہ کے علاوہ اِلٰہ بنانا ہے اور یہ شرک ہے جس سے اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے۔

② قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○

(انعام ۶۳ و ۶۴)

(اے رسول) آپ ان سے پوچھیئے کہ بتاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں سے تمہیں کون نجات دیتا ہے جبکہ تم اُسے گڑگڑا کرا ور چپکے چپکے پکارتے ہو (اور یہ کہتے ہو) کہ اگر اس نے ہمیں اس (مصیبت) سے نجات دے دی تو ہم شکر گزار بندوں میں سے ہو جائیں گے؟ پھر (اے رسول، آپ ان سے خود ہی) کہدیجئے کہ اللہ ہی تم کو اس مصیبت سے بلکہ ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے، مگر تم پھر بھی اس کے ساتھ شرک کرتے ہو (کہ دوسروں کو بھی پکارتے ہو)۔

③ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (یونس ۲۲)

وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں لئے پھرتا ہے۔

الغرض خشکی ہو یا تری، زمین ہو یا سمندر، ہر جگہ رہنمائی کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ سمندر میں کوئی راستہ بتلانے والا ہے اور نہ زمین میں۔

توحید فی الاعزاز والاذلال

عزت وذلت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

(۱) تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ (آل عمران ۲۶)	(اے رسول آپ اس طرح کہیئے کہ اے اللہ) تو ہی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔
(۲) اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ (حدید ۲۹)	(اہل کتاب کو معلوم ہونا چاہیئے) کہ بے شک فضل، اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جس کو چاہتا ہے (اپنے فضل سے) نوازتا ہے۔
(۳) اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ○ (نساء ۱۳۹)	کیا یہ کفار کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں (انہیں وہاں عزت کیسے مل سکتی ہے) اس لئے کہ تمام عزتوں کا مالک

تو اللہ ہے (جو عزت کا مالک ہے وہی عزت دے سکتا ہے)۔

④ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا (فاطر ۱۰)
جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو (اسے عزت کسی اور جگہ نہیں ملے گی اس لئے کہ) تمام عزتیں تو اللہ کے قبضہ میں ہیں، (جس کے قبضہ میں ہیں وہی دے سکتا ہے، دوسرے کے پاس کیا رکھا ہے)۔

⑤ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (یونس ۶۵)
بیشک عزت تو سب اللہ ہی کے قبضہ میں ہے

⑥ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ (حج ۱۸)
جس کو اللہ ذلیل کر دے اُسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔

آیات بالا سے ثابت ہوا کہ عزت و ذلت دینا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے، کسی دوسرے کو عزت و ذلت دینے والا سمجھنا شرک ہے۔

مال و دولت اور خزانوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

① قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ
(اے رسول) کہدیجئے کہ میں تم سے یہ

عِنۡدِیۡ خَزَآئِنُ اللّٰہِ (انعام ۵۰) — نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔

(۲) وَلَآ اَقُوۡلُ لَکُمۡ عِنۡدِیۡ خَزَآئِنُ اللّٰہِ (ہود۔ ۳۱) — (نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔

(۳) وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ○ (حجر ۲۱) — کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ اس کے خزانے ہمارے پاس موجود ہیں اور ہم اس کو نازل نہیں کرتے مگر مقررہ مقدار میں۔

(۴) وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (منفقون ۷) — آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک اللہ ہے۔

آیات بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام خزانوں کا مالک اللہ تعالےٰ ہے، افضل ترین انسانوں کے پاس بھی اللہ تعالےٰ کے خزانے نہیں ہیں، جب کسی کے قبضہ میں کچھ نہیں تو وہ کیا دیں گے، ان سے مانگنا بے سود اور شرک ہے۔

اللہ تعالےٰ ہی ہے جس کا ادراک آنکھیں نہیں کرسکتیں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) لَا تُدۡرِکُهُ الۡاَبۡصَارُ وَهُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ وَهُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ○ (انعام ۱۰۳) — آنکھیں اللہ کا ادراک نہیں کرسکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کرسکتا ہے اور وہ لطیف اور خبیر ہے (یعنی

آنکھیں نہ اللہ تعالےٰ کو دیکھ سکتی ہیں اور نہ اس کی حقیقت کو پا سکتی ہیں)۔

(۲) اِنَّ اللّٰہَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ○ (لقمٰن ۱۶) — بے شک اللہ لطیف و خبیر ہے۔

(۳) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ○ (احزاب ۳۴) — بے شک اللہ لطیف و خبیر ہے۔

(۴) وَھُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ○ (ملک ۱۴) — اور اللہ لطیف و خبیر ہے۔

(۵) لَنۡ تَرٰنِیۡ (اعراف ۱۴۳) — (اے موسیٰ) تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں :-

سَأَلۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ھَلۡ رَأَیۡتَ رَبَّکَ قَالَ نُوۡرٌ اَنّٰی اَرَاہُ — میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "وہ نور ہے اُسے میں کیسے دیکھ سکتا تھا"۔

رَأَیۡتُ نُوۡرًا (صحیح مسلم کتاب الایمان) — میں نے ایک روشنی دیکھی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حِجَابُہُ النُّوۡرُ لَوۡ کَشَفَہٗ — اللہ کا حجاب نور ہے، اگر اللہ اس حجاب

لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰی اِلَیْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

کو کھول دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے مخلوق کو جلا ڈالیں۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ایسی ہستی ہے جس کو دنیا میں دیکھنا ناممکن ہے، جنت میں البتہ جنتی لوگ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور یہ چیز آیت و حدیث سے ثابت ہے۔

توحید فِی الْاِحْیَاءِ وَالْاِمَاتَۃِ

اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کِتَابًا مُّؤَجَّلًا (آل عمران ۱۴۵)

کسی شخص میں طاقت نہیں کہ بغیر اللہ کے حکم کے مر جائے، موت کا وقت مقرر ہے اور لکھا ہوا ہے۔

(۲) وَاللّٰہُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ (آل عمران ۱۵۶)

اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

(۳) یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی

وہ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے، (اور جو یہ کام کر سکے) وہی تو اللہ ہے پھر تم

تُؤْفَكُوْنَ ○ (انعام ۹۵) — کدھر بھکے ہوئے چلے جارہے ہو (یعنی دوسروں کو کیوں پکارتے ہو)۔

④ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ (اعراف ۱۵۸) — اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے۔

⑤ مَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰہُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ فَذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ○ (یونس ۳۱ و ۳۲) — (بتاؤ) کون مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ (اے رسول) یہ جواب دیں گے کہ اللہ، تو پھر آپ ان سے پوچھئے کہ اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟ (خبردار ہو جاؤ جو یہ کام کرسکے) بس وہی اللہ ہے، (وہی) تمہارا ربِ برحق ہے، تو پھر حق کے بعد اور کیا رہ جاتا ہے سوائے گمراہی کے، لہٰذا تم کدھر بھکے ہوئے چلے جارہے ہو؟

جب ربِّ برحق اللہ ہے تو پھر دوسروں کو ربّ یعنی موت و زیست کا مالک سمجھ کر کیوں گمراہی میں مبتلا ہوتے ہو۔

⑥ ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ (یونس ۵۶) — اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹ

کرجاؤ گے۔

⑦ وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ○ (حجر ۲۳)

(اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔

⑧ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ هَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ، سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ (روم ۴۰)

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو رزق دیا، پھر تم کو موت دیگا، پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے ذرا سا بھی کچھ کر سکے! اللہ پاک اور بلند ہے اس شرک سے جو یہ کر رہے ہیں۔

⑨ اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ اِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ○ (قٓ ۴۳)

(اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔

⑩ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْیَا ○ (نجم ۴۴)

بے شک اللہ ہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔

توحید فی التوفیق

کسی کام کی توفیق دینا صرف اللہ تعالےٰ کا کام ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

① وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (ہود ۸۸) (حضرت شعیبؑ نے کہا) "میری توفیق تو بس اللہ (کے فضل) سے ہے۔"

② اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا (نسآء ۳۵) اگر میاں بیوی اصلاح کا ارادہ کریں تو اللہ ان کو آپس میں (اچھے تعلقات کی) توفیق دے گا۔

③ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کہف ۳۹) (کسی میں) کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوموسیٰ کیا میں تم کو ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانے سے (آیا ہے)" حضرت ابوموسیٰ نے عرض کیا بتایئے، فرمایا:۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب الدعوات) (نہ کسی میں) طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔

اختلاف سے بچانے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَلَوْشَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (ہود ۱۱۸ و ۱۱۹)

اور (اے رسول) اگر آپ کا رب چاہے تو تمام لوگوں کو ایک ہی جماعت بنادے اور یہ لوگ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے مگر جن پر آپ کا رب رحم فرمائے (وہ اختلاف سے بچ جائیں گے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ امّت کا اختلاف رحمت نہیں ہے بلکہ اختلاف سے بچ جانا اللہ تعالےٰ کی رحمت ہے۔ یہ اختلاف ہی افتراق اور فرقہ بندی کی جڑ ہے اور فرقہ بندی ایک لعنت ہے، اللہ تعالےٰ چاہتا تو یہ فرقہ بندی نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالےٰ جبراً کوئی کام نہیں کراتا بلکہ بعض شرائط کے ساتھ توفیق دیا کرتا ہے۔

نفس کی شرارت سے بچانے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ

(حضرت) یوسف نے کہا میں اپنے نفس کی پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کرتا کیونکہ

إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ إِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (یوسف ۵۳)

نفس تو برائی کا حکم دیتا ہی رہتا ہے مگر (ہاں) جس پر میرے رب کا رحم (وکرم) ہو جاتے، (یہ اُسی کا رحم و کرم تھا کہ اُس نے مجھے برائی سے بچا لیا)، بے شک میرا رب غفور اور رحیم ہے۔

معجزہ دکھانا صرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ أَنْ يَّأْتِيَ بِاٰيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ (رعد ۳۸) (مؤمن ۷۸)

اور کسی رسول کے اختیار میں یہ نہیں کہ کوئی معجزہ دکھائے مگر اللہ کے حکم سے۔

(۲) وَمَا كَانَ لَنَآ أَنْ نَّأْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ (ابراہیم ۱۱)

اور (رسولوں نے تو اپنی اپنی قوم سے صاف کہدیا تھا کہ) ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم تم کو کوئی معجزہ دکھائیں مگر ہاں اللہ کے حکم سے۔

(۳) وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا ○ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ

اور (کفار نے) کہا ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمارے لئے زمین میں سے کوئی چشمہ نہ جاری

جَنَّۃٌ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡہٰرَ خِلٰلَہَا تَفۡجِیۡرًا ○ اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ کَمَا زَعَمۡتَ عَلَیۡنَا کِسَفًا اَوۡ تَاۡتِیَ بِاللّٰہِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ قَبِیۡلًا ○ اَوۡ یَکُوۡنَ لَکَ بَیۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰی فِی السَّمَآءِ وَلَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیۡنَا کِتٰبًا نَّقۡرَؤُہٗ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ ہَلۡ کُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ○

(اسراء ۹۰ تا ۹۳)

کردیں، یا آپ کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو جس کے اندر آپ نہریں جاری کردیں، یا جیسا کہ آپ کہا کرتے ہیں آسمان کو ہم پر گرادیں یا آپ ہمارے سامنے اللہ اور فرشتوں کو لے آئیں، یا آپ کا مکان سونے کا ہو، یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک آپ ہمارے لئے کتاب لے کر نہ آئیں جسے ہم (خود) پڑھیں، (اے رسول) آپ کہدیجئے کہ میرا رب (تمام کمزوریوں سے) پاک ہے (وہ یہ سب کام کرسکتا ہے، میرے اختیار میں نہیں ہے کہ میں یہ کام کرسکوں) میں تو صرف ایک انسان ہوں جس کو اللہ نے رسول بنا دیا ہے۔

(۴) وَاِنۡ کَانَ کَبُرَ عَلَیۡکَ اِعۡرَاضُہُمۡ فَاِنِ اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَبۡتَغِیَ نَفَقًا فِی الۡاَرۡضِ

اور (اے رسول) اگر ان کفار کی رُوگردانی آپ پر شاق گذرتی ہے تو اگر آپ سے ہوسکے تو زمین میں کوئی

اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ (انعام ۳۵)

سرنگ تلاش کرلیجیے یا آسمان پر چڑھنے کے لئے کوئی سیڑھی ڈھونڈ لائیے اور پھر ان کیلئے کوئی معجزہ لے آئیے (لیکن اے رسول آپ معجزہ نہیں لاسکیں گے کیونکہ معجزہ دکھانا آپ کے اختیار میں نہیں ہے)۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ معجزہ دکھانا رسولوں کے اختیار میں نہیں ہوتا، یہ صرف اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہوتا ہے اور بس۔

نظرِ بد سے بچانے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَاتَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف ۶۷)

(حضرت یعقوب نے) کہا "اے میرے بیٹو، تم سب ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہونا اور (یہ میری ایک تدبیر ہے لیکن) میں اللہ کی طرف سے آنے والے مصائب کو ذرا سا بھی نہیں روک سکتا، حکم اللہ ہی کا چلتا ہے (جو اس کا حکم ہوگا وہی ہوگا)"۔

توحید فی الخلق

پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وَھُوَ الَّذِیۡٓ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ مَّعۡرُوۡشٰتٍ وَّغَیۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ وَّالنَّخۡلَ وَالزَّرۡعَ مُخۡتَلِفًا اُکُلُہٗ وَالزَّیۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِھًا وَّغَیۡرَ مُتَشَابِہٍ (انعام ۱۴۱)	(اللہ تو) وہ ہے جس نے ایسے باغات پیدا کئے جو چھتریوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور ایسے باغات بھی پیدا کئے جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے جاتے، اسی نے کھجور پیدا کئے اور کھیتی پیدا کی جس میں مختلف قسم کی کھانے کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں، اسی نے زیتون اور انار پیدا کئے جو ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور غیر مشابہ بھی۔
(۲) وَلَقَدۡ خَلَقۡنٰکُمۡ ثُمَّ صَوَّرۡنٰکُمۡ (اعراف ۱۱)	(اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) تحقیق ہم ہی نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری شکل و صورت بنائی۔
(۳) اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ	بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(اعراف ۵۴)

کیا، پھر عرش پر متمکن ہوا، وہی رات کو دن سے چھپا دیتا ہے، دن رات کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے، اسی نے سورج چاند اور تاروں کو پیدا کیا، سب اس کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں، خبردار ہو جاؤ پیدا کرنا اسی کا کام ہے اور حکم بھی اسی کا چلتا ہے، بابرکت ہے اللہ جو رب العالمین ہے۔

(۴) اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا
يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○

(اعراف ۱۹۱)

کیا وہ ایسوں کو (اللہ کا) شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔

(۵) قُلْ هَلْ مِنْ
شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ○

(یونس ۳۴)

(اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے، آپ کہہ دیجئے اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا، پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو (کہ دوسروں کو اللہ کا شریک بناتے ہو)۔

(۶) اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ
شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○
(رعد ۱۶)

کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے اللہ کی مخلوقات کے مثل مخلوقات پیدا کی ہیں جس کی وجہ سے ان پر تخلیق کائنات مشتبہ ہوگئی ہے؟ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا اور زبردست ہے۔

(۷) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِيْمُ ○ (حجر ۸۶)

بے شک آپ کا رب ہی پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

(۸) اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ
لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○
(نحل ۱۷)

کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس کے مثل ہوسکتا ہے جو (کچھ بھی) پیدا نہ کرسکے (یقیناً دونوں یکساں نہیں ہوسکتے) تو پھر (اے لوگو) تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے (کیوں خالق کو چھوڑ کر مخلوق کے پیچھے لگ گئے ہو)۔

(۹) اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ
يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○
قُلْ سِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح خلق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے تو پھر (سمجھ لو کہ) وہ اس کو دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔

فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ
الْاٰخِرَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
(عنکبوت ۱۹ و ۲۰)

(اے رسول) کہدیجئے کہ زمین کی سیر کرو اور دیکھو کہ اللہ نے کس طرح خلق کو پہلی بار پیدا کیا، پھر (وہی) اللہ اس کو (قیامت کے دن) دوبارہ پیدا کریگا، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۰) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○
(عنکبوت ۶۱)

اور (اے رسول) اگر آپ ان (مشرکین) سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو یہ یقیناً یہی کہیں گے کہ اللہ نے، تو پھر یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جارہے ہیں (کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں)۔

(۱۱) اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ○ (روم ۱۱)

اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی اس کو دوبارہ پیدا کریگا، پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۱۲) يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○ وَمِنْ

اللہ ہی بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے، اور جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے، اسی طرح (اے لوگو) تم بھی (زمین سے) نکالے جاؤ گے اور اللہ کی نشانیوں میں

اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ○
(روم ۱۹ و ۲۰)

سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تم
کو مٹی سے بنایا پھر (تم کو انسان بنایا اور
اب) تم انسانی شکل میں (روئے زمین پر)
پھیلے ہوئے ہو۔

(۱۳) وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ
(روم ۲۷)

وہ (اللہ) ہی ہے جو خلق کو پہلی بار پیدا
کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا
کرے گا۔

(۱۴) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ
عَمَدٍ تَرَوْنَھَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ
رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَبَثَّ
فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْھَا
مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ ○ ھٰذَا
خَلْقُ اللّٰہِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ
الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○
(لقمٰن ۱۰ و ۱۱)

اللہ نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا
کیا جیسا کہ تم انہیں دیکھتے ہو اور زمین
میں پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ زمین تم کو لے
کر ڈگمگا نہ جائے اور اسی نے زمین میں
ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے اور ہم نے
آسمان سے پانی نازل کیا، پھر ہم نے اس
پانی سے ہر قسم کی نفیس چیزیں اگائیں،
یہ سب چیزیں تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں،
تو بتاؤ اللہ کے علاوہ (جن کو تم معبود
سمجھتے ہو) انہوں نے کیا پیدا کیا، حقیقت
یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں (کہ
جو خالق نہیں ہیں ان کو پکارتے ہیں،

ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں، ان کو مشکل کشا سمجھتے ہیں)۔

(۱۵) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (لقمٰن ۲۵)

(اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے، آپ کہہ دیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (کہ وہ بے چارگی، بے بسی اور عجز سے پاک ہے، وہ پیدا کرنے والا ہے، پیدا کیا نہیں جاتا، لہذا وہی حاجت روا ہو سکتا ہے، دوسرا نہیں) لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۱۶) قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ○ (فاطر ۴۰)

(اے رسول) آپ ان سے پوچھئے بتاؤ تم نے اپنے شریکوں کو جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو دیکھا (کہ وہ کتنے بے بس ہیں) مجھے بتاؤ کہ انہوں نے زمین کی کونسی چیز کو پیدا کیا، یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کوئی شرکت ہے؟ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کی سند پر وہ (یہ بات کہتے) ہیں؟ (ان میں سے کوئی بات نہیں)

بلکہ یہ ایک فریب ہے جو یہ ظالم لوگ
ایک دوسرے کو دیتے رہتے ہیں۔

(۱۷) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ، اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○
(شوریٰ ۴۹ و ۵۰)

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (کوئی اور ایسا نہیں کرسکتا). وہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں دے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے، بے شک وہی جاننے والا، قدرت والا ہے (کسی دوسرے میں یہ قدرت نہیں کہ بیٹا دے سکے یا بیٹی)۔

(۱۸) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ○ اَلَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○
(زخرف ۹ و ۱۰)

(اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ اس کو غالب، علم والے (اللہ) نے پیدا کیا ہے، (یعنی اس ہی نے) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور جس نے تمہارے لئے زمین میں راستے بنائے تاکہ تم راہ

معلوم کرسکو۔

(۱۹) وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ
یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ
اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
یَعْلَمُوْنَ ○ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ○
(زخرف ۸۶ و ۸۷)

جن جن کو یہ مشرکین اللہ کے علاوہ
پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں
رکھتے (یعنی خود کچھ کرنا تو بڑی بات ہے،
انہیں تو سفارش کا بھی اختیار نہیں کہ
اس اختیار کی بنیاد پر سفارش کرکے ہی
اللہ تعالیٰ سے کرا دیں) البتہ جو حق کے
ساتھ گواہی دیں اور وہ جانتے بھی ہوں
(کہ ان کی گواہی حق ہے، انہیں سفارش
کی اجازت دی جائے گی) اور اگر آپ
ان سے پوچھیں کہ تمہارے ان شریکوں
کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور یہی جواب
دیں گے کہ اللہ نے (یعنی اللہ خالق ہے
اور یہ مخلوق ہیں اور کیونکہ یہ مخلوق ہونے
میں دوسرے کے محتاج ہیں لہذا یہ
دوسروں کی حاجت روائی کیا کرسکتے
ہیں، مشرکین کو ان کے مخلوق ہونے کی
وجہ سے ان کے محتاج ہونے کا اقرار ہے)
تو پھر آخر یہ کہاں بھٹکے ہوئے چلے جارہے،

ہیں (کیوں اللہ اکیلے کو نہیں پکارتے)؟

(۲۰) قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ، اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○

(احقاف ۴ و ۵)

(اے رسول) آپ ان سے کہیئے کہ جن جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو ذرا مجھے بھی تو بتاؤ کہ انہوں نے زمین کی کس چیز کو پیدا کیا ہے یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی شرکت ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علوم (انبیاء) میں سے کوئی اثر (اپنے قول کی سند میں) پیش کرو، اور (تم ہرگز کوئی سند پیش نہیں کرسکتے کہ یہ بھی کسی چیز کے خالق ہیں تو پھر ان کو پکارنا بے سود ہے، ایسی صورت میں) اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اُسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں (وہ سن بھی نہیں سکتے کہ کون ان کو پکار رہا ہے، نہ انہیں اس کا علم ہی ہوتا ہے کہ کوئی انہیں پکار رہا ہے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس کو پکارا جلئے اس کا خالق ہونا، سن سکنا اور پکارنے سے باخبر ہونا ضروری ہے اور کیونکہ یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں لہٰذا صرف اسی کو پکارنا چاہیئے، کسی دوسرے کو پکارنا شرک ہے۔

مندرجہ بالا تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہی خالق ہے لہٰذا وہی اکیلا الٰہ ہے، جو خالق ہوتا ہے وہی اِلٰہ ہوتا ہے یعنی وہی معبود ہوتا ہے وہی حاجت روا ہوتا ہے، وہی مشکل کشا ہوتا ہے، وہی حاضر و ناضر ہوتا ہے وہی دستگیر اور کارساز، وہی حاکم ہوتا ہے وہی قانون ساز، وہی بادشاہ ہوتاہے وہی مالک، وہی عالم الغیب ہوتا ہے وہی باخبر۔

توحید فی الربوبیۃ

اللہ تعالےٰ ہی رب ہے ، وہی پالنے والا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

① اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ (اعراف ۵۴) (یونس ۳)	بے شک تم سب کا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا۔
② قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ○ (یونس ۳۱ و ۳۲)	(اے رسول) ان سے پوچھئے کہ بتاؤ آسمان اور زمین سے تم کو رزق کون دیتا ہے، (تمہارے) کان اور (تمہاری) آنکھوں کا مالک کون ہے، کون بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے اور کون جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ تو یہ لوگ جواب دینگے کہ اللہ، تو پھر (اے رسول) ان سے پوچھئے کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں، یہ ہے اللہ تمہارا رب برحق،

اور حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا
ہے (یعنی ربِ برحق کے علاوہ دوسروں
سے امید رکھنا، دوسروں کو ربّ اور داتا
سمجھنا گمراہی نہیں تو اور کیا ہے) تو پھر
(بتاؤ) تم کدھر (بہکے ہوئے) پھر رہے ہو؟

(۳) قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ○ (طٰہٰ ۵۰)

[فرعون کے سوال کے جواب میں موسیٰ (علیہ السلام) نے] کہا ہمارا ربّ تو وہ ہے
جس نے ہر چیز کو اس کی شکل و صورت
بخشی پھر راہ دکھائی۔

(۴) قَالَ بَلْ رَّبُّکُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَ هُنَّ (انبیآء ۵۶)

[ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے
سوال کے جواب میں] کہا (یہ تمہارے
ربّ نہیں ہیں) بلکہ تمہارا ربّ تو وہ ہے
جو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے
جس نے اِن کو پیدا کیا ہے۔

(۵) اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ○

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات
بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرسکو اور دن
کو روشن بنایا (تاکہ تم کام کرسکو) بے شک
اللہ لوگوں پر (بڑا) فضل کرنے والا ہے،
لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ یہی

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ (مؤمن ۶۱ و ۶۲)

اللہ تمہارا رب ہے (جو) ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، تو پھر تم کہاں بھٹکے ہوئے چلے جا رہے ہو (کیوں صرف اللہ ہی کو رب نہیں مانتے، کیوں دوسروں کو رب بناتے ہو)؟

(۶) وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتَابٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ، اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ (شوریٰ ۱۵)

اور (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں، اللہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔

(۷) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ (زخرف ۶۴)

[عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا] بے شک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، اُسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

(۸) لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ (دخان ۸)

اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، وہی تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے باپ دادوں کا بھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

① لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، اِسْقِ رَبَّكَ (صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ و صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)	تم میں سے کوئی شخص (اپنے غلام سے) اس طرح نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اپنے رب کو پانی پلا (یعنی آقا کو اپنے لئے رب کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے)۔
② وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ (صحیح مسلم)	اور غلام کو بھی نہیں چاہیئے کہ اپنے آقا کو "میرا رب" کہے بلکہ اسے چاہیئے کہ یہ کہے "میرا سردار (میرا آقا)"۔

مندرجہ بالا آیات واحادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ رب وہ ہے جو خالق ہے جو خالق نہیں وہ رب بھی نہیں، لہذا اللہ کے علاوہ کسی کو رب سمجھنا یا کہنا شرک ہے۔

انتباہ:۔ قرآن مجید میں بعض جگہ اللہ تعالیٰ نے "رب" کا لفظ غیر اللہ کے لئے استعمال کیا ہے لیکن ہمیں جو حکم ملا ہے ہمیں اسی کی تعمیل کرنی چاہیئے۔

توحید فی انتظام الکائنات

نظامِ کائنات چلانے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ، ذوالجلال والاکرام، فرماتا ہے :-

(۱) قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ (یونس ۳۱)	(اے رسول) ان سے پوچھیے کہ بتاؤ آسمان اور زمین سے تم کو رزق کون دیتا ہے، (تمہارے) کان اور (تمہاری) آنکھوں کا مالک کون ہے، کون بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے، کون جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے، یہ لوگ کہیں گے کہ (یہ سب کام) اللہ کرتا ہے، تو پھر آپ ان سے کہیئے کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں (کیوں اس کے ساتھ شرک کرتے ہو) ؟

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام کاموں کی تدبیر اللہ تعالےٰ کرتا ہے گویا کائنات کا انتظام اللہ اکیلے کے ہاتھ میں ہے۔

(۲) اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ	اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں

السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا	کے بلند کر رکھا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو،
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ	پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا اور اسی
سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، كُلٌّ	نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا
يَجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى، يُدَبِّرُ	ہے، ہر ایک مقررہ وقت تک گردش
الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ	کر رہا ہے۔ اللہ ہی تمام کاموں کی تدبیر
بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ○	کرتا ہے اور اپنی آیات کو علیحدہ علیحدہ
(رعد ۲)	بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں اپنے رب سے
	ملاقات کرنے کا یقین آجائے۔
(۳) يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ	اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور
وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ	جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے، اصل
الْكِتٰبِ ○ (رعد ۳۹)	کتاب اُسی کے پاس ہے۔
(۴) اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ	کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا
مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ، مَا	کہ (کس طرح) وہ فضائے آسمانی میں
يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ	مسخر کر دئے گئے ہیں، انہیں کوئی نہیں
(نحل ۷۹)	تھام سکتا سوائے اللہ کے۔
(۵) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	(اے رسول ان سے پوچھئے) بتاؤ وہ ہستی
وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ	کون سی ہے جس نے آسمانوں اور زمین
السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ	کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے
حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ	پانی برسایا (کوئی نہیں سوائے ہمارے)

لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا
ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ، بَلْ هُمْ
قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ○ اَمَّنْ جَعَلَ
الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ
اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا
ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ، بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ○
(نمل ۶۰ و ۶۱)

پھر ہم نے ہی بارونق باغ اگلائے، ان
باغوں کے درختوں کا اُگانا تمہارا کام
نہیں تھا (نہ یہ تمہارے بس کی بات تھی)
کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی اِلٰہ ہے
(جو یہ کام کرسکے، اگرچہ انہیں تسلیم ہے
کہ یہ کام کوئی نہیں کرسکتا) پھر بھی یہ
لوگ راہ حق سے ہٹے ہوئے ہیں، (اور
اے رسول ان سے یہ بھی پوچھئے) بتاؤ وہ
کون ہے جس نے زمین کو قرار گاہ بنایا
اور اس میں دریا بنائے اور اس کے لئے
پہاڑ بنائے اور کس نے دو سمندروں کے
درمیان اوٹ بنائی ؟ کیا اللہ کے ساتھ
کوئی اور بھی اِلٰہ ہے (جو یہ کام کرسکے،
کوئی اِلٰہ نہیں سوائے اللہ کے اور یہ
بات انہیں بھی تسلیم ہے) لیکن ان میں
سے اکثر لوگ علم (وفہم) نہیں رکھتے۔

(۶) قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ

(اے رسول ان سے) پوچھئے بتاؤ اگر
اللہ تم پر ہمیشہ قیامت تک کے لئے
رات کردے تو اللہ کے علاوہ کون اِلٰہ ہے،

اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ اَفَلَا تَسْمَعُونَ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيْهِ ، اَفَلَا تُبْصِرُونَ ○ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(قصص ۷۱ تا ۷۳)

جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، تو کیا تم سنتے نہیں (کہ تم سے کیا کہا جا رہا ہے) (اور اے رسول ان سے یہ بھی) پوچھئے بتاؤ اگر اللہ تم پر ہمیشہ قیامت تک کے لئے دن کر دے تو اللہ کے علاوہ کون اِلٰہ ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے جس میں تم آرام کر سکو، تو کیا تم دیکھتے نہیں (کہ اللہ کے علاوہ کسی میں کوئی قدرت نہیں کہ تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکے یا تمہاری مدد کر سکے) اور یہ اسی اللہ کی رحمت ہے جس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم رات کو آرام کر سکو اور (دن کو) اس کا فضل تلاش کر سکو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

(۷) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○

(عنکبوت ۶۱)

(اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے (یہ تسلیم کرنے کے بعد) پھر یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جا

	رہے ہیں؟
⑧ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ، قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ (عنکبوت ۶۳)	اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد کس نے زندہ کر دیا تو یہ لوگ ضرور یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، (تو پھر اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (جو ہر کام کر سکتا ہے جبکہ دوسرے نہیں کر سکتے) لیکن ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے نہیں (کہ جو قادر مطلق نہیں وہ کیا کسی کے کام آسکتے ہیں)۔
⑨ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ○	اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے، پھر زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ، (سرسبز و شاداب) کر دیتا ہے، بے شک عقل والوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں (کہ وہ اپنے اللہ کو پہچان سکیں) اور یہ بھی اس کی

(روم ۲۴ و ۲۵)

نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر (ایک وقت وہ بھی آنے والا ہے کہ زمین و آسمان قائم نہیں رہیں گے، قیامت قائم ہوگی اور) جب وہ تم کو زمین سے نکلنے کے لئے) آواز دے گا تو اس وقت تم سب نکل پڑو گے۔

(۱۰) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے تاکہ وہ تم کو اپنی رحمت کے مزے چکھائے، پھر اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور پھر تم (اس کا) شکرادا کرو۔

(روم ۴۶)

(۱۱) اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ

اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ بادل کو اُبھارتی ہیں، پھر اللہ جس طرح چاہتا ہے بادل کو پھیلا دیتا ہے اور اس کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان میں سے بارش ہونے لگتی ہے، پھر جب اللہ اپنے

يَسْتَبْشِرُوْنَ ○	بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُسے
(روم ۴۸)	برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔
(۱۲) فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ	(اے رسول) آپ اللہ کی رحمت کے
اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا	آثار کو دیکھیں کہ کس طرح وہ زمین کو
اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ	اُس کی موت کے بعد زندہ، (سرسبز و
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○	شاداب) کر دیتا ہے، بے شک وہی
(روم ۵۰)	مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے اور
	وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
(۱۳) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ	کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ	ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ	دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہی
وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ	ہے جس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا،
مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	ہر ایک وقتِ مقررہ تک کے لئے گردش
خَبِيْرٌ ○	کر رہا ہے اور بے شک جو کچھ تم کر رہے
(لقمٰن ۲۹)	ہو اللہ اُس سے خبردار ہے۔
(۱۴) يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ	اللہ ہی ہے جو آسمان سے زمین تک ہر
السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ	کام کی تدبیر کرتا ہے۔
(سجدۃ ۵)	
(۱۵) وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ	اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ

الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ○ (فاطر ۹)

بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم اُس کو ایک مردہ شہر کی طرف لے جاتے ہیں، پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں، اسی طرح (قیامت کے روز مردے بھی زندہ ہو کر) اٹھ کھڑے ہوں گے۔

(۱۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ○ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ

(فاطر ۲۷ و ۲۸)

(اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ ہی آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے (اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ) ہم ہی اس کے ذریعہ مختلف رنگوں کے پھل پیدا کرتے ہیں اور پہاڑوں میں مختلف رنگوں والے قطعات ہیں بعض سفید، بعض سرخ اور بعض سیاہ فام ہیں (یہ سب ہم نے پیدا کئے ہیں) اور اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے بھی مختلف رنگ ہیں (ان سب کو بھی ہم ہی نے پیدا کیا)۔

(۱۷) اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا

بے شک اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں وہ

وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ، اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ (فاطر ۴۱)	اپنی جگہ سے ہل جائیں اور اگر وہ اپنی جگہ سے ہل جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جو ان کو تھام سکے، بے شک اللہ بردبار اور درگذر کرنے والا ہے (کہ ان کے شرک پر ان کو فوراً نہیں پکڑتا)۔
(۱۸) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ، اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى، اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (حٰم سجدة ۳۹)	(اے رسول) اللہ کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ آپ زمین کو دیکھتے ہیں کہ (بے آب و گیاہ) پڑی ہوتی ہے، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور پھلتی پھولتی ہے، بے شک جس نے زمین کو زندہ کر دیا وہی مردوں کو بھی زندہ کریگا، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
(۱۹) اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○ (واقعة ۵۸ و ۵۹)	بتاؤ جو نطفہ تم ڈالتے ہو کیا اُسے تم (انسان) بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟
(۲۰) اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ	بتاؤ جو کچھ تم بوتے ہو اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟

اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○

(واقعہ ۶۳ و ۶۴)

(۲۱) اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○

(واقعہ ۶۸ و ۶۹)

بتاؤ جو پانی تم پیتے ہو اُسے بادل سے تم نازل کرتے ہو یا ہم نازل کرتے ہیں؟

(۲۲) اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ○

(واقعہ ۷۱ و ۷۲)

بتاؤ جو آگ تم جلاتے ہو، کیا تم نے اسکے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم نے؟

(۲۳) اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ، يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ○

(طلاق ۱۲)

اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان اور اتنی ہی زمینیں بنائیں۔ (اللہ کے) احکام آسمانوں اور زمینوں کے درمیان نازل ہوتے رہتے ہیں (یعنی وہی ان کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (وہ اکیلا کائنات کا نظام چلا سکتا ہے) اور تم یہ بھی جان لو کہ اللہ اپنے علم سے ہر چیز

کا احاطہ کئے ہوئے ہے (اور جو کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم رکھتا ہے وہی کائنات کا انتظام سنبھال سکتا ہے)۔

(۲۴) أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَٰفَّٰتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ○ (ملک ۱۹)

کیا انہوں نے اپنے (سروں کے) اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے ہوئے (اڑتے رہتے ہیں) اور کبھی پروں کو سکیڑ بھی لیتے ہیں، انہیں رحمٰن کے علاوہ کوئی نہیں تھام سکتا، بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (اور ہر چیز کو سنبھالے ہوئے ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

أَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ (صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

زمانہ میں ہوں۔ رات اور دن میرے ہاتھ میں ہیں۔

مندرجہ بالا آیات اور حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آسمانوں، زمینوں اور اڑتے ہوئے پرندوں کو اللہ تعالےٰ ہی تھامے ہوئے ہے، نطفے سے بچوں کی تخلیق وہی کرتا ہے، وہی پانی برساتا ہے، وہی بیج اگاتا ہے، وہی درخت پیدا کرتا ہے، وہی آسمان سے زمین تک کا انتظام فرماتا ہے، اجرام فلکی سب اُسی کی نگرانی میں گردش کر رہے ہیں، دریا اُسی کے حکم سے بہ رہے ہیں، دو سمندروں کے درمیان روک

اس نے کر رکھی ہے، دن و رات وہ پیدا کرتا ہے۔ جہاز وہ چلاتا ہے، آسمانوں اور زمینوں میں احکام اُسی کے چل رہے ہیں، گویا پوری کائنات کا نظام اُس کے ہاتھ میں ہے، کسی دوسرے کی اس میں کوئی شرکت نہیں۔

توحید فی الاوّلیت والآخریّت

اللہ تعالےٰ ہی اوّل و آخر، سب سے زیادہ ظاہر اور سب سے زیادہ پوشیدہ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ	اللہ ہی اوّل ہے اور اللہ ہی آخر ہے،
الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ	وہ ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور وہ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○	ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(حدید ۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ	اے اللہ تو ہی اوّل ہے، تجھ سے پہلے
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ	کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے
فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ	بعد کوئی چیز نہیں، تو ہی ظاہر ہے، تجھ
الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ	سے اوپر (یا عیاں تر) کوئی چیز نہیں

وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب مایقول عند النوم واخذ المضجع)

اور توہی باطن ہے، تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔

مندرجہ بالا آیت وحدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ سے پہلے کوئی نہیں تھا۔ ایسا وقت کبھی نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ نہ ہو اور کوئی دوسرا موجود ہے اور نہ ایسا وقت آسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ رہے اور کوئی دوسرا باقی رہ جائے، اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی ابتدار ہے، نہ کوئی انتہا، وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا اور وہ نہ تو کبھی عدم میں تھا اور نہ کبھی معدوم ہوگا، وہ اتنا پوشیدہ ہے کہ اسے نہ کوئی دیکھ سکتا ہے نہ پاسکتا ہے اور اپنے مناظر فطرت اور آیات کی وجہ سے اتنا ظاہر ہے کہ ہر شخص اس کے وجود کا یقین کرسکتا ہے۔

توحید فی شفاء الامراض

بیماری سے شفاء دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

(۱) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○ (شعراء ۸۰)

[ابراہیم (علیہ السلام) کہتے ہیں] جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ ہی مجھے شفاء دیتا ہے۔

(۲) قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ

(اے رسول) کہدیجئے کہ بحر و بر کے اندھیروں سے بلکہ ہر قسم کے کرب (وبے چینی) سے

تُشْرِكُوْنَ ○ (انعام ۶۴)

اللہ ہی نجات دیتا ہے، پھر بھی تم اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو اس طرح دعاء کرتے تھے۔

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ وصحیح مسلم)

اے لوگوں کے رب اس بیماری کو دور کردے، شفاء عطاء فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، کوئی شفاء نہیں سوائے تیری شفاء کے، ایسی شفاء دے کہ کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

توحید فی القضاء

فیصلہ کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ (مؤمن ۲۰)

اللہ سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے (یا حکم صادر فرماتا ہے) اور جن کو یہ مشرکین اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کرسکتے (نہ حکم دے سکتے ہیں)، بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

توحید فی الحقوق

توحید فی العبادۃ

عبادت صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، (اے بندو، اس طرح کہو)

(۱) اِیَّاکَ نَعْبُدُ — (اے اللہ) ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔

(فاتحہ ۴)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۲) یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ — اے لوگو، اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(البقرۃ ۲۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ خالق کی عبادت کرنی چاہئے، جو خالق نہیں وہ عبادت کا بھی مستحق نہیں۔

(۳) وَنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ ○ — اور (اے مومنو، اس طرح کہو) ہم اللہ ہی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(البقرۃ ۱۳۸)

④ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○
(البقرۃ ۱۳۹)

اور (اس طرح کہو) ہم خالص اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں۔

⑤ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا
(آل عمران ۶۴)

(اے رسول) کہدیجیے کہ اے اہل کتاب، ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں (طور پر تسلیم کی گئی) ہے وہ یہ کہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں سوائے اللہ کے اور یہ کہ ہم کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔

⑥ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ (انعام ۱۰۲)

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، لہذا اسی کی عبادت کرو۔

⑦ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (انعام ۵۶)

(اے رسول) کہدیجیے کہ جن جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے ان کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے۔

⑧ اُعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (اعراف ۵۹، ۶۵، ۷۳، ۸۵) (ہود ۵۰، ۶۱، ۸۴)

اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں۔

⑨ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ (یونس ۳)

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے لہذا اسی کی عبادت کرو۔

⑩ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِى الْاَرْضِ، سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (یونس ۱۸)

اور یہ (مشرکین) اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں، (اے رسول) کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کے آسمانوں یا زمین میں ہونے کا علم اللہ کو نہیں (اگر ایسی کوئی ہستی ہوتی تو اللہ کو تو علم ہوتا، جب ایسی کوئی ہستی نہیں تو تم کہاں سے ایسی ہستی گھڑ لائے) اللہ ان کے شرک سے پاک، بلند و بالا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ

۱۔ مشرکینِ مکہ اپنے معبودوں کی عبادت ان کو خالق یا مختار یا حاجت روا یا مشکل کشا سمجھ کر نہیں کرتے تھے بلکہ اللہ تعالٰے کے ہاں سفارشی سمجھ کر ان کی عبادت کرتے تھے اور سفارشی وہ ہوتا ہے جس کو خود کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

۲۔ اللہ تعالٰے کے ہاں سفارش کرنے والا کوئی نہیں، اگر آسمانوں میں یا زمین پر کہیں اس کا وجود ہوتا تو اللہ تعالٰے کو پہلے علم ہوتا اور جب اللہ تعالٰے کے علم میں ایسی کوئی ہستی نہیں جس کو اللہ تعالٰے نے سفارشی بنایا ہو تو خود ان مشرکین کا کسی ہستی کو

سفارشی بنالینا بالکل جہالت ہے۔

۳۔ سفارشی سمجھ کر بھی عبادت کرنا شرک ہے۔

(۱۱) قُلْ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ (یونس ۱۰۴)	(اے رسول) کہہ دیجئے اے لوگو، اگر تم کو میرے دین میں کسی طرح کا شک ہے تو (سن لو) کہ اللہ کے علاوہ جن ہستیوں کی عبادت تم کرتے ہو، میں اُن کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عبادت کا مستحق وہ ہے جس کے ہاتھ میں موت (وزیست) ہے اور ایسی کوئی ہستی نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے، لہٰذا اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت حرام اور شرک ہے۔

(۱۲) الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ○ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ (ہود ۱ و ۲)	یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم کردی گئی ہیں پھر حکیم وخبیر کی طرف سے علیحدہ علیحدہ کردی گئی ہیں (تاکہ الجھن اور پیچیدگی باقی نہ رہے، اس کتاب میں سب سے اہم حکم یہ ہے کہ کسی کی عبادت نہ کرو سوائے اللہ کے۔

(۱۳) وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ	اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں

وَالْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ (ہود ۱۲۳)

کا علم اللہ ہی کو ہے، اسی کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں، لہٰذا بس اسی کی عبادت کرو۔

(۱۴) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ، اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (یوسف ۴۰)

حکم کسی کا نہیں چلتا سوائے اللہ کے، اسی نے حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کی جائے، یہی سیدھا دین ہے۔

(۱۵) قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ، اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ○ (رعد ۳۶)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ بناؤں، میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔

(۱۶) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ (نحل ۳۶)

اور ہم نے ہر قوم میں ایک رسول بھیجا (جس نے اپنی قوم سے یہی کہا) کہ اللہ کی عبادت کرو۔

(۱۷) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (اسراء ۲۳)

اور (اے رسول) آپ کے رب نے حکم دے دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو۔

(۱۸) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تم ہی جیسا

مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ (کہف ۱۱۰)

ایک انسان ہوں (البتہ) میرے پاس وحی آتی ہے کہ بے شک تمہارا اِلٰہ بس ایک ہی اِلٰہ ہے، لہٰذا جس شخص کو اپنے رب سے ملاقات کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

(۱۹) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ، هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ○ (مریم ۶۵)

آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے سب کا رب (اللہ ہی ہے) لہٰذا اُسی کی عبادت کرو اور اُسی کی عبادت پر جمے رہو، کیا تمہارے علم میں ایسی کوئی ہستی ہے (جو اس کی سی صفات رکھتا ہو اور) جس کے ویسے ہی صفاتی نام ہوں (جیسے اللہ کے)۔

(۲۰) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ (انبیاء ۲۵)

اور (اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اس کو ہم نے یہی وحی بھیجی کہ بے شک میرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے لہٰذا میری ہی عبادت کرو۔

(۲۱) اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ○ (انبیاء ۹۲)

میں ہی تمہارا رب ہوں لہٰذا میری ہی عبادت کرو۔

(۲۲) وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ، وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ○ (حج ۷۱)	اور یہ (مشرکین) اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی عبادت کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ ان کے پاس اس کے لئے کوئی دلیل ہے۔ ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔
(۲۳) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى، اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○ (زمر ۳)	اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں، بے شک اللہ (قیامت کے دن) ان تمام باتوں میں جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ فرمائے گا، بے شک اللہ جھوٹے، ناشکرے کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے بھی کسی دوسرے کو وسیلہ نہ بنائے اور اگر کوئی شخص کسی کو وسیلہ بنائے پھر اس وسیلہ کی عبادت کرنے لگے یا اُسے کارساز سمجھنے لگے، یا کارساز نہ سمجھے لیکن اس کو اس لئے پکارے کہ وہ اللہ تعالےٰ تک رسائی کرادے، یہ اس کے تمام افعال شرک ہیں، کفارِ مکہ ان ہی شرکیہ افعال میں ملوث تھے، اللہ تعالےٰ ان کی تردید کر رہا ہے۔

(۲۴) قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○ (زمر ۱۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں، دین کو خالص اُس کے لئے مانتے ہوئے۔

(۲۵) قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ○ (زمر ۱۴)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ کی عبادت کرتا ہوں دین کو خالص اُس کے لئے مانتے ہوئے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۲۶) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (ذٰریٰت ۵۶)

اور میں نے جن وانس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ (صحیح مسلم باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں اور ہم عبادت نہیں کرتے مگر اللہ اکیلے کی۔

توحید فی الاطاعۃ

اطاعت وفرماں برداری صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

اللہ تعالےٰ ہمارا حاکم ہے اور حقیقی حاکم ہے، اس کی حکومت ازلی و ابدی ہے، اس کی اطاعت غیر محدود وغیر مشروط ہے، اطاعت کرانا اسی کا حق ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (ذٰریات ۵۶)
اور میں نے جن وانس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

عبادت ایک جامع لفظ ہے، اس سے صرف نماز یا روزہ یا اسی قسم کے دوسرے افعال مراد لینا صحیح نہیں، اس لئے کہ پھر پوری زندگی یہی اعمال کرنے ضروری ہوں گے، دوسرے اعمال کا کرنا مقصدِ تخلیق کے منافی ہوگا، نہ کاروبار رہے گا نہ کھانا اور پینا اور نہ شادی و بیاہ، نتیجہ یہ نکلے گا کہ نسلِ انسانی ختم ہو جائے گی، نہ زندگی ہوگی، نہ عبادت، مقصدِ تخلیق پورا نہیں ہوگا۔

مزید برآں نماز وروزہ اگرچہ عبادت ہیں لیکن ہر حالت میں نہیں۔ مثلاً

(۱) مغرب کی تین رکعت کے بجائے اگر کوئی شخص چار رکعت پڑھے تو وہ لغوی اعتبار سے تو عابد ہوگا اور اس کی نماز عبادت کہلائے گی لیکن شرعی اعتبار سے وہ عابد نہیں ہوگا، نہ اس کی نماز عبادت کہلائے گی بلکہ وہ اللہ

تعالےٰ کا باغی قرار پائے گا، اس کی نماز، عبادت تو کجا بغاوت کہلائے گی اور اس طرح مقصدِ تخلیق فوت ہو جائے گا۔

(۲) اسی طرح اگر کوئی شخص نمازِ فجر اور طلوعِ آفتاب کے درمیان نوافل ادا کرتا ہے تو وہ لغوی طور پر تو عابد ہو گا لیکن شرعاً وہ اللہ تعالےٰ کا باغی کہلائے گا۔

(۳) اسی طرح اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھے تو اس کا وہ روزہ عبادت نہیں ہو گا، اس روزہ کو ثواب یا عبادت سمجھنے والا نہ صرف گناہ گار ہو گا بلکہ کافر ہو جائے گا۔

اس قسم کی متعدد مثالیں دی جا سکتی ہیں، غور کیجئے آخر یہ عبادتیں بغاوت کیوں شمار ہو رہی ہیں، اگر آپ ذرا بھی غور کریں گے تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ عبادتیں اللہ تعالےٰ کے احکام کے ماتحت نہیں کی جا رہیں لہذا عبادت نہیں رہیں، ان عبادتوں میں اللہ تبارک وتعالےٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے اس کی اطاعت سے انحراف ہوتا ہے لہذا انہیں شرعاً عبادت نہیں کہا جا سکتا۔

مندرجہ بالا وضاحت سے یہ نتیجہ نکلا کہ عبادت دراصل اطاعت کا نام ہے، مندرجہ ذیل آیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے۔

لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ   شیطان کی عبادت نہ کرو۔

(یٰسٓ ۶۰)

غور فرمائیے کیا کوئی شخص شیطان کو سجدہ کرتا ہے، کیا کوئی اس کے نام پر

قربانی کرتا ہے، اس کے نام کا وظیفہ پڑھتا ہے، اس کے نام پر صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ ہرگز نہیں، تو پھر آخر شیطان کی عبادت سے کیا مراد ہے، ظاہر ہے کہ شیطان کی عبادت سے شیطان کی اطاعت مراد ہے۔ شیطان کی اطاعت کرکے لوگ کفر و شرک، فسق و فجور، عصیان و طغیان میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں، اسی لئے آگے اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ (یٰسٓ ۶۱) میری عبادت کرو، یہی صراطِ مستقیم ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے شیطان کی عبادت کے مقابلہ میں اپنی عبادت کا ذکر فرمایا، کیونکہ شیطان کی عبادت سے شیطان کی اطاعت مراد ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اللہ تعالےٰ کی اطاعت مراد ہے، دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عبادت اطاعت ہے اور اطاعت عبادت ہے۔

مندرجہ بالا مباحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے انسانوں اور جنّات کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا یعنی اپنی اطاعت کے لئے پیدا کیا، لہٰذا اطاعت صرف اللہ تعالےٰ کا حق ہے، جبتک اس کی اجازت نہ ہو کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جاسکتی، اگر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی اطاعت کی جائے تو یہ شرک فی الاطاعت یعنی شرک فی العبادت ہوگا اور اس شرک سے بڑا اور کونسا شرک ہوگا کہ جس شرک سے مقصد حیات ہی تہ و بالا ہو جائے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ تمہارا الٰہ (یعنی حاکم، بادشاہ ....)

فَلَهٗ اَسْلِمُوْا   صرف ایک ہے لہٰذا صرف اُسی کی اطاعت
(حج ۳۴)   کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اطاعت اِلٰہ کا حق ہے، اور کیونکہ اللہ اکیلا اِلٰہ ہے لہٰذا اطاعت صرف اللہ کی ہونی چاہیئے، کسی دوسرے کی اطاعت کرنا اس کو اِلٰہ بنا لینا ہے اور یہ شرک ہے۔

اسی اطاعت کا دوسرا نام اسلام ہے، اسلام کے معنٰی ہیں "اللہ تعالےٰ کی اطاعت یا فرماں برداری" لہٰذا جو شخص اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرتا ہے وہ فرماں بردار یعنی مسلم ہے اور جو اطاعتِ الٰہی سے منہ موڑتا ہے وہ نافرمان یعنی غیر مسلم ہے، اُس نے مقصدِ حیات کو پس پشت ڈال دیا، وہ باغی ہے کہ اپنے خالق کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتا ہے حالانکہ خالق نے اُسے پیدا ہی اسی مقصد کے لئے کیا تھا۔

اسلام ہی وہ ضابطۂ حیات ہے جس کے مطابق ہر شخص کو اپنی زندگی گذارنی چاہیئے اگر زندگی کے تمام کاروبار میں اللہ تعالےٰ کی اطاعت جلوہ گر ہے تو وہ تمام کاروبار عبادت ہو گا، نماز اگر اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق پڑھی گئی تو وہ نماز عبادت ہے، روزہ اگر اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق رکھا گیا تو روزہ عبادت ہے، تجارت اگر اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق کی گئی تو وہ تجارت عبادت ہے، اسی طرح زندگی کے تمام کام، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، شادی بیاہ، لین دین، طلاق و عتاق، جنگ و جدال، بغض و عناد، محبت و مواسات وغیرہ اگر اللہ تعالےٰ جل جلالہ کے احکام کے مطابق کئے جا رہے ہیں

تو وہ سب عبادت ہیں، اس طرح تمام زندگی عبادت بن جائے گی اور مقصدِ تخلیق پورا ہو جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ اِمْرَاَتِكَ (صحیح بخاری کتاب الایمان)	جو خرچ بھی تم اللہ کو خوش کرنے کے لئے کرو گے اس پر تمہیں ضرور ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب دیا جائے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے۔

الغرض جنّ و انس صرف اللہ تعالےٰ کی اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، انہیں صرف اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○ (کہف ۲۶)	اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

کسی دوسرے کی اطاعت اللہ تعالےٰ کے حکم یا اجازت کے بغیر کرنا، اللہ تعالےٰ کے حق میں دوسرے کو شریک کرنا ہے، رسولوں کی اطاعت اللہ تعالےٰ کے حکم سے کی جاتی ہے لہذا رسولوں کی اطاعت شرک نہیں ہوتی بلکہ وہ عین اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہوتی ہے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (نسآء ۸۰)	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی۔
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (نسآء ۶۴)	کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر (صرف) اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت

کی جائے۔

خلیفہ، امراء اور ماں باپ وغیرہ کی اطاعت بھی اللہ تعالےٰ کے حکم واجازت سے کی جاتی ہے لیکن ان کی اطاعت محدود و مشروط ہوتی ہے، ان کی اطاعت کسی ایسے کام میں نہیں کی جاسکتی جس کام کے کرنے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) اِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ (صحیح بخاری کتاب الاحکام و صحیح مسلم کتاب الامارۃ)	جب (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کا حکم دیا جائے تو وہ حکم نہ سننا چاہیئے اور نہ اس کی اطاعت کرنی چاہیئے۔
(۲) اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ (صحیح بخاری کتاب الاحکام وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)	اطاعت صرف نیک کاموں میں کی جاتی ہے۔
(۳) لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)	اللہ کی نافرمانی میں کسی اطاعت نہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا (لقمٰن ۱۵)	اور اگر تمہارے ماں، باپ یہ کوشش کریں کہ تم میرے ساتھ شرک کرو جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرنا۔
(۲) وَاِنْ جَاهَدَاكَ	اور اگر تمہارے ماں باپ یہ کوشش کریں

لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا (عنکبوت ۸)

کہ تم میرے ساتھ شرک کرو جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرنا۔

مندرجہ بالا آیات واحادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اطاعت صرف اِلٰہ کا حق ہے اور کیونکہ الٰہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے، لہٰذا اطاعت کسی کا حق نہیں سوائے اللہ کے، اللہ کی اطاعت غیر محدود اور غیر مشروط ہے، وہی اکیلا ہمارا مطاع ہے، وہی حاکم ہے، اس کی اجازت کے بغیر یا اس کی نافرمانی کے کام میں کسی دوسرے کی اطاعت حرام ہے۔

توحید فی الرضاء

نیک کام صرف اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کیلئے کئے جائیں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (فرقان ۴۳)

(اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا اِلٰہ بنالیا ہے (یعنی اپنی خواہش کا تابع ہے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنی خواہش اور خوشی کی خاطر کوئی کام نہ کرے بلکہ اللہ تعالےٰ کی خواہش اور خوشنودی کے لئے کام کرے، اپنی خوشی کے لئے کام

کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے لاپرواہی برتنا گویا اپنی خواہش کا بندہ بن جاتا ہے۔

(۲) اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً (جاثیۃ ۲۳)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا اِلٰہ بنالیا ہے اور (وہ ایسا شخص ہے کہ) اللہ نے اس کو باوجود علم کے گمراہی میں ڈال دیا ہے، اس کے کان اور قلب پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے۔

جو شخص اپنی مرضی ہی کا تابع بن جائے تو گویا اس نے اپنی مرضی کو الٰہ بنالیا، یہ ایسی خصلت ہے کہ اس کے نتیجے میں گمراہی کے سوا اور کچھ نہیں ملتا، کانوں اور دل پر مہر لگ جاتی ہے، آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے، عقل بے کار ہو جاتی ہے، اچھے اور برے کی تمیز اٹھ جاتی ہے، ان نتائج کا فطری تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص گمراہی سے نہیں نکل سکتا۔

(۳) وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ ۲۷۲)

تم خرچ نہیں کرتے مگر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے (تو ایسی صورت میں) جو مال بھی تم خرچ کرو گے اس کا بدلہ تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۴) فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

اہل قرابت، مسکین اور مسافر کو ان کا

وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
(روم ۳۸)

حق دیتے رہا کرو، یہ چیز ان لوگوں کے
لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا کے
طلب گار ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح
ونجات حاصل کرنے والے ہیں۔

⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ
وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ
رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ
صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ
وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا
يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ
اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا
ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ
فَطَلٌّ ، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اے ایمان والو، احسان جتا کر اور اذیت
پہنچا کر اپنے صدقات کو ضائع نہ
کرو (اور اس جیسے (نہ بن جاؤ) جو
لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتا
ہے، نہ اللہ پر ایمان لاتا ہے اور نہ
یوم آخرت پر، اس کی مثال ایسی ہے
جیسے چمکدار پتھر پر خاک پڑی ہو پھر
بارش ہو تو (وہ خاک کو بہا کر لے جائے
اور) پتھر کو صاف کر دے (لوگوں کو
دکھانے کے لئے دیئے ہوئے صدقات
اسی طرح ضائع ہو جاتے ہیں اور دینے
والے کا اعمال نامہ ان صدقات سے
بالکل صاف ہو جاتا ہے) یہ ریاکار
لوگ اپنے اعمال کا کوئی صلہ حاصل
نہیں کر سکتے اور نہ اللہ ایسے کافروں

بَصِيرٌ ○ (البقرۃ ۲۶۴ و ۲۶۵)

کو ہدایت دیتا ہے، اور جو لوگ اپنے مال اللہ (تعالیٰ) کی رضا جوئی اور خلوص نیت سے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی بلندی پر واقع ہو، اگر اس باغ پر بارش ہوتی ہے تو اس میں دو گنے پھل آتے ہیں اور اگر بارش نہ بھی ہو تو پھوار ہی کافی ہے (یعنی ہر حال میں خلوص نیت کا اجر ملتا ہے) اور اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

(۶) وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ○ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ○ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ○ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ○ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ○

(اللیل ۱۷ تا ۲۱)

جو متقی ہے اسے دوزخ سے بچا لیا جائے گا، یعنی اس شخص کو جو اس لئے اپنا مال دیتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے، اس لئے نہیں دیتا کہ اس پر کسی کا احسان ہے جس کا وہ بدلہ اتار رہا ہے بلکہ محض اپنے رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لئے دیتا ہے ایسا شخص عنقریب راضی ہو جائے گا (یعنی جنت میں خوش و خرم ہوگا)۔

(۷) لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ○ (البقرۃ ۱۳۹)

اے ایمان والو کہدو کہ) ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے

لئے ہیں اور ہم (تمام اعمال) خالص اللہ کے لئے کرتے ہیں۔

⑧ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (نسآء ۱۱۴)

اور جو شخص یہ نیک کام اللہ کی خوشنودی کے لئے کرے گا تو ہم اس کو اجرِ عظیم دیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ (رواہ احمد عن شداد ورواتہ ثقات ـ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۲۲۲ وسندہ حسن)

جس نے دکھلانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لئے صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔

الغرض تمام کام اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے کرنے چاہئیں اور تمام کام ہی نہیں بلکہ پوری زندگی صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہونی چاہیئے۔ موت وزیست سب اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے وقف ہونی چاہئیں، نہ عبادات میں کسی کو شریک کیا جاسکتا ہے اور نہ موت وزیست میں، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ

(اے رسول) کہدیجئے بے شک میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت

اَلْعَالَمِیْنَ ○ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (انعام ۱۶۲ و ۱۶۳)

(سب) اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں (کہ ان چیزوں میں اس کا حصہ ہو)، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلم ہوں۔

توحید فی الخشیۃ

صرف اللہ تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

(۱) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَیْدِیَكُمْ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً (نساء ۷۷)

(اے رسول) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو (پہلے) یہ حکم دیا گیا تھا کہ (ابھی) ہاتھ کو روکے رکھو (جنگ نہ کرو) البتہ نماز پڑھتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو لیکن جب ان پر جنگ فرض کر دی گئی تو ان میں سے ایک جماعت لوگوں سے اس طرح ڈرتی ہے جس طرح اللہ سے ڈرنا چاہیئے بلکہ اللہ سے بھی زیادہ ڈرتی ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ لوگوں سے اس طرح ڈرنا گویا کہ وہ نفع و نقصان

پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں جائز نہیں، ڈرنا صرف اللہ ہی سے چاہیئے اس لئے کہ نفع و نقصان اس کے ہاتھ میں ہے۔

② اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (آل عمران ۱۷۵)	یہ تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے (تم کو) ڈراتا ہے لیکن اگر تم مومن ہو تو ان سے نہ ڈرنا بلکہ مجھ ہی سے ڈرنا۔
③ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (توبہ ۱۳)	کیا تم ان (کافروں) سے ڈرتے ہو؛ حالانکہ اگر تم مومن ہو تو (تمہارے لئے) اللہ ہی حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔
④ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ○ (نحل ۵۱)	اور اللہ نے فرما دیا ہے کہ دو اِلٰہ نہ بناؤ، اِلٰہ تو بس وہی ایک الٰہ ہے (اور اس نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ) بس مجھ ہی سے ڈرا کرو۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اِلٰہ صرف اللہ تعالےٰ ہے اور کیونکہ صرف الٰہ ہی حقدار ہے کہ اُس سے ڈرا جائے لہذا صرف اللہ تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

⑤ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ	اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ تعمیر کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے، ایسے

اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَ ○ ہی لوگ ہدایت یاب ہو سکتے ہیں۔

(توبۃ ۱۸)

توحید فی التوکّل

بھروسہ صرف اللہ تعالےٰ پر کرنا چاہیئے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ (آل عمران ۱۵۹) پھر جب آپ کسی کام کا ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کریں۔

(۲) وَعَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ (آل عمران ۱۶۰) اور مؤمنین کو چاہیئے کہ صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

(ابراہیم ۱۱)

(۳) وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَکَّلُوۡۤا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ○ اور اگر تم مؤمن ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔

(مآئدۃ ۲۳)

(۴) لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ فِیۡ مَوَاطِنَ کَثِیۡرَةٍ وَّیَوۡمَ حُنَیۡنٍ اِذۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ کَثۡرَتُکُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡکُمۡ شَیۡئًا وَّضَاقَتۡ اللہ نے بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد کی ہے اور جنگ حنین میں تمہاری مدد کی ہے جب کہ تمہیں اپنی کثرت پر ناز تھا تو وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہیں آئی

عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ○ (توبہ ۲۵)	اور زمین با وجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی، پھر تم نے پیٹھ پھیر لی۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مادی وسائل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے۔

⑤ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ (توبہ ۱۲۹)	پھر اگر یہ کافر (اسلام سے) منہ موڑیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، کوئی اِلٰہ نہیں سوائے اسکے، اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔
⑥ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ○ (یونس ۸۴)	موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا "اے میری قوم، اگر تم اللہ پر ایمان لے آئے ہو اور مسلم بن گئے ہو تو پھر اللہ ہی پر بھروسہ کرو"
⑦ كِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ○ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ (ہود ۵۵ و ۵۶)	(حضرت ہود نے اپنی قوم سے فرمایا) تم سب مل کر میرے خلاف کوئی تدبیر کر دو پھر مجھے مہلت نہ دو، میں تو اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔
⑧ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ	آسمانوں کی اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا

وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (ہود ۱۲۳)

علم اللہ ہی کو ہے: تمام کام اُسی کی طرف لوٹتے ہیں، تو پھر اُسی کی عبادت کرو اور اُسی پر بھروسہ کرو اور (یہ بات ذہن نشین کر لو کہ) تمہارا رب تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

(۹) قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ○ (رعد ۳۰)

(اے رسول) کہہ دیجیے وہ (اللہ) ہی میرا رب ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۱۰) وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ (ابراہیم ۱۲)

بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

(۱۱) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ (فرقان ۵۸)

اور (اے رسول) اُس حیّ (وقیوم) پر بھروسہ کیجیے جو (کبھی) نہیں مریگا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بھروسہ اس ہستی پر کرنا چاہیئے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، مرنے والوں پر بھروسہ کرنا بے سود ہے۔

(۱۲) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ (شعرآء ۲۱۷)

(اللہ) غالب اور مہربان پر بھروسہ کرو۔

(۱۳) فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (نمل ۷۹)

تو (اے رسول) آپ بس اللہ پر توکل کریں۔

(۱۴) وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
(احزاب ۳ و ۴۸)

اور آپ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

(۱۵) قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا
(ملک ۲۹)

(اے رسول) کہہ دیجئے وہ رحمٰن ہے جس
پر ہم ایمان لائے اور اسی پر ہم بھروسہ
کرتے ہیں۔

(۱۶) وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَآ اَظُنُّ
اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝ ..
..... وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ
يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ
فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى
عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ
لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝
(کہف ۳۵ و ۴۲)

باغ کا مالک اپنے باغ میں داخل ہوا
اس حال میں کہ وہ اپنے نفس پر ظلم
کر رہا تھا (یعنی باغ پر بھروسہ کر کے اپنے
حق میں ظلم کر رہا تھا) وہ کہہ رہا تھا میں
نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہوگا
.... (پھر ایک دن ایسا ہوا کہ)
اس کے پھلوں کو عذاب نے آگھیرا اور باغ
اپنی چھتریوں پر گر پڑا، تو جو مال اس نے
اس پر خرچ کیا تھا اس پر حسرت سے ہاتھ
ملنے لگا اور کہنے لگا اے کاش، میں نے
اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا
(یعنی مادی وسائل پر بھروسہ کر کے اللہ
تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کیا ہوتا)۔

توحید فی الاعتکاف

اعتکاف صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

اعتکاف کے معنیٰ یہ ہیں کہ عبادت کی نیت سے کسی خاص مقام پر کچھ دیر کے لئے اپنے آپ کو روک لینا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وَجٰوَزْنَا بِبَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّھُمْ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ ط قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْھَلُوْنَ ○ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا ھُمْ فِیْہِ وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(اعراف ۱۳۸-۱۳۹)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرایا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے سامنے اعتکاف کر رہے تھے، بنی اسرائیل کہنے لگے اے موسیٰ جیسے ان لوگوں کے الٰہ ہیں ہمارے لئے بھی ایسا الٰہ بنا دیجئے، موسیٰ نے کہا تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو، یہ لوگ جس شغل میں ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو کام یہ کر رہے ہیں وہ (سراسر) باطل ہے۔

(۲) وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰھِیْمَ رُشْدَہٗ مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا بِہٖ عٰلِمِیْنَ ○ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ

اور یقیناً اس سے پہلے ہم نے ابراہیم کو ہدایت بخشی تھی اور ہم ان کے حال سے بخوبی واقف تھے جب انہوں نے اپنے

وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ○ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ○ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (انبیاء ۵۲ تا ۵۴)	باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ کیسی مورتیں ہیں جن کا اعتکاف تم کر رہے ہو، وہ کہنے لگے ہم نے اپنے آباء واجداد کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے، ابراہیم نے کہا تم بھی گمراہی میں مبتلا ہو اور تمہارے آباء واجداد بھی صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔
(۳) وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ (البقرۃ ۱۲۵)	اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھیں۔

سب اللہ کیلئے محتاج ہیں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

(۱) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ○ (قصص ۲۴)	موسٰی (علیہ السلام) نے کہا اے میرے رب جو خیر تو مجھ پر نازل فرمائے میں اس کا فقیر و محتاج ہوں۔
(۲) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	اے لوگو، تم سب اللہ کے محتاج و فقیر

اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ هُوَالْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ○	ہو اور اللہ ہی غنی اور تعریف والا ہے۔
(فاطر ۱۵)	
(۳) وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ (محمد ۳۸)	اللہ ہی غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔
(۴) يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (رحمٰن ۲۹)	آسمانوں اور زمین میں جو ہستیاں ہیں وہ سب اللہ ہی سے مانگتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم)	اے میرے بندو، تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں لہٰذا کھانا مجھ سے مانگا کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں کپڑے پہناؤں لہٰذا کپڑے مجھ سے مانگا کرو، میں تمہیں کپڑے پہناؤں گا۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث سے معلوم ہوا کہ سب اللہ اکیلے کے محتاج ہیں، سب کو اُسی سے اپنی ضروریات طلب کرنی چاہئیں، کسی دوسرے کا اپنے کو محتاج یا فقیر سمجھنا یا کسی دوسرے کا فقیر بننا یہ سب شرک ہے۔

توحید فی جعل الامام

لوگوں کے لئے امام بنانا صرف اللہ تعالےٰ کا حق ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

① وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ، قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ، قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ، قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ○ (البقرة ۱۲۴)

جب ابراہیم کی اس کے ربّ نے چند باتوں میں آزمائش کی تو وہ ان سب میں پورے اترے ، اللہ نے فرمایا (اے ابراہیم) میں تم کو لوگوں کا امام بنا رہا ہوں انہوں نے کہا اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنانا)، اللہ نے فرمایا (ہاں بناؤں گا لیکن) میرا یہ عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ کہ "میری ذرّیت میں سے بھی (امام بنانا)" اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ امام بنانا اللہ تعالےٰ کا کام ہے ، یہ کام بندوں کا نہیں کہ وہ خود کسی کو امام بنا کر اس کی پیروی کرنے لگ جائیں۔

② وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا (انبیاء ۷۳)

اور ان (انبیاء) کو ہم نے امام بنایا تھا ، وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔

(۳) وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ○ (سجدة ۲۴)

اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے امام بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے (ایسی حالت میں) جبکہ وہ ثابت قدم رہے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین بھی رکھتے تھے۔

مندرجہ بالاآیات سے معلوم ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالےٰ کا کام ہے، اللہ تعالےٰ نبیوں کو امام بناتا ہے، ان کے پاس وحی بھیجتا ہے، وہ نبی اس وحی کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت کا راستہ بتاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ جن کو امام بناتا ہے وہ ثابت قدم رہتے ہیں اور ہدایت دیتے رہتے ہیں، ایسا نہیں ہوتا کہ ان کے قدم ڈگمگا جائیں اور وہ ہمت ہار کر گوشہ نشین ہو جائیں، نہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ ڈر کر یا تقیّہ کر کے ہدایت دینے کے بجائے گمراہی کی باتیں بتانا شروع کر دیں۔

بندوں کو صرف اللہ تعالےٰ کا ہونا چاہیئے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ (البقرة ۱۵۶)

اور (اے رسول) صابرین کو خوشخبری سنا دیجئے (یعنی ان لوگوں کو) جو ایسے وقت میں جب کہ ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں "بے شک ہم اللہ

کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲) قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا (البقرة ۱۳۵)

(اے رسول) کہدیجئے کہ ہم تو بس ملّتِ ابراہیم کی پیروی کرتے ہیں جو ایک اللہ کے ہو گئے تھے۔

(۳) مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا (آل عمران ۶۷)

ابراہیم نہ یہودی تھے، نہ عیسائی، وہ تو بس ایک اللہ کی طرف جھکنے والے مسلم تھے۔

(۴) فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (آل عمران ۹۵)

لہذا تم بھی ابراہیم کی ملّت کی پیروی کرو جو اللہ کی طرف مائل تھے۔

(۵) وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (نسآء ۱۲۵)

اور دین کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے، نیکی کرتا رہے اور ابراہیم کی ملّت کی پیروی کرے جو ایک اللہ کی طرف مائل تھے۔

(۶) اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

(ابراہیم علیہ السلام) یہ کہا کرتے تھے "میں یکسو ہو کر صرف اس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو

(انعام ۷۹) — پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے وقت یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے تھے (مسند احمد و ابن ماجہ وسندہ لا بأس بہ۔ مرعاۃ المفاتیح جلد ۲ صفحہ ۳۵۸) اور آپ کی اتباع میں مسلمین بھی یہ آیت تلاوت کرتے ہیں۔

⑦ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (انعام ۱۶۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے مجھے میرے رب نے سیدھے راستہ کی ہدایت کر دی ہے یعنی اس دین کی ہدایت کر دی ہے جو سیدھا اور ابراہیم کا دین ہے جو ایک اللہ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔

⑧ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا (یونس ۱۰۵)

(اے رسول آپ کہہ دیجئے) مجھے یہ حکم ملا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہوں اور (اے رسول) آپ یکسو ہو کر دین (اسلام) کی پیروی کرتے رہیئے۔

⑨ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا (روم ۳۰)

(اے رسول) آپ تو بس ایک اللہ کے ہو کر دین کی پیروی کرتے رہیئے۔

⑩ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (حج ۳۱)

اور (اے مسلمین تم بھی) ایک اللہ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ شرک نہ کرو۔

(۱۱) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ (بينۃ ۵)

اہل کتاب کو بھی یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں اور یکسو ہو کر صرف (اللہ کے) دین کو مانیں۔

توحید فی الحبّ

شدید ترین محبّت صرف اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیئے اور دوسروں سے محبّت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

(۱) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ، وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (بقرۃ ۱۶۵)

بعض لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں، اُن سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے کرنی چاہیئے اور جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ سے شدید ترین محبت کرتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دوسروں سے اللہ تعالےٰ کے برابر محبت کرنا شرک ہے۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اے ایمان والو، میرے اور اپنے دشمنوں

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ (ممتحنة ۱) — کو دوست نہ بناؤ۔

(۳) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ (ممتحنة ۱۳) — اے ایمان والو، ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ نے غضب کیا ہے۔

(۴) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (توبة ۲۳) — اے ایمان والو، اپنے آباء و اجداد اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے محبت کریں اور جو لوگ تم میں سے ان کو دوست بنائیں گے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

(۵) لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ (مجادلة ۲۲) — (اے رسول) جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں انہیں آپ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوئے نہ دیکھیں گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

(۶) قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ — (اے رسول) کہہ دیجئے کہ اگر تم کو تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی

وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۣاقْتَرَفْتُمُوْهَا	تمہاری بیویاں، تمہارے عزیز و اقارب،
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ	وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، وہ تجارت
مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ	جس کے مندا ہونے سے تم ڈرتے رہتے
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ	ہو اور وہ مکانات جو تم کو بہت پسند ہیں،
فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ	اللہ، اس کے رسول اور اس کے راستہ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي	میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○	تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا
(توبہ ۲۴)	حکم (یعنی عذاب) بھیجدے، اللہ فاسق
	لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ	تین باتیں جس شخص میں ہوں اس نے ایمان
حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَ	کی مٹھاس پالی (۱) جس کو اللہ اور اس
رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا	کا رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں
وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا	(۲) جو کسی بندے سے محبت نہ کرے
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ	مگر اللہ عزوجل کے لئے اور (۳) جو
يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ	کفر میں واپس جانے کو، اس کے بعد کہ اللہ
اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي	نے اس کو کفر سے نجات دے دی، اتنا
النَّارِ (صحیح بخاری کتاب الایمان	برا سمجھے جتنا برا آگ میں ڈالا جانے کو۔
وصحیح مسلم کتاب الایمان)	

مندرجہ بالا آیات وحدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرے، اس کے برابر بھی کسی سے محبت نہ کرے، کسی دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے برابر محبت کرنا شرک ہے اور یہ کہ اگر کسی سے محبت کرے تو اللہ تعالےٰ کے لئے کرے، کسی دوسرے مقصد یا شخص کی خاطر محبت نہ کرے۔ کسی دوسرے سے محبت کرنے کی بنیاد صرف اللہ تعالےٰ ہونا چاہیئے۔

توحید فی النذر

نذر صرف اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (البقرۃ ۱۷۳)

بے شک اللہ نے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جس کو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام کر دیا جائے حرام کر دیا ہے۔

(۲) لَعَنَهُ اللّٰهُ، وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ

اللہ نے شیطان پر لعنت کر دی ہے، اس نے کہا تھا (اے اللہ) میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ لے لیا کروں گا، میں انہیں گمراہ کروں گا، امیدیں دلاؤں گا، انہیں حکم دوں

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ○ (نسآء ۱۱۸ و ۱۱۹)

گا تو وہ جانوروں کے کان چیریں گے اور انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی پیدائش کو بدلیں گے اور جس شخص نے اللہ کے علاوہ شیطان کو اپنا کارساز بنا لیا تو وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

اپنی نذر و نیاز میں شیطان کا حصہ تو کوئی بھی مقرر نہیں کرتا البتہ شیطان کے بہکانے سے اللہ کے علاوہ دوسروں کی نذر و نیاز کرتے ہیں بس یہی شیطان کا حصہ ہے۔ جانوروں کے کان چیر کر یا انسانوں کے کان چھید کر، یا اعضاء میں کوئی اور تبدیلی کر کے ان کو اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور کی نذر کر دینا یہ سب شیطانی کام ہیں اور سب شرک ہیں۔

(۳) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ (مائدۃ ۳)

تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جو غیر اللہ کے نام پر پکاری جائے حرام کر دی گئی ہے اور وہ جانور جو گلا گھٹ کر مر جائے، چوٹ لگ کر مر جائے، گر کر مر جائے یا سینگ لگ کر مر جائے حرام کر دیا گیا ہے اور وہ جانور بھی حرام ہے جس کو درندوں نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس جانور کے جس کو (مرنے سے پہلے) تم ذبح کر لو اور وہ جانور بھی

حرام کر دیا گیا ہے جو تھانوں یا آستانوں پر ذبح کیا جائے اور تیروں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرنا بھی حرام کر دیا گیا ہے، یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

④ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ (مائدہ ۱۰۳)	اللہ نے نہ بحیرہ کو مقرر کیا ہے، نہ سائبہ کو، نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو، بلکہ کافر لوگ اللہ پر افتراء کرتے ہیں (کہ ان کا مقرر کرنا اللہ کا حکم ہے) اور ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام وہ جانور ہیں جو غیر اللہ کے نام پر چھوڑے جاتے تھے، اللہ تعالےٰ نے فرمادیا کہ یہ سب کام باطل ہیں۔

⑤ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا	یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور اللہ کے پیدا کئے ہوئے چوپایوں میں سے اللہ کا حصّہ مقرر کرتے ہیں (اور اپنے شرکاء کا بھی حصّہ مقرر کرتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا حصّہ ہے اور یہ ہمارے شرکاء کا حصّہ ہے، پھر جو حصّہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کی

يَحْكُمُوْنَ ○ (انعام ۱۳۶)

طرف نہیں جا سکتا اور جو اللہ کا حصہ ہوتا ہے اس کو شریکوں کے حصہ میں ملا دیتے ہیں، برا ہے وہ فیصلہ جو یہ کرتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرکین کے نزدیک غیر اللہ کے حصہ کی بڑی اہمیت تھی، ان کی نذر و نیاز میں فرق یا کمی نہیں آنے دیتے تھے۔

(۶) قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ

(انعام ۱۴۵)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا سوائے مردار کے یا بہتے ہوئے خون کے یا سور کے گوشت کے، اس لئے کہ بیشک (ان میں سے ہر چیز) ناپاک ہے یا وہ چیز حرام پاتا ہوں جس کا کرنا گناہ ہو (یعنی) وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

(۷) فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

(اعراف ۱۹۰)

جب اللہ، میاں اور بیوی کو صحیح و سالم بچہ دیتا ہے تو وہ اس بچہ میں جو اللہ ان کو دیتا ہے اللہ کے شریک مقرر کر لیتے ہیں، اللہ پاک ہے اس شرک

سے جو یہ کرتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بچہ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی نذر کر دینا، کسی درگاہ وغیرہ کے لئے وقف کر دینا یا بجائے اللہ بخش کے حسین بخش، مدار بخش وغیرہ یا بجائے عبداللہ، عبدالرحمٰن کے عبدالحسین، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔

⑧ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ (نحل ۱۱۵)	بے شک اللہ نے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر پکاری گئی ہو حرام کر دی ہے۔
⑨ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ، تَاللّٰهِ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ○ (نحل ۵۶)	یہ لوگ ہمارے دئے ہوئے مال میں سے ایسی ہستیوں کا حصہ مقرر کرتے ہیں جن کے متعلق انہیں کوئی معلومات نہیں۔ (اے مشرکین) اللہ کی قسم جو افترا تم کر رہے ہو اس کے متعلق ضرور تم سے پرسش ہو گی۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہوا کہ نذر کسی قسم کی بھی ہو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی نذر کرنا یا نذر ماننا شرک ہے۔

توحید فی التشریع

شریعت ساز یا قانون ساز صرف اللہ تعالےٰ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

① قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ (آل عمران ۶۴)

(اے رسول) کہہ دیجئے : اے اہلِ کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہم میں اور تم میں یکساں طور پر مانی جاتی ہے (یعنی) ہم کسی کی عبادت نہ کریں سوائے اللہ کے، اللہ کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں، پھر اگر وہ نہ مانیں تو (اے مسلمین) ان سے کہو کہ گواہ رہو کہ ہم تو مسلم ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور کو رب ماننے والا مسلم نہیں ہوتا۔

② اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ

اہلِ کتاب نے اپنے علماء اور پیروں کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے، اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں

أُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰـهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (توبۃ ۳۱)

(کسی کی عبادت کا) حکم نہیں ملا تھا سوائے اس کے کہ ایک اِلٰہ کی عبادت کریں (یعنی اللہ کی اس لئے کہ) اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، اللہ پاک ہے ان کے شرک سے جو وہ کر رہے ہیں۔

پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ اہل کتاب اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ رب کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ اس عقیدہ کے باوجود وہ عملاً اپنے عالموں اور پیروں کو رب مانتے تھے یعنی ان کی عبادت کرتے تھے، وہ عبادت کیا تھی اس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ (رواہ الترمذی فی کتاب التفسیر وحسّنہ)

وہ (بظاہر) تو عالموں اور پیروں کی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن جب ان کے عالم اور پیر اُن کے لئے کسی چیز کو حلال کر دیتے تھے تو وہ اس کو حلال سمجھتے تھے اور جب وہ کسی چیز کو ان پر حرام کر دیتے تھے تو وہ اس کو حرام سمجھتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب معروف معنوں میں تو اپنے عالموں اور درویشوں کی عبادت نہیں کرتے تھے البتہ ان کی عبادت کا طریقہ کچھ اور تھا اور وہ یہ کہ وہ ان کو شریعت ساز سمجھتے تھے، ان کے حلال و حرام کو حلال و حرام سمجھتے

تھے اور یہی درحقیقت عالموں اور درویشوں کی عبادت تھی۔

آیات بالا میں سے دوسری آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ علماء اور مشائخ کی عبادت کرتے تھے حالانکہ

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا — انہیں صرف ایک اِلٰہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔

دوسری آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان کا یہ فعل شرک تھا حالانکہ

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ — اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

الغرض عالموں اور درویشوں کو شریعت ساز تسلیم کرلینا، ان کے حرام کردہ کو حرام سمجھنا اور ان کے حلال کردہ کو حلال سمجھنا یہ عالموں اور درویشوں کی عبادت ہے اور عبادت شرک ہے۔

آیات بالا اور حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ علماء اور مشائخ کے فتووں، قیاسات، اجتہادات اور آراء کو شریعت کا درجہ دینا شرک ہے، شریعت ساز صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا حلال وحرام کا فیصلہ وہی کرسکتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات وحدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تقلید شرک ہے، اس لئے کہ مقلد اپنے امام کے فتووں کو شریعت سمجھتا ہے، اُس ہی کی رائے سے حلال وحرام کا فیصلہ کرتا ہے۔

اگر فتوے میں قرآن وحدیث پیش کیا جائے تو فتویٰ صحیح ہوگا، اگر قرآن وحدیث کے بجائے اپنی رائے پیش کرے تو یہ شرک ہے، ہم جس فتوے کی برائی بیان کررہے ہیں اس سے مراد وہی فتویٰ ہے جو اپنی رائے سے دیا جائے۔

فتوے اور فیصلہ میں فرق

اپنی رائے سے فتویٰ دینا قانون سازی ہے لیکن قانون الٰہی کی روشنی میں فیصلہ کر دینا قانون سازی یا شریعت سازی نہیں۔ فیصلہ دو فریقوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے کا نام ہے، قاضی کا فیصلہ اس کی رائے نہیں ہوتی بلکہ شہادتوں اور دستاویزوں کی بنیاد پر قرآن وحدیث کے بیان کردہ قانون کے ماتحت جھگڑے کا حل ہوتا ہے، قاضی کا فیصلہ حقدار کو اس کا حق دلواتا ہے، اس کا فیصلہ عارضی ہوتا ہے، دائمی نہیں ہوتا، وہ فیصلہ قانون کے ماتحت ہوتا ہے خود قانون نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے فتوے دو فریقوں کے درمیان جھگڑے کا حل نہیں ہوتا بلکہ اس کی حیثیت قانون کی سی ہوتی ہے۔ مثلاً

"کوئی شخص رات کو اپنی بی بی کو جگانے کے لئے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا، اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں اور لازم ہے کہ یہ مرد اس عورت کو طلاق دے دے"
(بہشتی زیور، چوتھا حصہ، صفحہ ۶)

یہ فتویٰ محض رائے ہے، اس کا اللہ تعالیٰ کے دین سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ فتویٰ قرآن وحدیث کی روشنی میں دیا گیا ہے لہذا یہ فتویٰ شریعت سازی کے ضمن میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۳) اِنَّمَا النَّسِیٓءُ زِیَادَةٌ   کسی مہینہ کو (اس کی جگہ سے) ہٹا کر آگے

فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَہٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِئُوْا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ ، زُیِّنَ لَہُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِہِمْ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ○ (توبہ ۳۷)

پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی (کا باعث) ہے، اسکے ذریعہ کافر گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ایک سال تو وہ اس کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام تاکہ اس طرح حرمت والے مہینوں کی گنتی جو اللہ نے مقرر کی ہے پوری کر لیں اور جو چیز اللہ نے حرام کی ہے اُسے حلال کر لیں، ان کے برے اعمال ان کے لئے مزین ہو گئے ہیں (لہذا وہ انہیں اچھا سمجھتے ہیں) اور اللہ کافر لوگوں کو ہدایت پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے حلال و حرام کو آگے پیچھے بھی نہیں کر سکتے، یہ کام کفر ہے۔

(۴) قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ ○ (یونس ۵۹)

(اے رسول ان سے) کہئے کیا تم نے دیکھا کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لئے نازل فرمایا ہے، اس میں سے بعض کو تم نے حرام قرار دے رکھا ہے، اور بعض کو حلال قرار دے رکھا ہے، (اے رسول

آپ ان سے) پوچھئے کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت یا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر بہتان لگاتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا اللہ تعالےٰ پر بہتان ہے۔

⑤ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○ (نحل ۱۱۶)	اپنی زبانوں سے یونہی غلط فتوے نہ دے دیا کرو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ چیز حرام ہے اس طرح تو تم اللہ پر بہتان لگانے کے مرتکب ہو جاؤ گے (اور) جو لوگ اللہ پر بہتان لگاتے ہیں وہ فلاح نہیں پاسکتے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اللہ اور رسول کے فیصلہ کے بغیر یونہی اپنی طرف سے حلال یا حرام کہہ دینا، اللہ تعالےٰ پر بہتان باندھنا ہے، کیونکہ جب کسی چیز کو حلال یا حرام کہا جاتا ہے تو اس کے یہی معنٰی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو حلال یا حرام کہا ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے نہیں کہا ہوتا، اور جو بات اللہ تعالےٰ نے نہ کہی ہو اُس کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کرنا سخت جھوٹ، بہتان عظیم اور شریعت سازی ہے۔

⑥ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ	اللہ نے تمہارے لئے دین (اسلام) کی شریعت بنائی (اور یہی وہ چیز ہے) جس

الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ وَمَا وَصَّیۡنَا بِہٖۤ اِبۡرٰہِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسٰۤی اَنۡ اَقِیۡمُوا الدِّیۡنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا فِیۡہِ ؕ کَبُرَ عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ مَا تَدۡعُوۡہُمۡ اِلَیۡہِ ؕ اَللّٰہُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ ○ (شوریٰ ۱۳)	کا اللہ نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے رسول) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (اور وہ حکم یہ ہے) کہ اس دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف و افتراق نہ پیدا کرو (اور اے رسول) یہ چیز جسکی طرف آپ مشرکین کو بلا رہے ہیں (یعنی اُس دین کو قائم رکھو جو اللہ نے بھیجا ہے اور اس میں اختلاف نہ کرو) اِن پر بڑی بار گذرتی ہے ، (بہرحال) اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے.

اس آیت سے ثابت ہوا کہ شریعت اللہ تعالےٰ بناتا ہے اور اُسی شریعت کو انبیاء علیہم السلام کی طرف نازل کر کے انہیں اس کو قائم کرنے کا حکم دیتا ہے شریعت سازی انبیاء علیہم السلام بھی نہیں کرتے بلکہ وہ نازل شدہ شریعت کو قائم کرتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین میں تفریق کرنا حرام ہے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ دین کو بے کم و کاست اسی حالت میں رہنے دیں جس حالت میں وہ نازل

ہوتا ہے، فتووں اور قیاسات سے دور رہیں کہ یہی چیزیں افتراق کا سبب بنتی ہیں، اُمّت میں مختلف فرقے جو اس وقت پائے جاتے ہیں ان کا اصل سبب فتوے اور قیاسات ہیں، اگر یہ فتوے اور قیاسات نکال دئے جائیں تو باقی وہی دینِ خالص ہوگا جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نازل فرمایا تھا۔ اختلاف و افتراق ختم ہو جائے گا، فرقے نیست و نابود ہو جائیں گے، لیکن ان فرقوں کو یہ کب منظور ہے، ہر فرقہ اپنے فقہی مذہب کو قائم کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ دینِ خالص کو قائم کرنے سے فقہی مذہب کا خاتمہ ہوتا ہے لہٰذا دینِ خالص قائم کرنا انہیں منظور نہیں بلکہ ان موجودہ فرقوں کو یہ چیز بہت بار گذرتی ہے کہ دینِ خالص قائم کر کے اپنے فرقہ وارانہ فقہی مذہب کو اپنے ہاتھوں سے ملیامیٹ کر دیں، ان کی خواہش تو یہی ہوتی ہے کہ دینِ خالص میں ملاوٹ ہوتی ہو تو ہو جائے لیکن ان کا فرقہ وارانہ مذہب ختم نہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل شدہ دین کو قائم کرنے کا حکم دیا تھا، یہ فرقے اپنے فرقہ وارانہ مذاہب قائم کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے افتراق کو حرام کیا تھا یہ فرقے افتراق کو برقرار رکھنے پر مصر ہیں، اللہ تعالیٰ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○ (روم ۳۲)	تمام فرقے اسی میں مگن ہیں جو اُن کے پاس ہے۔
(۷) أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ	کیا انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے) شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین

مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ، وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَ إِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (شوریٰ ۲۱)

کی شریعت بنائی ہے حالانکہ اللہ نے اس (شریعت سازی) کی ان کو اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ (کا دن مقرر) نہ ہوتا تو ان میں (ابھی) فیصلہ کر دیا جاتا، بے شک جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے درد ناک عذاب ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ شریعت سازی کرتے ہیں وہ گویا اللہ تعالیٰ کے شریک بن جاتے ہیں، یعنی شریعت سازی شرک ہے۔

(۸) يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (تحریم ۱)

اے نبی، آپ اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کر دیا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام بھی اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کر سکتے۔

(۹) وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

مشرکین کہتے ہیں یہ چوپائے اور یہ کھیتی حرام ہے، اسے کوئی نہیں کھا سکتا سوائے اس کے جس کو ہم چاہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ (بعض) چوپایوں پر سوار ہونا (ہم پر) حرام کر دیا گیا ہے اور بعض مویشی ایسے ہیں کہ یہ لوگ اُن پر (ذبح

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○
(انعام ۱۳۸ و ۱۳۹)

کرتے وقت) اللہ کا نام نہیں لیتے (اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ ہی کا حکم ہے حالانکہ وہ اللہ کا حکم نہیں ہے بلکہ) اللہ پر بہتان ہے، اللہ عنقریب ان کو اس افتراء پردازی کی سزا دے گا، اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ ان چارپایوں کے پیٹ میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے، ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر بچہ مردہ (پیدا) ہو تو مرد و عورت سب اس میں شریک ہو جاتے ہیں، اللہ عنقریب اُن کو ان باتوں کی سزا دے گا، بے شک وہ حکیم اور علیم ہے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام کرنا اللہ تعالےٰ پر بہت بڑا بہتان ہے۔

مشرکین مکہ کی جو باتیں اوپر کی آیت میں بیان کی گئی ہیں اسی قسم کی کچھ باتیں ہمارے زمانہ میں بھی بعض گھرانوں میں پائی جاتی ہیں مثلاً ایک کھانا ایسا ہوتا ہے جس کو صرف عورتیں کھا سکتی ہیں، مرد نہیں کھا سکتے، بلکہ حاملہ عورت بھی نہیں کھا سکتی اس لئے کہ معلوم نہیں اسکے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی یہ سب مشرکانہ باتیں ہیں۔

توحید فی الدّین

دین صرف اللہ تعالےٰ کا ہے، اس میں کمی بیشی کا اختیار صرف اللہ تعالےٰ کو ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

① اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○ (آل عمران ۸۳)

کیا یہ کافر اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو لوگ ہیں سب خوشی سے یا ناخوشی سے اُسی کے آگے جھکے ہوتے ہیں اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

② اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ۱۹)

بے شک اللہ کے نزدیک دین بس اسلام ہے۔

③ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (آل عمران ۸۵)

اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طلب گار ہوگا تو وہ دین اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

④ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (نساء ۱۴۵ و ۱۴۶)	بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے اور آپ کسی کو ان کا مددگار نہ پائیں گے، مگر جن لوگوں نے توبہ کرلی، اپنی حالت کو درست کرلیا، اللہ کو مضبوطی سے پکڑلیا (یعنی اللہ کے دین پر مضبوطی سے قائم ہوگئے) اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کرلیا تو ایسے لوگ مؤمنین کے ساتھ ہوں گے اور اللہ عنقریب مؤمنین کو اجر عظیم عطاء فرمائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے دین پر مضبوطی سے کاربند ہونا ہی کافی نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ دین کو خالص اللہ کے لئے رکھے، اللہ کے دین میں آمیزش نہ کرے، کسی کی رائے، فتوے اور قیاس کو دین میں شامل نہ کرے۔

⑤ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ ○ (مآئدۃ ۴۴)	اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ (دین) کے مطابق حکم نہ دیں یا فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ تو کافر ہوتے ہیں۔
⑥ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ، قَلِيْلًا	اُس (دین) کی پیروی کرو جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ اولیاء کی پیروی نہ کرو (مگر) تم

مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (اعراف ۳) نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور چیز کی پیروی حرام ہے۔

⑦ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ○ (اعراف ۲۹)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میرے ربّ نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ (حکم دیا ہے) کہ ہر نماز کے وقت اپنے چہروں کو سیدھا (قبلہ کی طرف) رکھو، اور دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے صرف اُسی کو پکارو (اور یہ بھی ذہن نشین کر لو کہ) اللہ نے جس طرح تم کو پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تم پھر پیدا کئے جاؤ گے (اور پھر تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا)۔

⑧ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ (انفال ۳۹)

ان (بے دین) لوگوں سے لڑتے رہو جب تک کہ فتنہ رفع نہ ہو جائے اور دین کلّی طور پر اللہ ہی کا نہ ہو جائے (یعنی جب تک صرف اللہ کا قانون نافذ نہ ہو جائے) پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

اس آیت میں مسلمین کو حکم دیا گیا ہے کہ جب تک ملک میں کلی طور پر اللہ تعالےٰ کا دین یعنی اللہ تعالےٰ کے قوانین نافذ نہ ہو جائیں اسوقت تک چین سے نہ بیٹھیں، جنگ کرتے رہیں۔

⑨ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (یونس ۱۰۴ و ۱۰۵)	(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اے لوگو، اگر تم کو میرے دین میں کسی قسم کا شک ہے تو (وضاحت سے سن لوکہ) میں ان ہستیوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت اللہ کے علاوہ تم کرتے ہو، بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مؤمنین میں سے ہوں اور (اے رسول، آپ کو اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے) کہ آپ دینِ (اسلام) کے لئے یکسو ہو کر اپنے چہرہ کو سیدھا رکھیں (یعنی یکسو ہو کر صرف دینِ اسلام پر کاربند رہیں) اور مشرکین میں سے ہرگز نہ ہو جائیں۔
⑩ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (زمر ۳)	خبردار ہو جاؤ دینِ خالص اللہ کے لئے ہے۔
⑪ قُلْ اِنِّىْۤ اُمِرْتُ اَنْ	(اے رسول) کہدیجئے کہ مجھے تو یہ حکم دیا

أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○ (زمر ۱۱) — گیا ہے کہ میں دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اس کی عبادت کروں۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ دین، اللہ کا ہے، اللہ کے دین کا نام اسلام ہے، جو شخص دینِ اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر چلے گا وہ نقصان اٹھائے گا، جو شخص دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے رکھتے ہوئے عمل کرے گا اُسے اجرِ عظیم ملے گا۔

اس سے پہلے "شرک فی التشریع" کے عنوان کے تحت یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ دینی شریعت بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے، اگر دین میں کوئی اور شریعت سازی کرے تو یہ شریعت سازی شرک ہے، اس شرک کو شرک فی الدین بھی کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (حجرات ۱) — اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے نہ بتائی ہو اُسے اختراع کر کے دین میں شامل کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنا ہے۔ کسی نئی بات کو اچھا سمجھ کر دین میں شامل کر لینا دین میں اضافہ ہے اور یہ چیز شرک فی الدین کے ذیل میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ — آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین

وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (مائدۃ ۳)
کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

جو دین خالص بھی ہو اور کامل بھی ہو اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اضافہ کو جائز سمجھنا اس بات کا متقاضی ہے کہ دین کامل نہیں بلکہ ناقص ہے اور یہ عقیدہ آیتِ بالا کی رُو سے کفر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمت پوری کر دی لہٰذا اب کسی نیک کام کا اضافہ کرنا آیت بالا کی تردید کرنا ہے اور یہ بھی کفر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ
(صحیح بخاری کتاب الصلح وصحیح مسلم کتاب الاقضیۃ)
جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو اس کی وہ چیز ردّ کر دی جائے گی (یعنی قبول نہیں ہوگی)۔

ردّ و قبول اچھی چیز میں ہوتا ہے، بری چیز کو قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، لہٰذا بدعت حسنہ ہی درحقیقت بدعت ہے۔

دین میں جو چیز نکالی جاتی ہے وہ اچھی سمجھ کر ہی نکالی جاتی ہے، دین میں بری بات کون نکالتا ہے، لہٰذا اچھی چیز کا نکالنا ہی درحقیقت دین میں اضافہ کرنا ہے، اس لحاظ سے بھی بدعت حسنہ ہی درحقیقت بدعت ہے، رہی بری بات تو وہ تو ہر حال میں بری ہے، خواہ نئی ہو یا پرانی، بری بات کے لئے نئی یا پرانی کی صفت بالکل لغو ہے، لہٰذا بدعت سیئہ کوئی چیز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُـهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
بدترین کام نئے کام ہیں اور ہر بدعت یعنی ہر نیا کام گمراہی ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ)

حدیثِ بالا سے ثابت ہوا کہ نئے کام بدترین کام ہیں اور کیونکہ تمام کاموں میں بدترین کام شرک کے کام ہیں لہٰذا بدعت شرک سے کم نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِیَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (رواہ ابوداود فی کتاب السنۃ وروی الترمذی نحوہٗ فی کتاب العلم وصححہ)
نئے کاموں سے بچو کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا
مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ نے کسی امت میں مبعوث فرمایا اس کی امت میں اس کے حواری اور اصحاب ایسے ہوتے تھے کہ اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے احکام پر چلتے تھے، پھر بعد میں ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوتے تھے جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے

يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون النہی عن المنکر مِنَ الایمان)

اور وہ کام کرتے تھے جن کا حکم نہیں دیا گیا تھا، تو جو شخص ایسے لوگوں سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے، جو شخص زبان سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو شخص دل سے جہاد کرے (یعنی دل میں برا سمجھے) وہ بھی مؤمن ہے اور اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا۔

حدیث بالا کی خط کشیدہ عبارت سے ظاہر ہوا کہ وہ لوگ ایسے کام کرتے تھے جن کے کرنے کا اُن کے نبی نے حکم نہیں دیا تھا یعنی وہ ایسے کام کرتے تھے جن کا شریعت الٰہیہ میں کوئی وجود نہیں تھا، ان کے قول و فعل میں تضاد تھا، وہ کہتے یہی ہوں گے کہ ہم سنّت نبوی پر چلتے ہیں لیکن سنّتِ نبوی پر چلتے نہیں تھے بلکہ ان کا عمل بدعات پر تھا جن کے کرنے کا انہیں کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا۔

حدیث بالا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بدعتی سے جہاد کرنا ضروری ہے، نہ یہ کہ اس سے دوستی کرے، اس کو امام بنائے وغیرہ وغیرہ، یہ کام تو جہاد کے قطعًا منافی ہیں۔

حدیث بالا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص بدعت کو دل میں بھی برا نہیں سمجھتا اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا یعنی وہ بے ایمان ہو جاتا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص بدعت کو برا نہیں

سمجھتا اور اسے کرتا ہے اس کی بے ایمانی اور بھی زیادہ شدید ہوگی۔

توحید کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں اللہ تعالیٰ ہی کی بات مانے، دوسرے کی بات ہرگز نہ مانے ورنہ شرک فی الدین لازم آئے گا۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

حضرت عمرؓ نے تراویح کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ اچھی بدعت ہے لہٰذا حضرت عمرؓ کے قول سے ثابت ہو گیا کہ بعض بدعتیں اچھی ہیں، ہر بدعت گمراہی نہیں ہوتی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اصطلاح شرع میں بدعت وہ ہے جو دین میں پہلے سے موجود نہ ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)	جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ نئی بات مردود ہے۔

کیونکہ تراویح کا نمونہ سنت میں موجود تھا لہٰذا یہ وہ بدعت نہیں تھی جس کو اصطلاح شرع میں بدعت کہتے ہیں، اگر تراویح کا نمونہ سنت میں موجود نہ ہوتا اور پھر حضرت عمرؓ یہ فرماتے کہ یہ اچھی بدعت ہے تو پھر بے شک حضرت عمرؓ کے اس قول سے بدعت حسنہ کا ثبوت مل جاتا۔ حضرت عمرؓ نے تراویح کو ایجاد نہیں کیا تھا بلکہ جاری کیا تھا اور اس جاری کرنے کے فعل کو انہوں نے بدعت کہا لہٰذا حضرت عمرؓ کے قول سے یہ چیز ثابت ہوئی کہ متروکہ سنت کو جاری کرنا اچھی بدعت ہے نہ کہ کسی چیز کو ایجاد کرنا۔

دوسرا اشکال اور اس کا جواب

اشکال :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
"جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر اس نکلانے والے کو مزید ثواب ملے گا"
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بعض بدعتیں اچھی ہوتی ہیں۔

جواب :- اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ قبیلۂ مضر کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے افلاس اور فاقہ کی حالت دیکھی تو آپ کا چہرہ متغیّر ہو گیا، آپ نے خطبہ دیا اور صدقہ دینے کی ترغیب دی۔ ایک انصاری نے سبقت کی اور ایک تھیلی پیش کی، اس کا دینا تھا کہ صدقات لگاتار آنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ ... . الخ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اول صـ۳۲۷)

جس نے اسلام میں کسی اچھے طریقے کو جاری کر دیا تو اُسے اس طریقہ پر عمل کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد جو شخص بھی اس پر عمل کریگا اس کے ثواب کے برابر اُس جاری کرنے والے کو مزید ثواب ملے گا۔

اس حدیث میں لفظ "سَنَّ" ہے جس کا مصدر "سَنٌّ" ہے، "سَنٌّ" کے معنی "چلنا" یا "کھولنا" ہیں لہٰذا "مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً

حَسَنَۃً " کے معنی یہ ہوئے کہ "جو شخص اسلام میں کسی اچھے طریقہ پر چلا" یا "جس شخص نے اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو کھول دیا (یعنی جاری کر دیا)"۔ الفاظ حدیث سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ وہ اچھا طریقہ جسے کھولا جائے یا جس پر چلا جائے اسلام میں پہلے سے موجود ہونا چاہیئے کیونکہ کسی طریقہ پر اُسی وقت چلا جا سکتا ہے یا کسی طریقہ کو جاری اُسی وقت کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ طریقہ پہلے سے موجود ہو۔ صدقات دینا اسلام میں بہت اچھا طریقہ ہے، اس حدیث کی رُو سے بھی اور قرآن مجید اور دیگر احادیث صحیحہ کی رُو سے بھی، اُس انصاری نے اس طریقہ پر جو پہلے سے موجود تھا عمل کر کے صدقات کا دروازہ کھول دیا، اس انصاری نے صدقات دینا ایجاد نہیں کیا تھا بلکہ اسے جاری کیا تھا۔

کسی اچھے طریقہ کو جو اسلام میں پہلے سے موجود ہو جاری کر دینا بہت اچھی نیکی ہے اور کسی ایسے طریقہ کو جو اسلام میں پہلے سے موجود نہ ہو اچھا سمجھ کر ایجاد کرنا یا اختراع کرنا "بدعت" ہے اور بڑی گمراہی ہے۔

حدیث زیرِ بحث میں کسی نیکی کو جاری کرنے کا ثبوت تو ہے لیکن کسی نیکی کو ایجاد کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔ لہٰذا حدیث مذکور سے "بدعت حسنہ" کے جواز کو ثابت کرنا صحیح نہیں۔

شرک فی التسمیۃ

نام میں عبدیّت اور بخشنے کی نسبت صرف اللہ تعالےٰ کی طرف کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ○ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا، اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ (آل عمران ۸۰)

کسی بشر کو یہ شایاں نہیں کہ جب اللہ اسے کتاب، حکم اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے علاوہ میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) رب والے بن جاؤ کیونکہ تم کتاب (الٰہی) کو پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو (جس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ تم رب والے یعنی رب کے بندے بنو نہ کہ کسی اور کے) اور نہ وہ تم کو یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو (یعنی نہ خود رب ہونے کا دعویٰ کریگا اور نہ دوسرے نبیوں اور فرشتوں کو رب بنانے کا حکم دے گا، یہ کفر کا کام ہے) تو کیا وہ تم کو تمہارے

مسلم بن جانے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ "عبد" ہم صرف اللہ تعالےٰ کے ہیں،
کسی اور کے نہیں، کسی دوسرے کا عبد بننا یہ مسلم کا کام نہیں بلکہ کفر کا کام ہے،
جو شخص ایسا کام کریگا وہ مسلم نہیں رہے گا کافر ہو جائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عبد النبی، عبد حسین وغیرہ نام رکھنا کفر و
شرک ہے۔

(۲) هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

وہ اللہ ہی ہے جس نے ایک نفس سے تم سب کو پیدا کیا اور اُسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے سکون حاصل کرے، پھر جب کوئی مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے، وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے، پھر جب وہ کچھ بوجھ محسوس کرتی ہے تو دونوں (میاں بیوی) اپنے رب سے دعاء کرتے ہیں کہ (اے رب) اگر تونے ہمیں صحیح وسالم بچہ دیا تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب اللہ ان کو صحیح وسالم بچہ دے دیتا ہے تو میاں بیوی دونوں اُس اللہ کے دئے ہوئے بچہ میں دوسروں

لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○

(اعراف ۱۸۹ - ۱۹۲)

کو شریک کر لیتے ہیں، اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے، کیا وہ ایسے لوگوں کو شریک کرتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں (بچہ دینا تو بڑی بات ہے) وہ تو ان کی مدد بھی نہیں کر سکتے (ان کی مدد تو کجا) وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

جو لوگ اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے وہ تو بالکل بے بس ہوتے لہٰذا وہ کسی کو بچہ کیا دیں گے، بچہ تو وہ دے سکتا ہے جو پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہو لیکن جو پیدا کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو اور کچھ بھی نہ پیدا کر سکتا ہو وہ بچہ کیسے پیدا کر سکتا ہے، ان کی بے بسی کا تو یہ عالم ہے کہ دوسرے کو بچہ دینا تو کجا یہ تو اپنی پیدائش میں بھی دوسرے کے محتاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ اکیلا ہی خالق ہے، وہی بچہ پیدا کر سکتا ہے اور بچہ دے سکتا ہے، لہٰذا بچہ کی بخشش کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا چاہیئے نہ کہ کسی اور کی طرف۔ مثلاً اللہ بخش، اللہ داد وغیرہ نام رکھے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر حسینؓ بخش، علیؓ بخش وغیرہ نام رکھے تو شرک ہوگا۔

(۳) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ، يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لئے ہے، وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جن کو چاہتا ہے لڑکیاں

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ اَوْيُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا، اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○ (شوریٰ ۴۹ ، ۵۰)

دیتا ہے جن کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، جن کو چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں دیتا ہے اور جن کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے، بے شک وہ جاننے والا قدرت والا ہے۔

توحید فی الاستعانۃ

مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ (فاتحہ ۵)

(اے بندو، اس طرح کہو) ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے مدد نہیں مانگنی چاہیئے۔

(۲) قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا (اعراف ۱۲۸)

موسیٰ نے کہا، اے میری قوم اللہ سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے اس طرح کہا :-

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ (یوسف ۱۸)
اور اللہ ہی مستعان ہے (یعنی اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہیئے)۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

قٰلَ رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ، وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ○ (انبیاء ۱۱۲)
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح) کہا (یعنی دعاء کی) اے میرے رب حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور ہمارا رب بے حد مہربان ہے اُسی سے ان باتوں میں جو (اے مشرکین) تم کہہ رہے ہو مدد مانگی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ
جب تم سوال کرو تو اللہ سے سوال کرو

وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ
اور جب تم مدد مانگو تو اللہ سے مدد مانگو۔

(رواہ الترمذی فی ابواب صفة القیمة وقال ھذا حدیث حسن صحیح)

آیات وحدیث بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ ہی مستعان ہے صرف اسی سے مدد مانگنی چاہیئے۔

توحید فی الحلف

قسم صرف اللہ تعالےٰ کی کھانی چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ (صحیح بخاری کتاب الأیمان وصحیح مسلم کتاب الأیمان)۔

جو شخص قسم کھائے تو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے (یعنی قسم نہ کھائے)۔

(۲) لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَاءِکُمْ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

معبودانِ باطل اور اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو۔

(۳) مَنْ حَلَفَ بِشَیْءٍ دُوْنَ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَكَ (رواہ احمد عن عمرؓ وسندہ جید، وروی نحوہٗ ابوداؤد والترمذی عن ابن عمر، حسنہ الترمذی وصححہ الحاکم۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صــــ۱۶۴)

جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔

حضرت قتیلہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔

اَتٰی حِبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْقَوْمُ اَنْتُمْ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا ذَاكَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اِذَا حَلَفْتُمْ وَالْکَعْبَةِ فَاَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ فَمَنْ حَلَفَ فَلْیَحْلِفْ بِرَبِّ الْکَعْبَةِ (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ۱۶۶)

ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے کہا "اے محمد تم بڑی اچھی قوم ہو کاش تم شرک نہ کرتے"، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سبحان اللہ وہ کونسا شرک ہے (جو ہم کرتے ہیں)"، اس نے کہا تم لوگ کعبہ کی قسم کھاتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا "تم میں سے جو شخص قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے" (یعنی کعبہ کی قسم نہ کھائے، اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے)۔

سجدہ صرف اللہ تعالےٰ کو کرنا چاہیئے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ○ (حٰمٓ سجدۃ ۳۷)	نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو، بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا، اگر تم اللہ ہی عبادت کرتے ہو (تو تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سجدہ اس ذات کے لئے مخصوص ہے جس کی عبادت کی جائے، مزید برآں آیت بالا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سجدہ اس ہستی کا حق ہے جو خالق ہے، جو خالق نہ ہو اس کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سجدہ ایک قسم کی عبادت ہے لہذا اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا شرک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا یَصْلُحُ لِبَشَرٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ (رواہ احمد عن معاذؓ، اسنادہٗ جیّد ورواتہ ثقات مشہورون۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص۲۲۷)	کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی دوسرے آدمی کو سجدہ کرے۔

رکوع یعنی جھکنا صرف اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ (حج ۷۷)	اے ایمان والو، رکوع کرو، سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے ربّ کی۔
(۲) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ.... (توبۃ ۱۱۲)	(مؤمن وہ ہیں جو) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے.... ہوں۔
(۳) وَعَہِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَہِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ○ (البقرۃ ۱۲۵)	اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، اور رکوع و سجود کرنیوالوں کیلئے پاک وصاف رکھیں۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ رکوع افعال عبادت میں سے ہے لہذا اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے رکوع کرنا شرک ہے۔

بے حس وحرکت باادب کھڑا ہونا صرف اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ۝ اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

(البقرۃ ۲۳۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ (صحیح مسلم) نماز میں ساکن (یعنی بے حس وحرکت) رہو۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (رواہ الترمذی فی کتاب الاستیذان ورواہ ابوداؤد فی کتاب الادب وروی احمد نحوہ، حسنہ الترمذی وسکت عنہ المنذری۔ بلوغ الامانی جزر ۱۷ صـ۳۵۳)

جس شخص کو یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے تصویر کے مانند (بے حس و حرکت) کھڑے رہیں اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں۔

لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا

صحابۂ کرامؓ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی نہیں تھا لیکن وہ جب آپ کو دیکھتے تھے تو

رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰلِکَ (رواہ الترمذی فی کتاب الاستیذان وصححہ)

کھڑے نہیں ہوتے تھے اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ صحابۂ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے، سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْ کِدْتُّمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسٍ وَالرُّوْمِ یَقُوْمُوْنَ عَلٰی مُلُوْکِھِمْ وَھُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا (صحیح مسلم باب ائتمام المأموم بالامام)

اس وقت تم ایسا کام کرنے لگے تھے جو اہل فارس اور اہل روم کرتے ہیں، وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اس حالت میں کہ بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں، تم ایسا نہ کیا کرو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (اے ابراہیم)

طَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ○ (حج ۲۶)

میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھو۔

حج ، حج کے ارکان اور سفر زیارت صرف اللہ تعالےٰ کے گھر کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران ۹۷)
جن لوگوں کو بیت اللہ پہنچنے کی استطاعت ہو ان پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے۔

(۲) وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرۃ ۱۹۶)
حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔

اللہ تعالےٰ کے گھر پر حاضری اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے لہذا اللہ تعالےٰ کے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر یا خانقاہ یا آستانے پر حاضری دینا جس طرح حج اور عمرہ میں دی جاتی ہے شرک ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ○ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (حج ۲۹ - ۳۰)
لوگوں کو چاہیئے کہ اس قدیم گھر کا طواف کریں ، اور جو شخص اُن چیزوں کا ادب کرے جن کو اللہ نے محترم بنایا ہے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲) وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (حج ۳۲)

جو شخص اللہ کے شعائر کا ادب کرے تو یہ دلوں کا تقویٰ ہے (یعنی شعائر اللہ کا ادب و تعظیم وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دلوں میں تقویٰ ہوتا ہے)۔

اللہ تعالےٰ کے شعائر کے مخصوص آداب ہیں، جو شخص ان مخصوص آداب کو غیر اللہ کے آستانوں کے لئے بجا لائے تو وہ شرک کا مرتکب ہے، اللہ تعالےٰ کے اس قدیم گھر کا طواف، اس قدیم گھر کے دو پہاڑوں کے درمیان سعی (یعنی کوئے محبوب میں دیوانہ وار آنا جانا)، اس گھر کے قرب وجوار کی وادیوں اور میدانوں میں قیام، قربانی اور رمی (کنکری پھینکنا) یہ سب اللہ تعالےٰ کی عبادت ہیں، کسی دوسرے کے آستانے پر اسی قسم کے امور انجام دینا شرک ہے۔

(۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (مائدہ ۹۰)

اے ایمان والو، بے شک شراب، جُوا، آستانے اور فال نکالنے کے پانسے یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کے آستانوں کی ایسی تعظیم و توقیر کرنا جو اللہ تعالےٰ کے شعائر کے لئے مخصوص ہے شیطانی کام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ

اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے،

وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُمَا صَنَعُوْا (صحیح بخاری باب الصلوٰۃ فی البیعۃ وصحیح مسلم کتاب المساجد) اِنِّی اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ (صحیح مسلم)	انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنالیا (گویا) آپ اس کام سے ڈرا رہے تھے جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا، آپ فرما رہے تھے میں تم کو اس کام سے منع کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا، کی کہ

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِی وَثَنًا (رواہُ احمدعن ابی ہریرۃ وسندہ صحیح۔ تحذیر الساجد للالبانی ص۶۵)	اے اللہ، میری قبر کو بت نہ بنانا (یعنی ایسا نہ ہو کہ لوگ میری قبر کی پرستش شروع کر دیں)۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قبروں اور آستانوں کو مسجد نہ بنائے، وہاں نماز نہ پڑھے، قبروں کی پرستش نہ کرے، قبروں کی پرستش ایسی ہی ہے جیسے بت پرستی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصوم یوم النحر وصحیح مسلم)	سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد حرام، بیت المقدس اور مسجد نبوی کے

علاوہ کسی اور مقام کی زیارت کے لئے سفر کرنا حرام ہے۔

عید کی طرح اجتماع کرنا صرف اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا	میری قبر کو عید مت بنانا البتہ مجھ پر درود
وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ	بھیجتے رہنا اس لئے کہ بے شک تمہارا
تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ	درود مجھے پہنچ جائے گا خواہ تم کہیں
(رواہ ابوداؤد وصححہ العلامۃ احمد بن	بھی ہو

عبدالرحمٰن البنا الساعاتی (بلوغ الامانی
جزء ۱۳ صـ۲۴) وقال لھٰذا الحدیث
شواہد صادقۃ من اوجہ مختلف منھا
عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدّہ
رواہُ ابویعلی (بلوغ الامانی جزء ۱۲
صـ۳۹) وصححہ الحافظ الضیاء المقدسی
وقد روی نحوہٗ ابویعلی وغیرہ عن حسنؓ
صححہ الحافظ الضیاء المقدسی وصحح النووی
حدیث ابی داؤد وحسنہٗ ابن تیمیۃ
(مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح

جلد اول صـ۶۹۲)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر عید کی طرح اجتماع کرنا قطعاً حرام ہے، عید کا اجتماع ایک خاص وقت میں خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے، غیر اللہ کے آستانہ پر اس قسم کا اجتماع غیر اللہ کے لئے ہوگا، لہذا اس کے شرک ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔

متفرقات

وہ کام جن کا کرنا کفر یا شرک ہے

جادو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

(۱) وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرۃ ۱۰۲) — سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین کفر کرتے تھے (کہ) وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جادو کفر ہے۔

(۲) وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (البقرۃ ۱۰۲) — وہ جادو کے ذریعہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جادو بھی جب اثر کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو۔

(۳) وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ (یونس ۷۷) — جادوگر فلاح نہیں پا سکتے۔

(۴) لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ — جو شخص جادو کا خریدار ہو تو ایسے شخص

فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ	کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔
(البقرۃ ۱۰۲)	
⑤ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ	جادوگر جہاں کہیں بھی آئے (جائے)
حَیْثُ اَتٰی ○ (طٰہٰ ۶۹)	فلاح نہیں پاسکتا۔
⑥ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نُشرہ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ	(یعنی جادو کا علاج جادو سے کرنا) کے متعلق
مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ (رواہُ احمد و	سوال کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ابوداوٗد وسندہ صحیح۔ التعلیقات	وسلم نے فرمایا" یہ شیطانی کام ہے"
للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص۱۲۸۴)	

کسی کو کافر کہنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَیُّمَا امْرِیءٍ قَالَ لِاَخِیْہِ	جس شخص نے اپنے بھائی سے کہا "اے
یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِہَا اَحَدُھُمَا	کافر" تو اِن دونوں میں سے ایک کافر
اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ	ہوگیا، اگر وہ کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کلمہ
اِلَیْہِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)	کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔

بدشگونی

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) فَاِذَا جَآءَ تْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ، اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
(اعراف ۱۳۱)

پھر جب ان کافروں کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو ہماری (ہی کارگذاری کا نتیجہ) ہے اور جب ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ہے، خبردار ہو جاؤ کہ ان کی نحوست تو اللہ کے پاس ہے (اللہ ہی برائی، بھلائی پہنچاتا ہے) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۲) قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ، قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
(نمل ۴۷)

کافروں نے (حضرت صالح علیہ السلام سے) کہا کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لئے باعث نحوست ہیں، (صالح علیہ السلام نے) فرمایا تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ — بدشگونی لینا شرک ہے۔

(رواہُ احمد عن عبداللہ، صححہ الترمذی والعراقی والذہبی۔ فتح ربانی جزء ۱۷ صفحہ ۱۹۸)

(۲) مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ اَشْرَكَ
(رواہُ احمد عن عبداللہ بن عمروؓ وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صفحہ ۱۹۸)

جس شخص کو بدشگونی (اس کے) کام سے روک دے تو اس نے یقیناً شرک کیا۔

(۳) لَا طِيَرَةَ (صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم کتاب السلام)

بدشگونی کوئی چیز نہیں۔

اپنا نسب بدلنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ اِدَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنے کو منسوب کرے تو اس نے کفر کیا۔

(۲) لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَآءِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ
(صحیح مسلم کتاب الایمان)

اپنے آباء و اجداد سے اپنے کو منقطع نہ کرو اور جو شخص اپنے باپ سے اپنا رشتہ نہ جوڑے اس نے یقیناً کفر کیا۔

مستقبل کا حال معلوم کرنا (فال نکالنا)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (مائدۃ ۹۰)

اے ایمان والو، بے شک شراب، جوا، آستانے اور فال نکالنے کے تیر (یہ جتنے بھی کام ہیں سب) ناپاک شیطانی عمل ہیں، لہٰذا ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(۲) وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ، ذٰلِکُمْ فِسْقٌ (مائدۃ ۳)

اور جو جانور غیر اللہ کے آستانوں پر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے اور یہ بھی حرام ہے کہ تم تیروں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرو۔ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْعِیَافَۃَ وَالطَّرْقَ وَالطِّیَرَۃَ مِنَ الْجِبْتِ (رواہ احمد عن قبیصہؓ وسندہ جید۔ ہدایۃ المستفید ترجمہ فتح المجید جلد ۲ صـ۹۰۳)

فال دیکھنے کے لئے پرندوں کو اڑانا، زمین پر خط کھینچنا اور بدشگونی لینا یہ سب بت پرستی یعنی شرک کی قسمیں ہیں۔

نماز ترک کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

بے شک (مومن) آدمی اور شرک وکفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

(۲) اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (رواہُ الترمذی فی کتاب الایمان وصحہ)

وہ عہد (یا فرق) جو ہمارے اوران کے درمیان ہے نماز ہے لہذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے یقیناً کفر کیا۔

"نجوم"، "جوتش"، "ہاتھ کی لکیریں دیکھنا" وغیرہ وغیرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً (صحیح مسلم کتاب الاسلام)

جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اُس سے کوئی بات پوچھے تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۲) مَنْ اَتٰی كَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ

جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس

فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (ابوداؤد واحمد وسندہ صحیح، ہدایۃ المستفید جلد ۲ صـ۹۲۴)

نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔

(۳) مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ (رواہ احمد وابوداؤد ورواتہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۷ صـ۱۵۲)

جس نے نجوم میں سے کوئی علم سیکھا تو اس نے جادو کی ایک شاخ سیکھی، نجوم زیادہ سیکھا تو جادو زیادہ سیکھا۔

کسی کام کو ستاروں اور نچھتر کی طرف منسوب کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَالَ رَبُّکُمْ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ کَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ

تمہارے رب نے فرمایا کہ (آج) میرے بندوں میں سے بعض بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لانے والے ہیں یا کافر ہیں، تو جن بندوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان لائے اور تارے کا انکار کیا

بِالْکَوْکَبِ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) — اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں تارے کی گردش (یا نچھتر کی وجہ سے) بارش ہوئی تو وہ میرا انکار کرنے والے (یعنی کافر) ہیں اور ستارے پر ایمان لانے والے ہیں۔

منتر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ یَکُنْ فِیْهِ شِرْکٌ (صحیح مسلم کتاب السلام) — ایسے منتروں (کے پڑھنے) میں کوئی حرج نہیں جن میں شرک نہ ہو۔

مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ شرکیہ منتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔

بیماری کا اڑکر لگنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا عَدْوٰی — بیماری اُڑکر نہیں لگتی۔

ایک دیہاتی نے کہا "اے اللہ کے رسول، یہ کیا بات ہے کہ ایک خارشی اونٹ چند اچھے اونٹوں میں آتا ہے تو (اس کی وجہ سے) تمام اونٹوں کو خارش ہو جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ — پہلے اونٹ کو کس نے بیمار ڈالا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم کتاب السلام)

مندرجہ بالا احدیث سے ثابت ہوا کہ بیماری کو اللہ تعالٰی کی طرف منسوب کرنا چاہیئے نہ کہ سبب کی طرف، اگر اللہ تعالٰی نہ چاہے تو کسی کی بیماری کسی کو نہیں لگ سکتی، عقیدہ تو یہی رکھے لیکن عملی طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ (صحیح مسلم) — بیمار آدمی کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

(۲) اِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْہُ (صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم) — جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون پھیل رہا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس مقام پر طاعون پھیل جائے جہاں تم موجود ہو تو اس سے بھاگ کر اس مقام کو نہ چھوڑو۔

تمیمے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَۃً فَلَا اَتَمَّ اللّٰہُ لَہٗ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدْعَۃً فَلَا وَدَعَ اللّٰہُ لَہٗ (رواہُ احمد عن عقبۃ بن عامر ورواہُ الحاکم والطبرانی وغیرہ وسندہ صحیح، بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص۱۸۷)

جس نے تمیمہ لٹکایا، اللہ اس کی مطلب برآری نہ کرے اور جو شخص کوڑی لٹکائے اللہ اس کو راحت و سکون نہ بخشے۔

(۲) مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَۃً فَقَدْ اَشْرَکَ (رواہُ احمد عن عقبۃ بن عامر ورجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص۱۸۸ وصححہ الالبانی الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر ۴۹۲)

جس نے تمیمہ (دانا، منکا، پتھر کا نگ وغیرہ) لٹکایا اس نے شرک کیا۔

نسب پر طعن کرنا اور میّت پر نوحہ وماتم کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ ھُمَا بِہِمْ کُفْرٌ، اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّیَاحَۃُ عَلَی الْمَیِّتِ (صحیح مسلم

لوگوں میں دو باتیں ایسی ہیں جو کفر ہیں، نسب میں طعن کرنا اور میّت پر نوحہ وماتم کرنا۔

کتاب الایمان)

غلام کا بھاگ جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَیُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ عَنْ مَّوَالِیْهِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْهِمْ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جو غلام اپنے آقاؤں سے بھاگ جائے تو تحقیق اس نے کفر کیا یہاں تک کہ وہ ان کے پاس لوٹ کر آئے۔

مسلم سے جنگ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ کُفْرٌ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

مسلم کو برا بھلا کہنا گناہ ہے اور مسلم سے لڑنا کفر ہے۔

(۲) لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

تصوّف

اللہ تبارک وتعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ایک خاص طریقہ کو جو بزعم صوفیار ان کو اپنے مشائخ سے سینہ بہ سینہ القار کیا گیا ہے تصوّف کہا جاتا ہے، تصوّف ایک ایسی چیز ہے جس سے پورے دین کا اِہمال اور پوری شریعت کا اِبطال لازم آتا ہے، شریعت کی جگہ ایک اور چیز لے لیتی ہے جس کو طریقت کہتے ہیں، یہ کتنا بڑا جرم ہے اور کتنا بڑا کفر! العیاذ باللّٰہ!

اللّٰہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ ھٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ، قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ، اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ (یونس ۱۵)	(کافر) جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ آپ اس (قرآن) کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آئیں یا اس کو بدل دیں، (اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ مجھے اختیار نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس کو بدل دوں، میں تو بس اُس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔

قرآن مجید، اللّٰہ تعالےٰ کی شریعت ہے، شریعت کو بدلنے کا اختیار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کو بھی نہیں تھا لیکن یہ اہل تصوف کتنے بے باک

ہیں کہ شریعت کے بدلہ ایک نئی چیز لے آتے ہیں، انہوں نے وہی کام کرڈالا جس کا مطالبہ منکرین قیامت نے کیا تھا، حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنے والے قیامت کے منکر تو نہیں، بے باک ضرور ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض میں سے تھا کہ آپ لوگوں کا تزکیہ کریں، آپ یہ تزکیہ قرآن مجید ہی کے ذریعہ کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :" شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ" (یونس - ۵۷) "شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ" (اسراء ۸۲)، " هُدًى وَّشِفَآءٌ " (حٰمٓ سجدة ۴۴) یعنی قرآن مجید دل کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے، اس میں دلوں کی صفائی کے لئے سب کچھ موجود ہے، پھر اس کو چھوڑ کر تزکیۂ قلوب کے لئے نئی چیز بنالینا کتنا بڑا ظلم ہے۔

تصوف کے دعویدار تصوف کا سرچشمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ حضرت علیؓ صاف صاف اعلان فرماتے ہیں :۔

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حرم المدینۃ)۔	ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفۂ احادیث کے۔

حضرت علیؓ نے علم سفینہ (یعنی ظاہر شریعت) کا اقرار کیا اور علم سینہ (یعنی باطنی علوم) کا انکار کیا۔ تعجب ہے کہ پھر بھی سینہ بہ سینہ علم کا دعویٰ بدستور

موجود ہے اور کھلم کھلا شریعت کے ساتھ غداری کی جا رہی ہے، الغرض تصوف کا سارا تانا بانا کفر ہی کفر ہے، وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (مائدہ ۴۴)

بعض اہل تصوف اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا طریقہ شریعت کے تابع ہے لیکن یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں اس لیے کہ اہل تصوّف کے حلقے، اِلَّا اللّٰہ کی ضربیں، مراقبے اور اشغالِ روحانی، نفس کُشی، مشائخ کے شجرے کا وِرد، عُرس، خرقہ پوشی پیری مریدی اور پیروں کے بہت سے خلاف شرع اعمال واقوال وغیرہ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا شریعت میں کوئی وجود نہیں۔

جمہوریت

جمہوریت عوام کی اکثریت کو کہتے ہیں، جمہوریت میں قانون سازی عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کا حق ہوتا ہے، وہ قانون بناتے ہیں اور عوام اُسے تسلیم کرکے اس پر عمل کرتے ہیں۔

جس طرح تصوّف میں شریعت کی جگہ طریقت لے لیتی ہے، اسی طرح جمہوریت میں شریعت کی جگہ عوام کے منتخب نمائندوں کے بنائے ہوئے قوانین لے لیتے ہیں اور یہ چیز بالکل اسلام کی ضد ہے اس لئے کہ اسلام میں اللہ تعالےٰ کے بندوں پر صرف اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے قوانین نافذ ہوتے ہیں، انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو انسانوں پر نافذ کرنا یا ان کو واجب التعمیل سمجھنا کھلا ہوا کفر ہے۔

ذیل میں ہم اسلام اور جمہوریت کا ایک موازنہ پیش کر رہے ہیں جس سے واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ اسلام اور جمہوریت میں کیا فرق ہے:۔

نمبر	اسلام	جمہوریت
۱	اسلام میں حکومت اللہ ذوالجلال والاکرام کی ہوتی ہے۔	جمہوریت میں حکومت عوام کی ہوتی ہے۔

۲	اسلام میں طاقت کا سرچشمہ اللہ القوی العزیز ہوتا ہے۔	جمہوریت میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتے ہیں!
۳	اسلام میں قانون ساز صرف اللہ الملک العلّام ہے۔	جمہوریت میں قانون ساز، مجلس دستور ساز و مقننہ ہوتی ہے۔
۴	اسلام میں عالم اور جاہل کی رائے ہم وزن نہیں ہوتی۔	جمہوریت میں عالِم اور جاہل کی رائے کا وزن برابر ہوتا ہے۔
۵	اسلام میں ایسا نہیں ہوتا کہ ۵۱ جاہلوں کی رائے ۴۹ علماء کی رائے پر بھاری ہو۔	جمہوریت میں ۵۱ جاہلوں کی رائے ۴۹ علماء کی رائے پر بھاری ہوتی ہے۔
۶	اسلام میں کسی عہدہ کے لئے خود کو پیش کرنا جائز نہیں ہے۔	جمہوریت میں عہدہ کے لئے خود کو پیش کرنا جائز ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کے لئے ہر قسم کی کوشش کی جاتی ہے۔
۷	اسلام میں افتراق و اختلاف کی سخت ممانعت ہے۔	جمہوریت میں سیاسی پارٹیاں جمہوریت کا جزو لاینفک ہوتی ہیں سوائے اس صورت کے کہ کوئی سیاسی پارٹی برسر اقتدار آکر دوسری پارٹیوں کا قلع قمع کر دے

		اور جبر و تشدد اور ظلم و ستم کا دور دورہ ہو جائے۔
۸	اسلام میں اپنی مدح اور دوسروں کی برملا تنقیص کی اجازت نہیں۔	جمہوریت میں اپنی تعریف کی جاتی ہے یا کرائی جاتی ہے اور دوسروں کی علی الاعلان برائی کی جاتی ہے۔

سیاسی پارٹیوں سے اختلاف وافتراق، نفرت وعداوت پیدا ہوتی ہے، سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کی برائیاں کرتی ہیں، مزید برآں سیاسی پارٹیوں کی بنیاد جمہوریت جیسے کفر پر رکھی جاتی ہے لہٰذا کسی مسلم کو کسی سیاسی پارٹی میں شریک نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنا چاہیئے۔

واضح ہو کہ ہم شرک فی التشریع اور شرک فی الدین پر پہلے بحث کر چکے ہیں جن میں دوسروں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی شرکت باقی رہتی ہے لیکن تصوف اور جمہوریت میں اللہ تعالےٰ کی شرکت بھی باقی نہیں رہتی، قانون سازی کا حق کلیتاً دوسروں کے سپرد کر دیا جاتا ہے، البتہ تصوف میں اتنا ضرور ہے کہ شریعت کا ابطال کر کے طریقت کو اس کی جگہ لے آتے ہیں لیکن بزعم خود اللہ تعالےٰ پر بہتان لگا کر طریقت کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، برخلاف اس کے جمہوریت میں شریعت کا ابطال تو ہوتا ہے لیکن اپنے خود ساختہ قوانین کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ معلوم نہیں ان دونوں میں کونسا

گناہ زیادہ بڑا ہے۔

شرک فی التشریع اور شرک فی الدین کے عنوانات کے تحت ہم نے بتایا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی شریعت اور اللہ تعالےٰ کے دین میں دوسروں کی شرکت صریح شرک ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالےٰ کا حق بھی تسلیم کیا جاتا ہے لیکن یہاں تو جمہوریت میں تو اللہ تعالےٰ سے قانون سازی کا حق کلیتاً لے لیا جاتا ہے، یہ تو شرک سے بھی زیادہ بڑی کوئی چیز معلوم ہوتی ہے۔ العیاذ باللہ۔

فرقہ بندی

فرقہ بندی شرک ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○

(الرّوم - ۳۱ و ۳۲)

اور (اے ایمان والو) مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ یعنی ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے ، تمام فرقے جو (فرقہ وارانہ مذہب) اُن کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں "مِنَ الْمُشْرِكِينَ" "مُبْدَل مِنْهُ" ہے اور "مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا" اُس کا "بَدَلُ الْكُلّ" ہے یعنی "مِنَ الْمُشْرِكِينَ" سے کلیتًا وہی لوگ مراد ہیں جو لوگ "مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا" سے مراد ہیں یعنی "مشرکین" سے کلیتًا وہ لوگ مراد ہیں "جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے بن گئے "۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی شرک ہے اور فرقہ پرست شرک کے مرتکب ہیں۔

فرقہ پرست اتنا ضدی اور ہٹ دھرم ہوتا ہے کہ اگر اس کے

سامنے آیات یا احادیث پیش کی جائیں تو وہ ان کو نہیں مانتا بلکہ اپنے مذہب پر جما رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہ فعل کفر اور شرک کے دائرہ میں آتا ہے۔



جماعت المسلمین کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں

۱۔ تفسیر قرآن عزیز (جلد ۱ تا جلد ۱۰)
۲۔ توحید المسلمین (توحید کے وسیع موضوع پر ایک جامع اور ٹھوس کتاب)
۳۔ صلوٰۃ المسلمین (نماز کی مکمل کتاب مع اعتراضات و جوابات)
۴۔ زکوٰۃ المسلمین (زکوٰۃ کے شرعی نصاب و شرح کے بارے میں مکمل تفصیلات)
۵۔ صوم المسلمین (روزوں کے متفرق مسائل)
۶۔ حج المسلمین (حج کا صحیح طریقہ۔ قرآن مجید و صحیح احادیث سے ماخوذ)
۷۔ دعوات المسلمین (مسنون دعائیں)
۸۔ برہان المسلمین (حدیث بھی کتاب اللہ ہے کے بارے میں جامع دلائل)
۹۔ منہاج المسلمین (مسلمین کے پیدائش سے موت تک کے مسائل قرآن مجید اور صحیح احادیث سے)
۱۰۔ تفہیم الاسلام (احادیث پر کئے گئے اعتراضات کا مکمل و مدلل جواب)
۱۱۔ تلاش حق (معیار حق کے بارے میں ایک رہنما تصنیف)
۱۲۔ التحقیق فی جواب التقلید (تقلید کا رد)
۱۳۔ ذہن پرستی ادیان، اجداد کا ذہن پر اثر (شرک کی ایک قسم)
۱۴۔ صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین (ماخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم)
ضعیف احادیث سے پاک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کے حالات ایک ہزار صفحات سے زائد صحیح ترین تاریخ۔
۱۵۔ تاریخ مطول!

تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

۱۶۔ المسلم (مذاہب خمسہ کے ابطال پر ایک چیلنج رسالہ)

لٹریچر منگوانے کا پتہ: مسجد المسلمین، کوثر نیازی کالونی، بلاک جی نارتھ ناظم آباد کراچی ۳۳